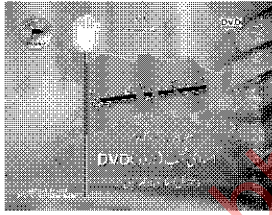


یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ملک مقیم ہیں
مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں۔



منجانب۔

سیل سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

Presented by: Rana Jabir Abbas



۷۸۶
۹۲۱۱۰
یا صاحب الزماں اور کئی

DVD
Version

لبیک یا حسینؑ

نذر عباس
خصوصی تعاون: رضوان رضوی

اسلامی کتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری -

SABIL-E-SAKINA

Unit#8,

Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.

www.sabelesakina.page.tl

sabelesakina@gmail.com

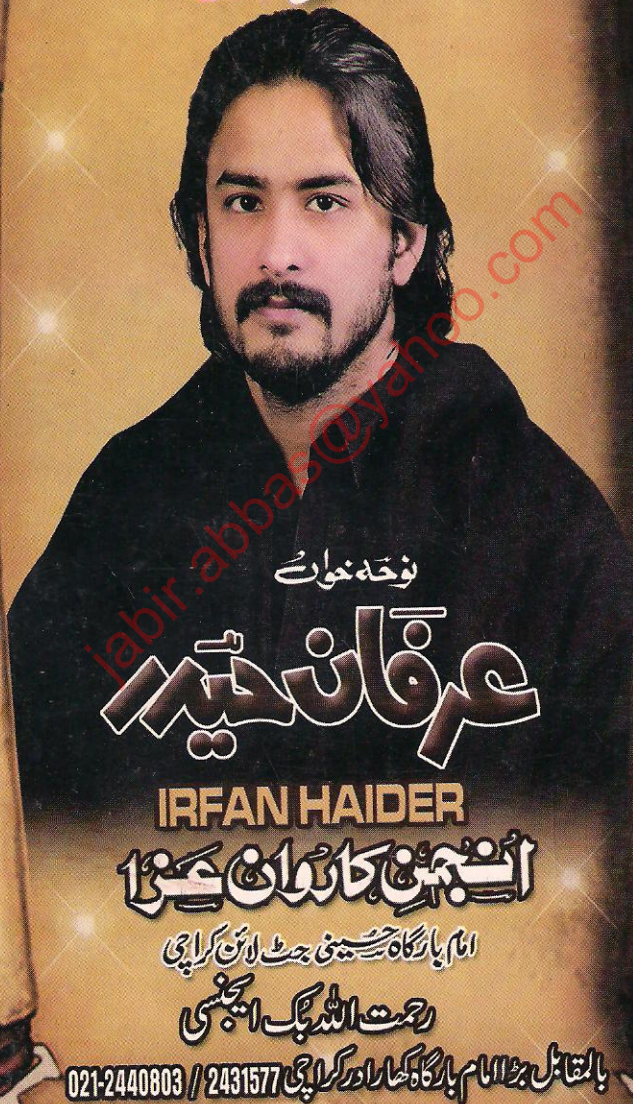
Contact : jabir.abbas@yahoo.com

<http://fb.com/ranajabirabbas>

NOT FOR COMMERCIAL

www.ziaraat.com

انجمن کاروان عزرا کے نوجوان پڑوسی پیش سوز عزرا



نوحہ عوارے

عرفان حیدر

IRFAN HAIDER

انجمن کاروان عزرا

امام بارگاہ حسینی جٹ لائن کراچی

رحمت اللہ پاک انجمنی

بالتقابل جڑا امام بارگاہ کھارادر کراچی 2431577 / 021-2440803

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

سوزِ عزا

انجمن کاروانِ عزا کے نوحوں پر مبنی بیاض

2000 تا 2009

جملہ حقوق طبع بحق ناشر محفوظ ہیں۔

الحسن عیسیٰ ڈپٹی
مسجد باب العلم تاریخہ عالم آباد
کراچی۔ فون: 6626074

ناشر

رحمت اللہ علیہ ایجنسی
کانڈی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰

فون: 2440803 - 2431577

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بیاض سوزِ عزا

انجمن کاروانِ عزا

امام بارگاہِ حسینی، جٹ لائن کراچی

کلام

شاعر اہلیبت مظہر عابدی

کتاب : سوزِ عزا بیاض انجمن کاروانِ عزا
بہ تعاون : انجمن کاروانِ عزا
ترتیب و تدوین : سید شمس الحسن شمش
مہدی حسن (عمران)
مسعود زیدی

ملنے کا پتہ

علمدار جعفری بک ڈپو

متصل مرکزی گیٹ امام بارگاہ شہدائے کربلا

بلاک 20، فیڈرل بی ایریا، کراچی

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین



شاعر اہلیت
مظہر عابدی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انجمن کاروانِ عزا



تاریخ 13.01.2006

حوالہ برائے اشاعت جرائد

رعازت نامہ برائے اشاعت

سید شمس الحسن شمس خیر سیکرٹری انجمن کاروانِ عزا انجمن کے
زوجین پر مشتمل بیاض سرور عزا کی اشاعت کے لئے عہدہ ذمہ داری سنبھال رہے ہیں
کی توسط سے رجعت اللہ ربک الحسنی کا راز کو رعازت دیتا ہوں

سید شمس الحسن شمس
ذیل سیکرٹری

امام بارگاہہ متقی جنت الان کراچی فون: امام بارگاہہ: 7763775 گھر: 7763731 فون: جنرل سیکرٹری: 0300-8259523، 6368425

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

نمبر شمار	فہرست نوحہ جات 2009 تا 2000	صفحہ نمبر
1	بھردے جھولی میری یا محمدؐ	11
2	ردالا کے اڑھادے	16
3	شام غریباں کا یہ منظر	19
4	ہند روتی تھی زنداں کے در پر	21
5	قتل علمدارؒ	25
6	سجاد سے پوچھو	29
7	آج گھر میں پنہنجی	32
8	شیریں بابا ایم	35
9	بی بی زہراؑ یہ دعا ہے	37
10	نوک نیزہ پہ ٹھہرنا نہیں عباسؑ کا سر	40
11	میں عونؑ و محمدؑ کی ماں ہوں	44
12	اللہ کا توذا کر ہے	46
13	جاؤ میرے اعلیٰ تم پہ ہر قدم رہے دعا میری	51
14	نہ دیں اپنا ہے نہ لوگ اپنے ہیں	55

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

- | | | |
|-----|------------------------------------|----|
| 58 | اے میرے جواں اکبر | 15 |
| 62 | آؤ عزادارو آؤ علم غازی کا اٹھائیں | 16 |
| 65 | یہ فاطمہ زہرا | 17 |
| 68 | اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی | 18 |
| 71 | میں بچوں پہ چلتی رہی بابا | 19 |
| 75 | جاگ شیریں جاگ جا اے کنیر با وفا | 20 |
| 79 | جنت کے دو شہزادے زہرا کے دل کا چین | 21 |
| 81 | جھولا تو نظر آئے گا اضغر نہ ملے گا | 22 |
| 84 | اماں اچھی میری اماں | 23 |
| 87 | غازی پاسا کے نہ رہنا | 24 |
| 89 | شبیر کاذا کر ہوں | 25 |
| 93 | زیب میری بہنا | 26 |
| 97 | لوجار ہا ہے قافلہ زندان شام | 27 |
| 99 | آپ غریب الوطن میں غریب الوطن | 28 |
| 102 | اے موت ٹھہر جا | 29 |

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

105	تجھو ماتم مولا سائیں	30
107	لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا	31
111	کچھ تو بولو آنکھیں کھولو اصغر بہن بلاتی ہے	32
114	ای شام غریباں	33
117	یہ غازی علمدار کی جاگیر ہے لوگو	34
120	اے میری بی بی تیرے در پہ استغاثہ ہے	35
126	اے میرے نیزہ سوار بابا	36
129	علمدار علمدار علمدار	37
132	رہ گئی علی کی بیٹی غم اٹھانے کے لئے	38
134	ای کر بلا ای کر بلا	39
137	میرے غریب حسین	40
140	رن میں نہ بابا کو لے کے جا	41
144	آ میرے اصغر	42
145	آؤ اکبر آؤ	43
148	یہ قافلہ لے جا زینب	44

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

150	سکینہ اٹھو میری جاں اٹھو	45
155	ایک بار وطن لوٹ کے آجا	46
158	نانا نیند نہ آندی کروں روزِ روزِ دعاواں	47
160	اٹھو عباسؑ بہنِ واقفِ بازار نہیں	48
163	کربلا کی یہ صدا ہے	49
165	پرہیزی مسافر کی پرور کہانی ہے	50
167	ایک قافلہ لایا تھا میں	51
170	جھولا جھلاؤں لوری سناؤں	52
172	بچھا کے فرشِ عزا فاطمہؑ گویا دکرو	53
175	روکونہ مجھے کوفے والو شبیرؑ کا ماتم کرنے دو	54
177	سجادؑ میرا قیدی بن کر بازارِ شام میں آیا	55
179	اے میرے عزادارو! اللہ مددگار تمہارا	56
185	نہ لے جانہ لے جاؤ ذوالجناح	57
186	یا ابو الفضل عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس	58
190	رکھ مولا تے آس	59

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

193	میں نانا تیرے روضہ پر حال سناؤں ایاں	60
196	جب حسینی انقلاب آئے گا	61
199	لب زینبؑ یہ تھا نوحہ میرے بابا میرے بابا	62
201	کرے زینبؑ یہ نوحہ میرا بابا قتل ہوا	63
203	ہائے قائم جاگ ذرا	64
206	روئے زہرا جاگی	65
210	جب مولائیں آئیں گے	66
213	گھر گھر جاتے ہیں	67
215	صدقہ علیؑ اصغر کا	68
219	زندگی بھریا حسین	69
224	میرا عازمی نہ جائے کہاں ہے	70
227	جیتے رہو عوٹ و محمدؐ	71
233	یا نجف چلو یا وطن چلو	72
236	بازار آ گیا ہے	73
239	میرے ویر حسینؑ	74

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

243	سکینہ کا جنازہ	75
246	علمدارِ علمدار	76
249	کریا د بھرانواں نوں	77
252	اے میرے سجادِ سن	78
256	منم سفیرِ عزا	79
260	الوداع گل پیرھن	80
265	گھر چلو بھائی مہندی لگا لو	81
267	اے بابا ہم بھی تمہیں یاد بہت آئیں گے	82
271	میری طرح یتیم نہ ہو	83
275	حسینؑ جانم	84
277	چلے آؤ بابا	85
280	یثرب دی سینِ ہان	86
282	نہیب کا گھربار	87
286	پانی لے آؤ عمو جان	88
289	عباؑ میرے سر کی قسم کھا	89

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

292	ماتم ہے پادشت میں	90
295	مودت اہل قریبا	91
300	اذان علی اکبر	92
303	زہرا کو دوپڑہ	93



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین



استغاثہ بخضر رسولِ خدا

یا محمدؐ، یا بشیرؐ، یا نذیرؐ، یا محمودؐ یا مکرّمؐ، یا معظّمؐ، یا مقدّمؐ، یا ہادیؐ،
یا جمیلؐ، یا جلیلؐ، یا متینؐ و طحہؐ ہے تو ہی آسرا اے حسینؑ کے نانائے
یا رسول اللہؐ

ہم نے دربارِ زہراؑ میں کی التجا
اور کبھی بہت زہراؑ سے مانگی دُعا
ہم نے غازیؑ کی چوکھٹ پہ سجدہ کیا
پھر جبیں تیرے دَر پر جھکا لی تیرا دَر ہے جہاں میں مثالی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینؑ ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

ہے سخی یوں تو سارا گھرانہ تیرا
دو جہاں پہ کھلا ہے خزانہ تیرا
پڑھ رہا ہے قصیدہ زمانہ تیرا
تو نے سب کی مصیبت ہے ٹالی میری جھولی ابھی تک ہے خالی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینؑ ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

تو شہنشاہ ہے اور گداگر ہیں ہم
تیرے بچوں کی چوکھٹ کے نوکر ہیں ہم
تو ابو ذرؓ کا آقا ہے بے زر ہیں ہم
تنگ دستی ہماری مٹا دے بیکسوں کا تو ہی تو ہے والی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

اس طرح سے سچی محفلِ پنجتن
تو محمدؐ تیرا بھائی خیر شکن
اور خیر شکن کا پسر ہے حسنؑ
دے حسنؑ کے برادر کا صدقہ جس نے سجدے میں گردن کٹالی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

تو مسیحا ہے ہم کو دوا چاہئے
موت ٹل جائے گر تو اشارہ کرے
ہم فقیروں کو تجھ سے یہ نسبت بھی ہے

ہم فقیروں کے کپڑے ہیں کالے تیرے کاندھے پہ کملی ہے کالی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

ہر حسینی بہن کی ہے یہ التجا
تیرے در سے نہ مایوس کوئی گیا
دیدے اصغرؑ کا صدقہ حبیبِ خدا
یہ ہیں اُن بیبیوں کی صداائیں جن کی آغوش اب تک ہے خالی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

یہ جو کمسن حسینی پریشان ہیں
فرشِ مجلس پہ اصغرؑ کے مہماں ہیں
ہاں یہ اگلے زمانے کے عرفان ہیں
ہیں یہ عولؑ و محمدؑ کے ذرا کرتو انہیں عمر دے خضر والی
بھردے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

آخری التجا ہے یہ آقا میرے
 باپ کا دستِ شفقت کبھی نہ اٹھے
 سر پہ ماؤں کا سایہ سلامت رہے
 دیدے اُم ایہیہا کا صدقہ جو ہے رُتبہ میں مریم سے عالی
 بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسنی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

ایک بیمار قیدی کا ہے واسطہ
 شام تک خوں کے آنسو جو روتا رہا
 جس کی زنجیر پڑھتی رہی مرثیہ
 اُس کے صدقے میں دیدے رہائی جس نے تیری نبوت بچالی
 بھر دے جھولی میری یا محمدؐ سب حُسنی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

جب عطاؤں سے کھکول بھر جائے گا
 قرض جو ہے قلم پر اُتر جائے گا
 ذہن پرواز کی اوج پر جائے گا

اُوجِ مظہر ایسے ہو جیسے تھے دبیر و انیس اور حالی
بھروے جھولی میری یا محمدؐ سب حسینی ہیں تجھ سے سوالی

☆☆☆☆☆

التماس سورۃ فاتحہ

برائے بلندی درجات

ذاکرۃ اہلبیتؑ سیدہ نایاب فاطمہ بنت سید منظور احمد رضوی
(والدہ ماجدہ نوحہ خواں عرفان حیدر)

شاعرۃ اہلبیتؑ عشرت جہاں بنت حمید الدین
(والدہ ماجدہ شمس الحسن شمسی)

نعیم الحسن ابن غلام حسین

(والد ماجد شاعر اہلبیتؑ مظہر عابدی)

علی حسین شریف ابن شریف عبداللہ
(چیرمین پاک نائٹ کلینک)

جملہ شہدائے ملتِ جعفریہ

نوحہ

زمینب آگئی ہے شام میری ردا کے پاسباں

ردالا کے اڑھا دے

گھلا ہے سر سر بازار ردالا کے اڑھا دے

اے میرے غازی علمداڑ ردالا کے اڑھا دے

☆☆☆☆☆

یہ یو تراب کی بیٹی ہو کیوں نہ فریادی

اگر وہ طوق و سلاسل سے پائے آزادی

تو میرا عابد بیمار ردالا کے اڑھا دے

☆☆☆☆☆

مجھے چھپا لے میرے غازی ان نگا ہوں سے

سبیل ایسی بنا کوئی طے ہوں یہ رستے

نہ دیکھیں مجھکو ستمگار ردالا کے اڑھا دے

☆☆☆☆☆

وہ بے ردائی کے صدے کو کیسے جھیلے گا
یہ دردِ عابدِ مضطر کی جان لے لے گا
گذرنے جائے دل افگارِ ردالا کے اڑھادے

☆☆☆☆☆

ٹھجھے سکینہ کے اشکوں کی ہے قسم غازی
تمام عمر میں پھر ٹھجھے سے کچھ نہ مانگوں گی
اے ابنِ حیدر کراڑِ ردالا کے اڑھادے

☆☆☆☆☆

ٹھجھے تو بابائے بخشی ہے مسدِ عالی
سوالی کوئی تیرے دے سے کب گیا خالی
زمانے بھر کے مددگارِ ردالا کے اڑھادے

☆☆☆☆☆

کبھی جو گھر سے نکلتی میں سال میں ایک بار
تو بڑھ کے لوگوں سے کہتا تھا بند کرو بازار
وہی بہن وہی بازارِ ردالا کے اڑھادے

☆☆☆☆☆

سرِ حسینؑ بھی روتا ہے نوکِ نیزہ پر
 پدِ ربھی روتے ہیں نانائاً بھی بس یہی کہہ کر
 گھلے سروں پہ وفادارِ ردالا کے اڑھادے

☆☆☆☆☆

صدایہ شام سے آتی ہے مظہر و عرفان
 تڑپ کے آج بھی کہتی ہیں زمینِ ڈیشان
 میری روا کے نگہدارِ ردالا کے اڑھادے

☆☆☆☆☆

التماس سورہ فاتحہ

سید ابوالحسن جعفری ابن سید ظفریاب حسین جعفری
 سید انوار حسین جعفری ابن سید ظفریاب حسین جعفری
 سید باقر حسین ابن سید زین العابدین
 ابوالحسن عرف لاڈ لے بھائی ابن سید لیاقت حسین
 سید علی احمد شہزاد ابن سید باقر حسین
 سید سرتاج حسین رضوی ابن سید علمدار حسین رضوی
 سید طاہر عباس نقوی ابن سید محمد حسنین نقوی

نوحہ

سوگ میں ڈوبی دنیا تھی ساری آئی علی کی بن میں سواری
 پہرے پہ زینب درد کی ماری باپ کو دیکھا رو کے پکاری
 دیکھو تو بابا دیکھو تو بابا شامِ غریباں کا یہ منظر
 کہتی تھی رو کر زینب مضطر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

دیتی تھی زینب بن میں دھائی ہائے مجھے کیوں موت نہ آئی
 کھینچا گیا بیمار کا بستر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

تیروں نے چھیدا باپ کا سینہ سوئے کہاں پر بالی سکینہ
 نوحہ کناں ہے وہ جلتی زمیں پر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

مسو کھے ہوئے کوزوں کی صدا ہے پیاسے ادھر ہیں ادھر دریا ہے
 نوحہ یہی ہے خشک لبوں پر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

دشتِ بلا میں بکھرے ہیں لاشے ٹوٹے ہوئے تلووار اور نیزے
دیکھو ذرا اے فاتحِ خیبر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

کیسی لٹی ہائے آلِ پیمبر لے گئے ظالم چھین کے چادر
چاند ستارے روئے یہ کہہ کر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

دُور ہوئے جب گود کے پالے روٹھ گئے اس گھر سے اُجالے
رونے لگی ہیں دیکھ کے مادر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

خاک میرے بالوں میں پڑی ہے خاک بسرِ اولادِ نبیؐ ہے
ساری کہانی کہتا ہے روکر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

بابا! انہیں توفیق یہ دینا حشر تک پڑھتے رہیں نوحہ
یاد رکھیں عرفان اور مظہر شامِ غریباں کا یہ منظر

☆☆☆☆☆

نوحہ

باپ کی یاد سکینہ کو جو تڑپاتی تھی
وا حسینا کی صدا دے کے وہ چلاتی تھی
یہ صدا ہند کے کانوں سے جو ٹکراتی تھی
ہند زنداں کے دروازے پہ آجاتی تھی

☆☆☆☆☆

اُس نے اک دن کنیروں سے پوچھا
کچھ بتاؤ کہ ہے ماجرا کیا
کس کے رونے کی ہیں یہ صدائیں
کون زنداں میں کرتا ہے نوحہ

☆☆☆☆☆

ہند روتی تھی زنداں کے در پر
ایک یتیم کی فریاد سن کر

☆☆☆☆☆

الغرض آگئی زندان تک محو بکا
 بڑھ کے زندان کے دربانوں نے در کھول دیا
 باب زندان میں داخل جو ہوئی وہ دکھیا
 ایک بچی کو اندھیرے میں تڑپتے دیکھا

☆☆☆☆☆

اپنے سینے سے اُس کو لگایا
 پونچھ کر اشک بچی سے پوچھا
 کیوں ہے نوحہ تیرا وا حسینا
 نام بتلا دے اپنے پدر کا

☆☆☆☆☆

ہند روتی تھی زنداں میں آ کر
 ایک یتیمہ کی فریاد سن کر

☆☆☆☆☆

ہند نے پوچھا وطن اُس نے کہا بے وطنی
کام جب ہند نے پوچھا تو کہا سینہ زنی
جرم جب پوچھا تو وہ بولی غریب الوطنی
درد جب پوچھا تو کہنے لگی ایذا رسانی

☆☆☆☆☆

ہند نے پوچھا کب سے ہو قیدی
پیٹ کے سر کو بولی وہ بچی
سال بھر قید میں یوں گزارا
نہ دوا ہے نہ مرہم ہے کوئی

☆☆☆☆☆

ہند نے پوچھا مرض کیا ہے کہا بے پداری
رو کے وہ بولی دوا کیا ہے کہا نوحہ گری
گھر جو دریافت کیا کہنے لگی در بدری
بولی لیتا ہے خبر کون کہا بے خبری

ہند نے پوچھا غم کا مداوا
 بولی بس آسرا ہے خدا کا
 دردِ دل میں جو اٹھتا ہے میرے
 نام لیتی ہوں مشکل کُشا کا

☆☆☆☆☆

نام حیدر کا سنا کرنے لگی ہند بکا
 پوچھا بچی سے بھلا ان سے تیرا رشتہ کیا
 رو کے بچی نے کہا غم تو یہی ہے دکھیا
 باپ شبیر ہے دادا ہیں میرے شیرِ خدا

☆☆☆☆☆

کیا کہیں اور عرفان و مظہر
 پھینک دی ہند نے سر سے چادر
 بچھ گیا قید میں فرشِ ماتم
 وا حسینا تھا سب کی زباں پر

نوحہ

کیا قیامت لبِ علقمہ ہے
 مشک چھدی پانی بہا ہو گئے بازو قلم
 خون سے عباس کا سرخ ہوا جب علم
 شور اٹھا نہر پر قتلِ علمداڑ خُدا
 شاد ہوئے اہل شر قتلِ علمداڑ خُدا
 ارے دیکھا سوئے نہر تو شیر نے رو کر کہا

☆☆☆☆☆

اب میرا لشکر کہاں قتلِ علمداڑ خُدا
 میں ہوا یہاں تنہا یہاں قتلِ علمداڑ خُدا
 ارے کیوں نہ کمر ہو کہاں قتلِ علمداڑ خُدا
 کیوں نہ لہو آنکھوں سے برساؤں بتا کر بلا

☆☆☆☆☆

رونے لگی علقمہ قتل علمدارؑ
 موجوں نے ماتم کیا قتل علمدارؑ
 دشت سے آئی صدا قتل علمدارؑ
 دیکھا سُوئے نہر تو زینبؑ کو نظر آ گیا

☆☆☆☆☆

خیموں میں ہے شوروشین قتل علمدارؑ
 لٹ گیا زہراؑ کا چین قتل علمدارؑ
 رو کے بولے حسینؑ قتل علمدارؑ
 میری سکینہؑ کے لئے ہوگا پیامِ قضا

☆☆☆☆☆

کرتی ہے زینبؑ بکا قتل علمدارؑ
 کوئی نہیں آسرا قتل علمدارؑ
 بھائی اکیلا ہوا قتل علمدارؑ
 ارے سر سے ردا جائے گی زینبؑ کو یقین ہو گیا

فضہ نے پانی خبر قتل علمدار شُد
ہاتھ رکھا قلب پر قتل علمدار شُد
پھینکی ردا خاک پر قتل علمدار شُد
ارے اہل حرم ساتھ ہوئے پڑھنے لگی مرثیہ

☆☆☆☆☆

بچوں سے شہ نے کہا قتل علمدار شُد
ٹوٹ گیا آسرا قتل علمدار شُد
پانی نہیں آئے گا قتل علمدار شُد
ارے بھیگی ہوئی آنکھوں سے دیکھو تو سوئے علقمہ

☆☆☆☆☆

نوح ہے کشتوم کا قتل علمدار شُد
کیسے جیوں گی بھلا قتل علمدار شُد
مجھ کو نہ آئی قضا قتل علمدار شُد
ارے آس میری ٹوٹ گئی دیکھا جو میرے خدا

☆☆☆☆☆

روتے ہیں مشکل کشا قتل علمدارِ شہد
 ناناً نے نوحہ کیا قتل علمدارِ شہد
 کہتی ہیں ماں سیّدہ قتل علمدارِ شہد
 ایک نیا زخم میرے لعلِ تجھے دے گیا

☆☆☆☆☆

نوحہ ہے عرفان کا قتل علمدارِ شہد
 خاک اڑاؤ ذرا قتل علمدارِ شہد
 کرتا ہے مظہرِ بکا قتل علمدارِ شہد
 ارے پشیتے ہیں سینہ و سر و کچھ کے اہلِ عزا

☆☆☆☆☆

التماس سورہ فاتحہ برائے بلندی درجات
 مولانا ارشد حسین کربلائی ابن سید آفتاب حسین
 مقبول حسین جعفری ابن سید ظفریاب حسین
 جہاں آرا بیگم بنت سید ظفریاب حسین
 سید محمد احسن جعفری ابن سید ناظم حسین جعفری
 عشرت فاطمہ بنت عون محمد

نوح

کیا بیت گئی شام کے بازار میں لوگوں سجاڑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

مفہوم اسیری کا گھلا شام میں جا کر
جب نوح گناں نوک سناں پر ہوئے سروڑ
بھیا نے جو نوح کیا شرب کے مینو سجاڑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

محفوظ ہیں آنکھوں میں اذیت کے وہ لمحے
سادات گھلے سرے تماشا کی کھڑے تھے
اُس درد کی شدت کو اگر پوچھنا چاہو سجاڑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

تھے ہاتھ پس پشت بندھے سر میں پڑی خاک
صدموں سے کلیجے تھے گریباں کی طرح چاک
اے لوگو ملے زخم جو ان راہوں میں ہم کو سجاڑ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

جب گرتا تھا عباسؑ کا سَر نوکِ سناں سے
کیا اس کا سبب ہے جو لعیں پوچھنے آتے
میں کہتی تھی مجھ سے نہیں یہ بات لعینو سجاؤ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

پتھر کہیں برسائے گئے اہلِ حرم پر
باغی کبھی کہلائی گئی آلِ عیمرؑ
افسوس یہی ہے کہ مسلمان تھے سب ہی تو سجاؤ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

جب گر گئی نائقے سے میرے بھائی کی دختر
وہ نیزہ رکھا جس پہ رکھا تھا سرِ سروؑ
اُس دم جو اذیت ہوئی اولادِ نبیؐ کو سجاؤ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

جب ٹل گئی زنداں سے اسیروں کو رہائی
گھر جائیں کہ نہ جائیں کہو فاطمہؑ جائی
رو کر کہا زینبؑ نے کہ مجھ سے نہیں بانوؑ سجاؤ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

جب مظہر و عرفان کیا صغراً نے نوحہ
 زینبؓ کی ضعیفی کا سبب ماں سے جو پوچھا
 ماں کہنے لگی رو کے کلیجے کو سنبھالو سچاؤ سے پوچھو

☆☆☆☆☆

التماس سورہ فاتحہ برائے بلندی درجات
 سید اصغر حسین جعفری ابن سیدناظم حسین
 سید محمد سلیم جعفری ابن سید محمد احسن جعفری
 سید امیر علی جعفری ابن سید اصغر حسین جعفری
 سیدہ سعیدہ بیگم بنت سید محمد رضی لکھنوی

(والدہ ماجدہ اشوبھائی)

سید علی مومن ابن سید علی منیر

محمد میاں ابن لیاقت علی

نسیم بانو بنت لیاقت علی

سید غضنفر عباس ابن قاسم حسین زیدی

سید نصرت حسین جٹن بھائی ابن کاظم حسین

نوحہ

اُج گھر میں پنہنجی مولاً جو موفرشِ عزا و چھایو آ
زہرا ساں پنہنجی مجلس میں اُج شاہِ شہیدان آ یو آ

☆☆☆☆☆

جب چاند محرم کا دیکھا آنکھوں سے بہائے اشکِ عزا

ماتم ہوا پرچم بھی سجادِ رو دیا کر کے یہ بگا

حُسنِ یا حُسنِ

☆☆☆☆☆

اک جھولا سجا کر چھوٹا سا اصغر کی پیاس کو یاد کیا

پھر شاہ کو اُس کمسن کا پُرسہ دیا اور نوحہ کیا

حُسنِ یا حُسنِ

☆☆☆☆☆

تابوتِ سجا یا جب میں نے ہم شکلِ یمبر کا رو کر

ایسا لگا کرتی ہے فغاں اکبر کی ماں دے کر یہ صدا

حُسنِ یا حُسنِ

مہندی جو سجائی قاسم کی نوشاہ کا سہرا ایسے پڑھا
سہرا تیرا اشکوں سے بنا ہر اشک نے یہ نوحہ کیا
حُسنِ یا حُسنِ

☆☆☆☆☆

دو چھوٹے چھوٹے سُرخِ علم جب نصب کئے تو دل نے کہا
ہیں یہ علم اُن بچوں کے زینبؓ نے جو قربان کئے
حُسنِ یا حُسنِ

☆☆☆☆☆

دو بالیاں اور اک مشکیزہ عازمی کے علم کے ساتھ رکھا
اک علقمہ آنکھوں سے چلی یاد آگئی پھر پیاس تیری
حُسنِ یا حُسنِ

☆☆☆☆☆

تابوت سجایا جب تیرا اے شاہ شہیداں شہنشاہِ دہن
ماں سیدہ کی آئی صدا زخمِ جگر پھر تازہ ہوا
حُسنِ یا حُسنِ

☆☆☆☆☆

پھر ایک سبیل بنائی گئی پیاسوں کی پیاس پہ روتے ہوئے
کوزے رکھے پانی بھی رکھا ہر کوزے پر تیرا نام لکھا
حُسین یا حُسین

☆☆☆☆☆

عرفان اور مظہر کی جُست ہے مجلس ماتم فرشِ عزا
ہے بندگی یہ فرشِ عزا اور زندگی ماتم ہے تیرا
حُسین یا حُسین

☆☆☆☆☆

التماس سورۃ فاتحہ
برائے بلندی درجات
سید نواب حسین زیدی ابن سید اسرار حسین زیدی
(صدر انجمن فدائے اہلبیت)

سید محمد حسین نقوی ابن سید نجم الحسن نقوی

نوحہ

وا اکبراً رورو فریاد ماکاوا ذودخوتا شیریں بابا یم

☆☆☆☆☆

اے میرے لعل تیرا سینہ چاند سے بھی حسین و اکبراً
میں باپ ہو کے تیرا زخم دیکھ سکتا نہیں
وتا جنازہ بے لیلی نہ سنگ وا ماتم

☆☆☆☆☆

ادھر خیام میں ماں رورہی ہے اور پھوپھی و اکبراً
ادھر مدینے میں روتی ہے اک بہن تیری
بغیر تانہ بہ صغراً کئی صدا ماتم

☆☆☆☆☆

ذرا یہ سوچ لے کیا ہوگا جو دُور گیا و اکبراً
ابھی تو زندہ ہے آنکھوں سے میری نور گیا
اکبراً زویا تانہ پاتے بے آسے شوعے لم

☆☆☆☆☆

لہوڑلاتی ہے بابا کو تیرے بات یہی وا اکبراً
کہ تیرے بعد کہاں پاؤں گا شبیہ نبیؐ
ستامالے دلے مانانا جان و وگورم

☆☆☆☆☆

چگرخراش صدا سن لے اپنی مادر کی وا اکبراً
کہ تیرے ساتھ گئی روشنی میرے گھر کی
مورخیموں کے ٹاڑی ٹاڑی ٹول اہل حرم

☆☆☆☆☆

غریب باپ پہ یہ کیسا وقت آیا ہے وا اکبراً
غضب کی پیاس ہے غربت ہے تیرالاشہ ہے
پہ کر بلا میداں کے دے پہ ماسکِ عالم

☆☆☆☆☆

پڑھیں گے لوگ جواں لاش پر تیرانوحہ وا اکبراً
ہر ایک آنکھ سے بہنے لگیں گے اشکِ عزا
کئی بہ جابر و عرفاں دا صدا ماتم

☆☆☆☆☆

دُعا بکھڑو بی بی سیدہ

یا فاطمہؑ ، اُم ایہیَا ، بنتِ پیمبرؐ ، خیر النساءِ

یا زہراً یا زہراً

تو ہے صدیقہؑ، تو طاہرہ، اور تو ہی شفیعِ روز جزا
اے میری بی بی وقتِ مدد ہے ہر ماتمی کے دل کی صدا ہے
بی بی زہراً یہ دُعا ہے آپ کے دربار میں

☆☆☆☆☆

دستِ دُعا کو جب بھی اُٹھایا مانگا ہے تیری چادر کا سایہ

یا زہراً یا زہراً

وقتِ مصیبت میں ہر حسینی بس نام تیرا ہونٹوں پہ لایا
اے میری بی بی تنگ دست ہوں میں یہ کہہ کے دامن پھیلا دیا ہے

☆☆☆☆☆

وہ بی بی جس کی ہے گود خالی چوکھٹ پر تیری ہے وہ سوالی

یا زہراً یا زہراً

مجھ کو بھی دے دے اصغرؑ کا صدقہ میں نے تیرے در سے لولگی
اے میری بی بی جن گودیوں میں اولاد ہے وہ تیری عطا ہے

جو مائیں بہنیں بے آسرا ہوں فرشِ عزا پر محو بکا ہوں
 یازہرا یازہرا

تو ان کے پردوں کی لاج رکھو جو تیری زینب کی ذاکرہ ہوں
 اے میری بی بی زندہ رہے وہ بھائی جو بہنوں کا آسرا ہے

☆☆☆☆☆

جو طفل رو کر پڑھتے ہیں نوحہ ہر آٹھویں کو بنتے ہیں سقہ
 یازہرا یازہرا

کل روشنی کی ہیں یہ ضمانت یہ ہیں چراغِ بزمِ عزا
 اے میری بی بی بجھنے نہ پائیں عوں و محمد کا واسطہ ہے

☆☆☆☆☆

جو اپنے بیٹوں کا بھول کر غم کرتی ہوں تیرے اکبر کا ماتم
 یازہرا یازہرا

اُن ماؤں کو تو دے صبر بی بی وہ پھر نہ دیکھیں اولاد کا غم
 اے میری بی بی اُس ماں کو کوئی غم نہ ہو جس کو یہ غم ملا ہے

☆☆☆☆☆

ہے یاد اب تک پُر درد منظر پیاسے کی گردنِ ظالم کا خنجر
یا زہرا یا زہرا

ہم تیرے پیاسے بیٹے کا صدقہ یوں مانگتے ہیں فرشِ عزا پر
اے میری بی بی آباد رکھنا وہ گھر کہ جس میں فرشِ عزا ہے

☆☆☆☆☆

شبیّر کی وہ مظلوم دختر زنداں سے جو نہ جاسکی گھر
یا زہرا یا زہرا

صدقے میں اُس کے ہم پر کرم کر بے جرم قیدی کہتے ہیں رو کر
اے میری بی بی اب یہ اسیری ہو ختم عابد کا واسطہ ہے

عرفان و مظہر یہ چاہتے ہیں مل جائے ہم کو بس یہ سعادت
یا زہرا یا زہرا

جو آخری ہے حُجّتِ خدا کی ہو جائے ہم کو اُس کی زیارت
اے میری بی بی یہ بات وہ ہے جو ہر حُسنی کی التجا ہے

☆☆☆☆☆

نوحہ

جب شام کے بازار میں سیدانیاں آئیں
چادر کی جگہ خاکِ سفر بالوں پہ لائیں
ناگاہ جب غازی کی نظر کلثومؑ تک آئی
سر خاک پہ عباسؑ نے نیزے سے گرایا
ڈر ہے کلثومؑ کے چہرے پہ نہ پڑ جائے نظر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

ایک غیور وفادار پہ اب اور ستم کیا ہوگا
جس کی چادر کا محافظ تھا وہی آج ہوئی بے پردہ
شام والو اسی احساس سے دورانِ سفر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

گر گئی راہ میں ناقے سے سکیں تو یہ زینبؑ نے کہا
اک چچا اور بھتیجی کی محبت تو ذرا دیکھ خدا
پشتِ ناقہ پہ سنبھلتی نہیں شہ کی دختر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

شام کے لوگ تماشائی بنے اور تماشہ سادات
بے وطن اور گھلے سر ہیں سرِ راہ کریں کیا سادات
خون آنکھوں سے بہاتے ہیں شہ جن و بشر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

آندھیوں خاک اُڑاؤ کہ بنے اس سے حرم کا پردہ
گوئی جب شام کی غمناک فضاؤں میں یہ زینبؑ کی صدا
آسمان رونے لگا روئی زمیں یہ کہہ کر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

چشمِ سجادؑ سے بنے لگے اس وقت لہو کے دھارے
جبکہ معصوم سیکنہؑ کو سمرگر نے طمانچے مارے
لاشہ ساحل پہ تڑپتا ہے ادھر اور ادھر
نوکِ نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر

☆☆☆☆☆

رونے والو سر بازار گھلے۔ سر تھی علی کی بیٹی
 گر گیا فرق وفادار جو نیزے سے تو حیراں تھے شقی
 پوچھا عابد سے سسنگر نے بتاؤ کیوں کر
 نوک نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباس کا سر

☆☆☆☆☆

ساتھ سادات کے شہزادوی کونین سفر کرتی رہی
 نوحہ کرتے ہیں نبی خاک اڑاتے ہیں حسن اور علی
 ہائے کیا وقت ہے روتے ہیں سناں پر سرور
 نوک نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباس کا سر

☆☆☆☆☆

کبھی لیلیٰ کبھی فروا کبھی کلثوم کہے داویلا
 چہرہ بالوں سے چھپاتے ہوئے زینب نے یہی روکے کہا
 اماں فِضہ ذرہ دیکھو تو یہ غم کا منظر
 نوک نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباس کا سر

☆☆☆☆☆

جس نے آقا ہی کہا اپنے بڑے بھائی کو بھائی نہ کہا
اُس کا سر کیسے بتاؤ تو سر شہہ کے برابر آتا
سچ تو یہ ہے کہ یہ ہے ماں کی نصیحت کا اثر
نوکِ نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباس کا سر

☆☆☆☆☆

سیلیاں مارنے سجاؤ کو اس بات پہ آتے تھے لعین
بارہا خاک پہ سر گرتا تھا پھر اس کو اٹھاتے تھے لعین
کوششیں کرتے رہے لاکھ ستمگار مگر
نوکِ نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباس کا سر

☆☆☆☆☆

نوحہ لکھتے ہوئے عرفان یہ مظہر نے کہا تھا رو کر
کون قرطاس پہ لا سکتا ہے اولادِ پیمبر کا سفر
رو دیئے قلب و جگر ایک ہی مصرع لکھ کر
نوکِ نیزہ پر ٹھہرتا نہیں عباس کا سر

☆☆☆☆☆

نوحہ

زنداں کی قید کاٹ کے جب ثانی زہراً
 پہنچیں وطن تو کوئی بھی پہچان نہ پایا
 عبداللہ ابن جعفر طیار نے پوچھا
 تو کون ہے کیا نام ہے تیرا اے ضعیفہ
 یہ سن کے بکا کرنے لگیں ثانی زہراً
 زوجہ ہوں آپ کی مجھے پہچانو خُدارا
 میں عون و محمد کی ماں ہوں پہچانو خُدارا
 مجھ کو تو جیتے جی غم شیر نے مارا

☆☆☆☆☆

بالوں کی سفیدی کا سبب پوچھو نہ مجھ سے
 ان آنکھوں نے دیکھے ہیں ستم کرب و بلا کے
 گھر لٹ گیا سارا پہچانو خُدارا

☆☆☆☆☆

اک زخم ہے قاسم کا میرے قلب و جگر میں
 جو چاند اُجالوں کا سبب تھا میرے گھر میں
 وہ بھی گیا مارا پہچانو خُدارا

بس بھائی کے ماتم میں رہی قید بھی کاٹی
لیکن میں کبھی عون و محمد کو نہ روئی
اب دیتی ہوں پُرسہ پہچانو خُدار

☆☆☆☆☆

بازار میں عابد پہ ضعیفی ہوئی طاری
وہ آج بھی روتا ہے اسیری پہ ہماری
غم خوار ہمارا پہچانو خُدار

☆☆☆☆☆

سادات کے حلقے نے مجھے آکے چھپایا
جب شام کے حاکم نے میرا نام پُکارا
اُس رنج نے مارا پہچانو خُدار

☆☆☆☆☆

شیریں سے ملاقات ہوئی راہ میں اک بار
پہچان نہیں پائی مجھے وہ دل افکار
دل رو کے پُکارا پہچانو خُدار

☆☆☆☆☆

صد حیف گُجا راہِ دمشق اور گُجا میں
کربل سے چلی ہوگئی خود کرب و بلا میں
ظلمت کا سفر تھا پہچانو خُدار

☆☆☆☆☆

عرفان یہ الفاظ جو مظہر نے لکھے ہیں
انسان تو کیا چیز ہے پتھر کو رُلا دیں
جیسے کہ یہ جملہ پہچانو خُدار

نوحہ

مجھے بھول جائے دُنیا میں اگر تجھے بھلا دوں یا حسینؑ

یا حسینؑ

یا حسینؑ

تیروں کے مُصلے پر تو نے

جو سجدہ کیا کوئی کر نہ سکا

جس خاک پہ تیرا خون بہا

اُس خاک کے ہر ذرے نہ کہا

اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

دُنیا یہ بھلائے گی کیسے
 بازار جفا میں جب تُو نے
 قرآن سنایا نیزے پر
 قرآن مخاطب تجھ سے ہوا
 اللہ کا تو ذاکر ہے تیرا ذاکر میں ہوں حسین

☆☆☆☆☆

چاند اور ستارے بامِ فلک
 رضوانِ جنات سب حُور و ملک
 سب فرش کے طے اور شجر
 ہے سب کے لبوں پر ایک صدا
 اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسین

☆☆☆☆☆

اللہ کی تو نے لاج رکھی
 توحید تیری مقروض ہوئی
 اللہ اللہ یہ شان تیری
 پھر کیوں نہ کہے یہ ابو خدا
 اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسین

☆☆☆☆☆

بر وقت اُسے ملتی نہ اگر
 امداد تیری زہراً کے پسر
 مٹ جاتا جہاں سے دین خدا
 اب کہتا رہے گا دین سدا
 اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسین

☆☆☆☆☆

تاریخ کے بوجھل ہاتھوں نے
 یہ بات لکھی ہے روتے ہوئے
 اے شیر خدا کے لعل سلام
 کہتے ہیں تجھے خود شیر خدا
 اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

تھے محو عبادت پیاسے سبھی
 جب حُر کی نظر خیموں پر گئی
 شب بھر تو جری بے چین رہا
 اور صبح دھم یہ کہہ کے چلا
 اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

وہ ملکہ غیرت بنتِ علی
جو تیرے سہارے جیتی تھی
جب محو تلاوت دیکھا تجھے
کہتا تھا دل محرومِ ردا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسین

☆☆☆☆☆

اے کشتہ تیغ ظلم و جفا
ہے تجھ سا نمازی کون بھلا
نیزے سے اقامت تو نے کہی
تیروں کے مُصلے نے یہ کہا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسین

☆☆☆☆☆

عرفانِ نبیؐ عرفانِ خدا
مجھ کو تو عزا خانوں سے ملا
اے مظہر یزداں کے بیٹے
سجدے میں یہی مظہر نے کہا
اللہ کا تو ذاکر ہے اور تیرا ذاکر میں ہوں حسینؑ

☆☆☆☆☆

نوحہ

آئے جو قبرِ فاطمہؑ پہ سیدِ اَنام
رُخسار رکھ کے قبر پہ رو کر کیا کلام
صحرا میں دل کے ٹکڑوں کی بستی بساؤں گا
آماں مدینے لوٹ کے میں آنہ پاؤں گا
کانپا فلک لرزے لگی قبرِ سیدہ
آئی جنابِ فاطمہؑ کی قبر سے صدا
جاؤ میرے لعل جاؤ میرے لعل
تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری
اور سایہ خدائے ذوالجلال

جا رہے ہو جو تم کہہ کے دینِ حق بچاؤں گا
 آماں آپ کی قسم میں خون میں نہاؤں گا
 اب ہو جو بھی حال تم ہو پائمال
 تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری اور سایہِ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

بچنے میں جو کیا تھا وعدہ بابا جان سے
 وقت وہ آگیا کفن تو سر سے باندھ لے
 دیکھ میرے لعل دیں کا ہے سوال
 کامیابیاں ہیں تیرے ساتھ ہی اور سایہِ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

چاہئے خدا کے دیں کو اگر آماں
 دو ردائے زینبؓ حزیں کا سائبان
 جاؤ اب شتاب ابنِ بو تراب
 ہیں تمہارے ساتھ بابا جان بھی اور سایہِ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

دے رہا ہے دینِ کبریا تمہیں صدا
 المدد حسین المدد شہ ہدا
 بے وطن حسین میرے دل کا چین
 ہمسفر تمہارے ساتھ ماں ہوئی اور سایہِ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

شانے با وفا کے ہوں گے جس گھڑی قلم
 روئیں گے علم کے سائے میں تیرے حرم
 روئے گی وفا اور کربلا
 روئے گی فرات اور تنگی اور سایہِ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

اکبرؑ جواں جگر پہ کھائے گا سناں
 ماں کہے گی میرا چاند کھو گیا کہاں
 اس پہ نوحہ خواں ہوں گے میری جاں
 میں بھی اور حسنؑ بھی اور رسولؐ بھی اور سایہِ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

ایک ننھی سی لحد تو دشت میں بنائے گا
 روئے گی زمیں آسمان تھرتھرائے گا
 دل پہ رکھے ہاتھ ماں بھی ہوگی ساتھ
 ساتھ تیرے ہوگی ذوالفقار بھی اور سایہ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

موت آئیگی سیکنہ کو قیدخانہ روئے گا
 روئے گی نبی کی آل قیدخانہ روئے گا
 سب ہی پر محن آئیں گے وطن
 اُس پہ نوحہ خواں ہوگی تیرگی اور سایہ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

یہ صدا مزار سیدہ سے مظہر عابدی
 سُن کے رو دیئے حسین اور مصطفیٰ کی آل بھی
 جاؤ میرے لعل جاؤ میرے لعل
 تم پہ ہر قدم رہے دُعا میری اور سایہ خدائے ذوالجلال

☆☆☆☆☆

نوحہ

کربلا سے چلی ایک بے کس بہن
ہائے اس عالم غربت میں وطن یاد آیا
سب شہیدوں کو کہتی ہوئی الوداع
بھائی کی لاش پہ پہنچی تو کفن یاد آیا
خود کو نائقے سے گرا کر زینبؑ کہنے لگی رو کر
میں کیسے کفن دوں میرے مظلوم برادر
نہ دیں اپنا ہے نہ لوگ اپنے ہیں

☆☆☆☆☆

یہ دیکھ ذرا اے تشنہ دھن
شانوں کو میرے جکڑے ہے رسن
اور اس پر ستم ہے سر پر نہیں چادر
میں کیسے کفن دوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

کل ساتھ تیرے ہر گام چلی
اب ، قیدی بنی اور شام چلی
اس درد کے مارے روتی ہوں گھلے سر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

بابا ہے امیر کون و مکاں
اور تیرا لقب سردارِ جناں
زینبؑ تو ہوئی بے چادر بے گھر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

اے بھائی تیری غربت کی قسم
تا مرگ نہیں بھولوں گی یہ غم
پردیس میں آ کر نوحہ ہے لبوں پر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

کیا ظلم ہے تجھ کو ہے خبر
 ہے آل محمدؐ خاکِ سر
 ہفتم سے نہیں ہے پانی بھی میسر
 میں کیسے کفنِ دُوں میرے مظلومِ برادر

☆☆☆☆☆

اے کشتہ تیغِ ظلم بتا
 جب کوئی میرا پیار نہ رہا
 مقتولِ جفا ہیں عباسؑ اور اکبرؑ
 میں کیسے کفنِ دُوں میرے مظلومِ برادر

☆☆☆☆☆

کیا کیا نہ ہوئی سببِ پہ جفا
 سب خیمے جلے اسبابِ لُٹا
 پر سب سے بڑا ہے یہ غم میرے دل پر
 میں کیسے کفنِ دُوں میرے مظلومِ برادر

☆☆☆☆☆

عرفان اور مظہر کہہ نہ سکے
جو بنت علی نے بین کئے
پھٹتا ہے کلیجہ اس بات کو سُن کر
میں کیسے کفن دُوں میرے مظلوم برادر

☆☆☆☆☆

نوحہ

نوحہ کرے ماں لاشِ اکبرؑ پر
تم قتل ہوئے بیٹا جیتی رہی مادر
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
ویران ہوا بیٹا تیرے بعد میرا گھر
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ

☆☆☆☆☆

کیا تجھ کو تیری ماں نے اِس دن کیلئے پالا
اس ماں کو ضعیفی میں کیوں چھوڑ گئے بیٹا
اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
ماں روتی ہے لاشِ پہ تیرے آج کھلے سر

ارمان تھا اس دل میں دیکھوں گی تیرا سہرا
 سہرے کے عوض دیکھا اے لعل تیرا لاشہ
 اے میرے جواں اکبرؔ اے میرے جواں اکبرؔ
 اٹھارویں منٹ کو بڑھاتی ہوں یہ کہہ کر

☆☆☆☆☆

کہتی تھی پھوپھی زینبؔ جب بیاہ رچاؤں گی
 اکبرؔ تیری دُہن کی پوشاک بناؤں گی
 اے میرے جواں اکبرؔ اے میرے جواں اکبرؔ
 افسوس کفن بھی نہ شجھے آیا میسر

☆☆☆☆☆

پیار بہن صغراًؔ تکتی ہے تیرا رستہ
 پردیس میں تم آکر کیوں بھول گئے وعدہ
 اے میرے جواں اکبرؔ اے میرے جواں اکبرؔ
 اتنا بھی نہیں سوچا کہ مرجائیگی خواہر

☆☆☆☆☆

تم کیا گئے اس گھر سے اے گیسوؤں والے
 پینائی گئی شہ کی اور گھر کے اُجالے
 اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
 اے چاند تیرے نور سے روشن تھا میرا گھر

☆☆☆☆☆

ہمیشہ نئی تم کو کہتا تھا جہاں سارا
 زینبؑ تیرے لاشے پر کرتی ہے یہی نوحہ
 اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
 نانائے کی زیارت کو ترس جاؤں گی دلبر

☆☆☆☆☆

ہر دل نے کیا نوحہ ہر آنکھ ہوئی پرغم
 کھرام ہے خیموں میں جنت میں پیا ماتم
 اے میرے جواں اکبرؑ اے میرے جواں اکبرؑ
 اور خاک اُڑاتے ہیں یہی کہہ کے پیہرؑ

☆☆☆☆☆

پھوپھیاں بھی تڑپتی ہیں ہمیشہ بھی مادر بھی
 دادا بھی تیرے روئے شبیر بھی شہر بھی
 اے میرے جواں اکبر اے میرے جواں اکبر
 سادات کے خیموں میں قیامت کا ہے منظر

☆☆☆☆☆

جب کوئی جواں لاش نظر آئیگی بیٹا
 ماں یاد تجھے کر کے تڑپ جائیگی بیٹا
 اے میرے جواں اکبر اے میرے جواں اکبر
 اک روز تیری یاد میں مرجائیگی مادر

☆☆☆☆☆

نوحہ

عباس علمداڑ عباس علمداڑ

اب تک ہے زبانوں پہ علمداڑ علمداڑ
اے قافلہ شاہ کے سالار علمداڑ
ایک صد کانوں میں ابھی تک گونج رہی ہے لوگو سُنو
یہ ہے صد خاتونِ جناں کی ہم بھی کہیں اور تم بھی کہو
کیوں نہ کہیں عرفان اور مظہر آؤ دُعا زہرا کی پائیں
آؤ عزادارو آؤ علم غازی کا اٹھائیں

☆☆☆☆☆

یہ وہ علم ہے جس کا پھریرا ثانی زہرا کی چادر ہے
ہاں یہ علم جس گھر پہ لگا ہو سایہ زہرا میں وہ گھر ہے
کیا ہے علم کیا اس کی عطا ہے آؤ زمانے بھر کو بتائیں

☆☆☆☆☆

آؤ زمانے بھر کو بتائیں ہم پہ ابوطالب کا کرم ہے
پاس نہیں آئیگا کوئی غم سایہ فگن جب تک یہ علم ہے
آؤ علم کے سائے میں آؤ غم کا ہر اک احساس مٹائیں

غم کا ہر اک احساسِ مٹا کر پیار کریں سرکارِ وفا سے
 پیار کے بدلے پیار ملے گا تم کو نبی سے اور خدا سے
 ساتھ چلیں ہم کیوں دُنیا کے دُنیا کو اپنے ساتھ چلائیں

☆☆☆☆☆

دُنیا ہمارے ساتھ چلے گی اور قیادت شیرِ جری کی
 سارے علم جھک جائیں گے پھر تو بات رہے گی اک علم کی
 خواب یہی تھا بنتِ علی کا کیوں نہ اسے تعبیر بنائیں

☆☆☆☆☆

خواب کو جب تعبیر ملے گی قول یہ پورا ہوگا کسی کا
 کوئی کہے گا میرا ہے مولّا کوئی کہے گا میرا ہے مولّا
 آئیں گی پھر ہر گھر سے یقیناً نوے کی اور ماتم کی صدائیں

☆☆☆☆☆

نوے کی اور ماتم کی صدا سے گونج رہا ہوگا یہ زمانہ
 سارا جہاں یہ بات کہے گا نادِ علی ہے قومی ترانہ
 قومی علم اور قومی پرچم دونوں میں ہے فرق مٹائیں

☆☆☆☆☆

دونوں میں ہے جو فرق مٹانے گھر سے چلے تھے سیٹ پیہر
چند جواں اور کچھ بچوں سے شہ نے دیا ترتیب اک لشکر
آؤ اسی لشکر کی یادیں سارے جہاں کے دل میں جگائیں

☆☆☆☆☆

سارے جہاں کے دل میں جگائیں یاد اُسی عاشور کی شب کی
اک علم تھا آس وہاں پر بالی سکینہ اور زینب کی
آس بنا جو اہل حرم کی ہم بھی اُسی سے آس لگائیں

☆☆☆☆☆

آس گئی فرزند علی کی جب یہ علم مقتل میں گرا تھا
ایک طرف شیر اور زینب ایک طرف سادات کا نوحہ
ہائے قافلہ شاہ کے سالار علمدار عباس علمدار عباس

☆☆☆☆☆

نوحہ

یا فاطمہ زہراً یا فاطمہ زہراً یا فاطمہ زہراً هل من ناصر ينصرنا
 تنہا سر دشتِ بلا در صفِ اعدا
 فرزندِ نعلِ جان و دل فاطمہ زہراً
 مالکِ ارض و سماء دلیر شیر خدا در صفِ فوجِ جفا
 عصرِ عاشور کہا ثانی زہراً نے میرا بھائی لعینوں میں گھرا واویلا
 ہائے سہ روز کا پیاسا وہ محمدؐ کا نواسہ جو چلا مرنے سوئے دشتِ بلا

دل نہ کیا یہ نوحہ

☆☆☆☆☆

حاملِ سیف و علم جانبِ مُلکِ عدم میں ستم ہائے ستم
 میرے اللہ ادھر بھائی اکیلا ہے ادھر عابدِ مضطر کے سوا کوئی نہیں
 ہو گیا قتلِ علمدائساں سینہ اکبرؐ میں لگی عوں و محمدؐ بھی گئے

وقت پڑا کیسا

☆☆☆☆☆

راکبِ دوشِ نبیٰ راحتِ مولا علیٰ نزعہ فوجِ شفی
آنکھ روتی ہے زباں کرتی ہے فریاد کہ دُنیا میں برادر کے بنا کیا جینا
چکیاں پیس کے اماں نے جسے نازوں سے پالا تھا اُسے نانا کی اُمت نے
ستایا ہے لبِ دریا

کربلا گریہ شود در علم نالہ زند ہمہ دم نوحہ کنند
کربلا روتی رہی روتی رہی میں بھی یہ سادات اسی غم میں سبھی زیرِ علم
آج شیرِ پہ کیا عالم تنہائی ہے ہمراہ نہ بیٹا نہ کوئی بھائی ہے
روتا ہے نبیٰ زادہ

☆☆☆☆☆

المدد رب اُولی المدد شیرِ خدا المدد یا زہراً
میرے بھائی کو سرِ دشت چمکتی ہوئی تلواروں سے بچالو اماں
کون امداد کرے کوئی نہیں کوئی نہیں کوئی نہیں میں ہوں یہ تنہائی
یہ لاشوں سے بھرا صحرا

☆☆☆☆☆

برسرِ کرب و بلا باغِ فرشِ عزا مارا بے بین اے خدا
راسِ آئی نہ مجھے کرب و بلا چھوٹا وطنِ پیاسی رہی اور میرا گھرا جڑا
وقت نے لوٹ لیادل کا سکون چھین لئے مجھ سے ستم گاروں نے سب لعل و گہر
اب یہ ستم تازہ

قاسم تشنہ دھن جانب خلدرواں این حرم نالہ کُناں
 راج کرتی تھی مدینے میں یہاں کرتی ہوں میں نالہ و فریاد کوئی سنتا نہیں
 ہو گیا دشت میں پامال جفا ابن حسن اور میرا اصغر بے شیر بھی
 دُنیا سے گیا پیاسا

☆☆☆☆☆

نہیب خستہ جگر ایں ستم پیش نظر بے خطا خاک بسر
 میں یہاں ریت کے ٹیلے پہ پڑ پتی ہوں وہاں خیمے میں سادات بگا کرتے ہیں
 آئیے بہر مد شیر خدا شاہ نجف شاہ عرب شاہ اُمم قتل نہ ہو جائے
 پسر پیاسا

☆☆☆☆☆

ایں جلی پیش خدا ایں دُعا صبح مشاب بحر من خلد عطا
 آج تک صرف اسی بات یہ کرتے ہیں بگا مظہر و عرفان حسینی سارے
 ہائے افسوس بگا کرتی رہی نہیب دِ لگیر چلی بھائی پہ شمشیر
 فضاؤں میں رہا نوحہ

☆☆☆☆☆

نوحہ

آسمان دیکھ رہا تھا
 سقہ کوئی فرات پر آیا تھا تشنہ لب
 مشکیزہ بھر کے جانب خیمہ چلا وہ جب
 بر سے وہ تیر چھد گئی مشک سکینہ جب
 رویا علم فرات وفا مشک اور سب
 گونجی مقتل میں شہ دیں کی صدا
 قتل دریا پہ علمداڑ ہوا

☆☆☆☆☆

اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی
 آیا مقتل سے علم خوں میں بھرا
 اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

دن ڈھلا شام غریباں کے اندھیرے چھائے
 بس سکینہ نے یہی روکے کہا
 اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

اب میرے سر سے روا جائے گی زینبؓ نے کہا
رو دیئے سُن کے شہہ کرب و بلا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

تیرے عموں تو تیری پیاس پہ قربان ہوئے
شہؓ نے یہ بالی سکیئے سے کہا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

ہاتھ میں سوکھے ہوئے کوزے لئے بیٹھے تھے
مرثیہ پیاس کا مولّا سے سنا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

خونِ عباسؑ جو پرچم سے ٹپکتے دیکھا
دخترِ شاہؑ کا دل ڈوب گیا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

اے بہن ماتم عباس کرو نوحہ پڑھو
گوئی مقل میں شہ دیں کی صدا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

رو کے کلثوم سے فضا نے کہا شہزادی
تیری چادر کا محافظ بھی گیا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

دونوں ہاتھوں سے سکر تھامے ہوئے شہ نے کہا
بُجھ گیا میری امیدوں کا دیا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

العطش کہہ کے جو روتے تھے وہ خاموش ہوئے
چھائی ماحول پہ ماتم کی صدا
اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

روئے سادات تو دریا کا کنارہ رویا
 زندگی روئی کہیں روئی قضا
 اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

یہ صدا مظہر و عرفان بنی ہے نوحہ
 قتل دریا پہ علمدار ہوا
 اور پیاسوں کی آس ٹوٹ گئی

☆☆☆☆☆

نوحہ

رداں کی تاریکیوں میں اپنے سینے سے لگائے ہوئے شیر کا سر
 سکیئے کہتی تھی بابا سُنو میرا سفر
 سب کے تھے شانے بندھے میرا بندھا تھا گلا
 میں بچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

آپ سے کیسے کہوں کیسے کٹا وہ سفر
 آلِ سیمبر چلی روتے ہوئے ننگے سر
 آپ چلے نیزے پہ کانٹوں پر بھائی چلا
 میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

میری پھوپھی راہ میں اشک بہاتی رہی
 ظلم رلاتے رہے دھوپ جلاتی رہی
 زخم میرے پاؤں کا دھوپ سے جلتا رہا
 میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

ماضی کے کچھ واقعے یاد جو آئے مجھے
 سینے پہ کیسے مجھے آپ سلاتے رہے
 یادوں میں یوں کھو گئی بھول گئی ہر جفا
 میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

صبر کا دامن میرے ہاتھ سے چھوٹا نہیں
 نیزے سے کیا آپ نے بابا یہ دیکھا نہیں
 کھینچتی رہی ریسماں چلتا رہا قافلہ
 میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

آنکھ برسنے لگی قلب ہوا نوحہ گر
 آیا نظر جب مجھے نیزے پہ اصغر کا سر
 روتی رہی میں اُسے وہ مجھے روتا رہا
 میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

تُم کو کفن دے دیا ریت کے طوفان نے
 بالوں سے پردہ کیا میری پھوپھی جان نے
 اور میرے درد کا کوئی مداوا نہ تھا
 میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

راہ میں عموں کو جب دیکھا تو میں نے کہا
کھول دو میری رسن گود میں لے لو ذرا
دیکھ کے روتے رہے میری اسیری چچا
میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

چین میسر مجھے آ نہ سکا ایک پل
زخمی گلا ہو گیا اور میرے پاؤں شل
رات سفر میں کئی دن بھی سفر میں کٹا
میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

بابا مدینے کے وہ دن بھی مجھے یاد ہیں
سبز عماری میں بیٹھ کے جاتی تھی میں
آج ذرا دیکھئے کیسے سفر طے کیا
میں پنچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

ایک رس میں بندھے چھوٹے بڑوں کے گلے
لاشوں پہ روتے ہوئے کرب و بلا سے چلے
حال میرا دیکھ کر رونے لگی کربلا
میں بچوں پہ چلتی رہی بابا

☆☆☆☆☆

مظہر و عرفان تم نوحہ پڑھو اس طرح
شام کے زنداں میں بی بی میری جس طرح
دیکھ کے بابا کا سر کرتی تھی آہ و بکا
میں بچوں پہ چلتی رہی بابا

نوحہ

ایک شب حضرت شیریں نے خواب کیا دیکھا
سرہانے ایک ضعیفہ یہ کر رہی ہے بکا
میرے حسین نے کل تجھ سے کیا تھا وعدہ
میں تیرے گھر کبھی آؤنگا آگیا اٹھ جا
جاگ شیریں جاگ جا اے کنیر باوفا
آ رہا ہے گھر تیرے قافلہ حسین کا

میرے بچے کو ستم گاروں نے تڑپایا ہے
 دشت میں گھیر لیا پانی کو ترسایا ہے
 ہائے اس ظلم و مصائب میں اُسے یاد رہا
 اپنا وعدہ وہ نبھانے کیلئے آیا ہے

☆☆☆☆☆

کیا خبر تجھکو میرے گھر کو اُجاڑا ہے ہے
 کس طرح سے میرے شیر کو مارا ہے ہے
 نیزہ اکبر کے کلچے میں اُتارا ہے ہے
 پھر بھی بھولا نہ تیرے وعدے کو پیاسا ہے ہے

☆☆☆☆☆

پانی لینے کو گیا نہر پہ عباس میرا
 چھد گئی مشک کٹے ہاتھ علم ٹھنڈا ہوا
 میرے بچے کی کمر ٹوٹ گئی پھر بھی اُسے
 نام اللہ کا اور وعدہ ہر اک یاد رہا

☆☆☆☆☆

میرے بے شیر کو پانی کے عوض تیر ملا
 اُس کے بچپن کو جوانی کے عوض تیر ملا
 ہر ستم سہہ کے میرے گھر کی طرف آتا ہے
 جسکو اُمت سے نشانی کے عوض تیر ملا

☆☆☆☆☆

زخم اتنے ہیں کلیجے کا بُرا حال ہوا
 دشت میں ابنِ حسن گھوڑوں سے پامال ہوا
 خون سے دشتِ بلا لال ہوا اور دریا
 یہ ستم سہہ کے میرا لعل تیرے شہر کو چلا

☆☆☆☆☆

دو پر زینبِ دلگیر کے قربان ہوئے
 ہائے بنِ پانی کے وہ پھول بھی بے جان ہوئے
 سارے پیمانِ وفا پورے ہوئے مقتل میں
 اب تیرے آقا تیرے شہر میں مہمان ہوئے

☆☆☆☆☆

گیارویں صُبحِ حرم چھوڑ چلے دشتِ قتال
 ریت لاشوں کا کفن چہروں کا پردہ ہوئے بال
 سر شہیدوں کے سر نوکِ سناں قیدِ حرم
 اس غریبی میں رہا ان کو مگر تیرا خیال

☆☆☆☆☆

ہو گئی پوری تیرے دل کی دُعا جاگ ذرا
 ہے یہی تیری وفاؤں کا صلہ جاگ ذرا
 گھر کا ہر گوشہ عزاخانہ بنا دے اُٹھ کر
 تیرا آقا تیرا مہمان ہوا جاگ ذرا

☆☆☆☆☆

رو دیئے مظہر و عرفانِ روایت پڑھ کر
 خواب جب پورا ہوا جاگ اُٹھی نیک سیر
 پچنی دروازے پہ دل پکڑے ہوئے تشنہ جگر
 دی خبر اہل محلہ نے اُسے یہ آکر

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہائے حسن ہائے حسین
 شہزادہ حسن شہزادہ حسین
 جنت کے دو شہزادے زہرا کے دل کا چین
 شہزادہ حسن شہزادہ حسین

☆☆☆☆☆

اک شہزادہ سبز قبا اُمت نے جس کو زہر دیا
 اک شہزادے پہ تیغ چلی روتی ہے جسکو کرب و بلا

☆☆☆☆☆

تابوت کو ایک شہزادے کے تیروں نے سجایا واویلا
 اک شہزادے کے لاشے کو تیروں نے اٹھایا واویلا

☆☆☆☆☆

جنت سے انہیں شہزادوں کے ملبوس خدا نے بھیجے تھے
 ناقہ تھے محمدؐ کل جبکہ ان شہزادوں پر ظلم ہوا

☆☆☆☆☆

یثرب میں رہے یا کربل میں آنسو نہ کہیں رکنے پائے
یہ سوچ کر اکثر روتا ہوں یہ لوگ زمیں پر کیوں آئے

☆☆☆☆☆

کیا خوب وفاؤں کا بدلہ دونوں کو دیا اس دُنیا نے
بے درد زمانے سے لیکن کرتے ہی رہے تا عمر وفا

☆☆☆☆☆

ان شہزادوں کو زہراً نے کل چکی پیس کے پالا تھا
یہ شہزادے جب قتل ہوئے کرتے تھے پیمبرؐ بھی نوحہ

☆☆☆☆☆

اے مولا علیؑ اے شیرِ خدا بیٹوں نے سہے کیا رنج و محن
اک شہزادے کو زہر ملا اک شہزادہ محرومِ کفن

☆☆☆☆☆

ان شہزادوں کی مادر نے دیکھے ہیں کلجے کے ٹکڑے
اک شہزادہ پامال ہوا ماں روتی رہی دل تھامے ہوئے

☆☆☆☆☆

ان شہزادوں کے جھولوں کو جبرئیل جھلایا کرتے تھے
لاشوں پہ انہیں شہزادوں کے یہ کہہ کے فرشتے روتے تھے

☆☆☆☆☆

دو شہزادوں کے دو نوکر ہیں اک عرفان اور اک مظہر
زہرا کی غلامی کرتے ہیں سب ماتم دار یہی کہہ کر

☆☆☆☆☆

نوحہ

جھلاؤ نہ جھلاؤ ارے رونا ہے مقدر اے مادر اصغر
آب آئے گا نہ وہ جھولنے والا نہ ملے گا نہ ملے گا
جھولا تو نظر آئے گا اصغر نہ ملے گا
اب ساری خدائی میں اصغر نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

اب جھولا جھلانے کو ترس جائیں گی آنکھیں
خیمے میں کبھی دشت میں ڈھونڈیں گی نگاہیں
تھک جائیں گی یہ آنکھیں اصغر نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

یہ سوچ کے روتا ہے میرا دل بھی تڑپ کر
اس وقت تیرے قلب پر کیا گذرے گی مضطر
جب راتوں کو پہلو میں اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

کیا وقت مصیبت ہے ذرا دیکھ اے دکھیا
کل جھولے میں بے شیر تھا اور پانی نہیں تھا
ٹل جائے گا جب پانی اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

سائے میں نہ جاؤنگی تو گھر لوٹ کے آجا
ہر وقت تیرے ہونٹوں پر ہوگا یہی نوحہ
دن تیرے سکوں ماں کو اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

ڈھائیں گے لعیں ہم پر ابھی اور قیامت
ڈھونڈیں گے شقی دشت میں بے شیر کی تربت
شہدا کے سروں میں جب اصغرؑ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

بن پانی کے دُنیا سے سدھارا میرا اصغرؔ
جب آئیگا پانی تو میری پیاری سی دُختر
ڈھونڈے گی اُسے بن میں اصغرؔ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

زنداں سے رہا ہو کر جب جاوُگی تم گھر
ہر گود میں ڈھونڈے گی بہت روئے گی مُفطر
جب فاطمہ صغراؔ کو اصغرؔ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

ہاتھوں میں اٹھاوُگی جب پانی کا کوزہ
پانی میں نظر آئے گا بے شیر کا چہرہ
بس عکس نظر آئے گا اصغرؔ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

اصغرؔ کے شلوکے جب نظر آئیں گے گھر میں
اک درد سا وقت بھی اُٹھے گا جگر میں
سب ہونگے وہاں لیکن اصغرؔ نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

کیا بیت گئی ہوگی اُس ماں کے جگر پر
سوچو تو ذرا کہتا ہے عرفان سے مظہر
جب شہد نے کہا ہوگا اصغر نہ ملے گا

☆☆☆☆☆

نوحہ

اماں اچھی میری اماں اچھی میری اماں
سینے سے لگالو مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

اے اماں پھوپھی جان کے دو لعل سدھارے
دریا کے کنارے
تم اپنے جواں لعل کو شیر پہ وارو
مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

سہرا تیرے بیٹے کے مقدّر میں نہیں تھا
 اب وقت یہ آیا
 پوشاکِ شاہانی کو کفنِ میرا بنا دو
 مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

وہ دیکھو سوئے دشتِ بلا مادرِ مضطر
 گھیرے ہیں
 کیا باپ کی نصرت نہ کروں مجھکو بتا دو
 مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

مانا کہ نہیں بیٹے کی فرقت کوئی آساں
 پر کیا کروں اماں
 یہ صبر کی منزل ہے ذرا دل کو سنبھالو
 مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

کچھ دیر میں یہ لعل بھی کھلائے گا لاشہ
 ہے اک تمنا
 بیمارِ مدینہ کو مدینے سے بلالو
 مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

کیا تم کو گوارہ ہے کہ زندہ رہے بیٹا
 اور قتل ہوں بابا
 بس اس لئے کہتا ہوں نہ جینے کی سزا دو
 مرنے کی رضا دو

☆☆☆☆☆

جو مظہر و عرفان کے ہونٹوں پر بکا ہے
 اکبر کی صدا ہے
 جو کہتے تھے اماں مجھے مرنے کی رضا دو
 اماں اچھی میری اماں

☆☆☆☆☆

نوحہ

غازیؔ پاسا کے نہ رہنا

خودر غلہ جیل خانے نا

زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

یہ دیکھ میرے ان شانوں پر ہیں نیل رسن کے غازیؔ

زرغیلی یم غم خوار

فریاد کرے یہ بہنا

☆☆☆☆☆

میں تیری سکینہؔ کو غازیؔ زنداں میں چھوڑ کہ آئی ہوں

زرغیلی یم غم خوار

زخمی ہے غموں سے سینہ

☆☆☆☆☆

تو ہوتا اگر میرے غازیؔ چھنتی نہ حرم کی چادر

زرغیلی یم غم خوار

بے چادر ہوئی بہنا

☆☆☆☆☆

ان شام کے بازاروں میں جب یاد آئیں وفا ئیں تیری

زرغیلی یم غم خوار

اشکوں نے کیا یہ نوحہ

☆☆☆☆☆

کیا حال ہوا بازاروں میں بھائی نے سنا سے دیکھا
بالوں سے چھپایا چہرہ زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

تو شیرِ خدا کا بیٹا میں خاتونِ جہاں کی بیٹی
کیوں بھول گئی یہ دُنیا زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

ماحولِ شرابی تھا غازی کوفہ میں گئی جب زینبؓ
اور آلِ نبیؐ بے پردہ زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

میں عونؓ و محمدؓ کے لاشوں پر روئی نہیں غازیؓ
دے اُن کا مجھے توپُرسہ زرغیلی یم غم خوار

☆☆☆☆☆

عرفانؓ اور مظہر مجلس میں سُنتے ہیں صدا زینبؓ کی
اس بات یہ نوحہ کہنا زرغیلی یم غم خوار

نوحہ

میں جہاں بھی گیا تیرا ماتم کیا
تیرا نوحہ پڑھا تجھ کو پُرسہ دیا
پوچھا دُنیا نے جب میرا نام و نسب
فخر کرتے ہوئے میں نے اُن سے کہا
میں تین شب و روز کے پیاسے کا ہوں ذاکر
شیر کا ذاکر ہوں شیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

ہاں اُسکا ہوں ذاکر کہ علیؑ جس کا تھا بابا
ماں فاطمہ زہراؑ تھی بہن زینبؑ کبراؑ
جو لوگ مجھے کہتے ہیں کافر ہیں وہ کافر
شیر کا ذاکر ہوں میں شیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

ہو بس میں اگر میرے دُنیا کو بتادوں
 ہر گھر میں عزاخانہ شہید سجادوں
 ہے کربلا والوں کے لئے جاں بھی حاضر
 شہید کا ذاکر ہوں میں شہید کا ذاکر

☆☆☆☆☆

دِن رات درِ شاہ پہ سجدے بھی کروں گا
 جب تک ہے میری سانس یونہی نوحہ پڑھوں گا
 پالا ہے مجھے ماں نے اسی کام کی خاطر
 شہید کا ذاکر ہوں میں شہید کا ذاکر

☆☆☆☆☆

بچپن میں مجھے باپ نے تعلیم یہی دی
 ہر سانس امانت ہے حسین ابن علی کی
 ہے فکر مری شام کے رستے کی مسافر
 شہید کا ذاکر ہوں میں شہید کا ذاکر

☆☆☆☆☆

رگ رگ میں لہو بن کے غم شاہ رواں ہے
 ماتم سے کوئی روک لے ممکن یہ کہاں ہے
 تم میری زباں کاٹ دو بولے گا لہو پھر
 شبیر کا ذاکر ہوں میں شبیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

نہ خوف ہے دشمن کا نہ دنیا کا کوئی ڈر
 طوفانوں سے ٹکراتا ہوں ماتم کی بنا پر
 ہے بارہواں حیدر ہی میرا حامی و ناصر
 شبیر کا ذاکر ہوں میں شبیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

فتوؤں کی ہواؤں سے کبھی میں نہیں ڈرتا
 جنت کے لئے مجلس و ماتم نہیں کرتا
 جنت تو بنائی ہے خدا نے مری خاطر
 شبیر کا ذاکر ہوں میں شبیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

آسائش دُنیا کی ضرورت ہی نہیں ہے
یہ مجلسِ شبیر ہی فردوسِ بریں ہے
اس بات پہ رہتا ہوں شب و روز میں شاکر
شبیر کا ذاکر ہوں میں شبیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

عرفان نے ہر فرشِ عزا پہ یہ کہا ہے
اللہ سے ہر وقت یہ مظہر کی دعا ہے
تو مجھ کو بنا روضہ زینب کا مجاور
شبیر کا ذاکر ہوں میں شبیر کا ذاکر

☆☆☆☆☆

نوحہ

زینب میری بہنا یہ شہ نے کہا
 لوٹ کر شام کے زنداں سے جب آنا زینب
 تم میری قبر پہ اک شمع جلانا زینب
 یاد رکھنا یہ بات سے میری جاں میری بہنا
 تم فاتحہ شربت پہ دلانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

غم میرے عزادار منائیں گے جہاں میں
 پرچم کہیں تابوت کہیں ہوگی سبیلیں
 مجلس میں سبیلوں پہ بھی جانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

ماتم جو عزادار کریں فرشِ عزا پر
 وہ اشک بہائیں مصائب میرے سُن کر
 دامن میں اُن اشکوں کو چھپانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

عباس کے پرچم کو اٹھائیں جو عزادار
 بچوں کو میرا سٹھ بنائیں جو عزادار
 عباس کو دریا سے بلانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

تھولا میرے بے شیر کا پھولوں سے سجا کر
 منت کوئی مانے مجھے اولاد عطا کر
 اُس بی بی کی آغوش سجانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

جب بییاں تابوت سکینہ کا اٹھائیں
اور نوحہ سکینہ کی اسیری کا سنائیں
تابوت پہ تم بالی چڑھانا میری بہنا
زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

جس گھر سے اٹھے قاسم نوشاہ کی مہندی
آراستہ اشکوں سے کریں مجلس شادی
اُس گھر کو مصائب سے بچانا میری بہنا
زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

گر کوئی بہن اپنے برادر سے نکھڑ کر
نوحہ یہ کرے لوٹ کے آجا علی اکبر
اُس بہن کو بھائی سے ملانا میری بہنا
زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

کچھ اور ابھی تم کو رُلانیں گے سِمرگر
 خیموں کو میرے بعد جلائیں گے سِمرگر
 سجاؤ کو شعلوں سے بچانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

جب لوٹ کا سامان ملے قیدِ ستم میں
 مجلس کا وہاں فرش بچھانا میرے غم میں
 زندان کو عزاخانہ بنانا میری بہنا
 زینب میری بہنا دُکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

مل جائیگی جب مجھ کو مصائب سے رہائی
 میں فاتحہ شربت پہ دلاؤں گی اے بھائی
 ہاں یاد ہے بھیا وہ مجھے آپ کا کہنا
 ہائے حسینا ہائے حسینا

☆☆☆☆☆

تم جب بھی سو منظر و عرفان سے نوحہ
جی بھر کے دُعا میرے عزاداروں کو دینا
ان دونوں کو روضے پہ بلانا میری بہنا
زینب میری بہنا دکھیا میری بہنا

☆☆☆☆☆

نوحہ

عاشور کی رات گزر گئی اور گیارہ محرم آگئی
قیدی بنی آل نبیؐ یہ دیکھ کے روئی بنت زہراؑ
گھر لٹ گیا حسینؑ کا زندہ رہا اسلام
لو جا رہا ہے قافلہ زندانِ شام
زینبؑ کی بے ردائی پہ روتا ہوا ہر گام

☆☆☆☆☆

میں بے ردا تو بے کفن صدموں سے یہ دل چاک ہے
میری ردا بھی خاک ہے تیرا کفن بھی خاک ہے
یہ امتحانِ دشت تھا وہ امتحانِ شام

☆☆☆☆☆

شکوہ کرے گی یہ بہن جب راہ میں تقدیر سے
اُٹھے گی ماتم کی صدا سجاؤ کی زنجیر سے
روئے گی میرے حال پر یہ گردشِ آیام

☆☆☆☆☆

جب روئے گی زنجیر تو راہوں کے پتھر روئیں گے
زینبؓ وہاں پر اور یہاں لاشے بہتر روئیں گے
بھیا جگر پھٹ جائیگا سہتے ہوئے آلام

☆☆☆☆☆

بالوں میں خاک بازوؤں میں ریسماں لب پر بُگا
بھیا نبیؐ کی آل کو دیکھے گی دُنیا بے ردا
بھیا مصائبِ اسقدر دے گی یہ راہِ شام

☆☆☆☆☆

قسمت سے ہم جو کربلا اور شام جائیں گے کبھی
آنسو بہا کے آنکھ سے کہتا ہے مظہرِ عابدی
اُس دم لبِ عرفان پر ہوگا یہی ہرگام

☆☆☆☆☆

نوحہ

اے میرے بابا اے میرے بابا
آپ غریب الوطن میں بھی غریب الوطن

☆☆☆☆☆

آپ کا میدان میں تیروں پہ لاشہ رہا
میرے گوہر چھن گئے آگ سے دامن جلا
آپ رہے بے کفن میں بھی رہی بے کفن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

آپ کے حلقوم پر شمر کا پنجر چلا
مجھ کو طمانچہ لگے سر سے چھنی ہے ردا
آپ کا نیزے پہ سر میرے گلے میں رسن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

آپ کو روتی رہی تشنہ لبی دشت میں
 داغِ یتیمی ملا مجھ کو اسی دشت میں
 آپ ہیں تشنہ دھن میں بھی ہوں تشنہ دھن
 اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

دونوں کی مظلومیت دیکھی ہے افلاک نے
 دونوں کی حرمت رکھی دشت کی اس خاک نے
 خاک بنی ہے ردا خاک بنی ہے کفن
 اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

وقت مصیبت ہوئیں دونوں ہی ہم سے جدا
 دونوں کی تقدیر میں تھا غمِ فرقت لکھا
 ایک بہن آپ کی ایک ہے میری بہن
 اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

آپ نے چھوڑا وطن نوحہ کُناں تھا فلک
کرب و بلا سے کیا میں نے سفر شام تک
آپ اَسیرِ محن میں ہوں اَسیرِ رَسن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

قتلِ عَمداڑ سے آپ کی ٹوٹی کمر
بچوں پہ چلتے ہوئے میں نے کیا ہے سفر
آپ کو صدموں کی اور مجھ کو سفر کی تھکن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

دونوں پر پردیس میں کیسی مُصِیبت پڑی
مجھ سے پدر چھن گیا آپ سے بیٹی چھنی
آپ غریب الوطن میں بھی غریب الوطن
اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

آپ ہیں فیضِ رساں آپ کو میری قسم
 مظہر و عرفان پر کیجئے اپنا کرم
 ایک سفیر عزاً ایک سفیر سخن
 اے میرے بابا

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہچکیاں لیتے تھے علی اکبر اُم لیلیٰ یہ بین کرتی تھیں
 پوشاک اڑھالوں کے میں ارمان نکالوں
 اے موت ٹھہر جا اے موت ٹھہر جا
 میں اپنے جواں لعل کو دولہا تو بنالوں

☆☆☆☆☆

اٹھارہ برس پھولوں کی طرح جسے پالا
 جاتا ہے مجھے چھوڑ کے وہ گیسوؤں والا
 اب تو ہی بتا کیسے میں اس دل کو سنبھالوں

☆☆☆☆☆

دیکھے تھے بہت خواب مگر خاک ہوئے سب
اس بیٹے کے سہرے کی دُعا کرتی تھی زینبؓ
دولہا نہ سہی میں اسے دولہا سا بنالوں

☆☆☆☆☆

ہر شام جسے لگتی ہے اب شامِ غریباں
جو کہتی تھی اکبرؓ کی دُہن لاؤں گی اماں
اُس فاطمہ صغراؓ کو مدینے سے بلالوں

☆☆☆☆☆

خیمے سے ذرا دُور کھڑے روتے ہیں سروڑ
اک ہاتھ کلیجے پہ ہے اک ہاتھ کمر پر
میں خود کو سنبھالوں کہ شے ویں کو سنبھالوں

☆☆☆☆☆

یہ کس کی نظر کھا گئی اس نورِ نظر کو
دیراں کئے جاتے ہیں اکبرؓ میرے گھر کو
جی کرتا ہے اس چاند کو دُنیا سے چھپالوں

☆☆☆☆☆

زمبٹ کے لبوں پر ہے حائے مقدر
کیا سہرا چڑھاؤں میں تیری لاش پہ اکبر
اور خود کو تیری لاش کے صدقہ بھی اُتاروں

☆☆☆☆☆

مہندی نہ لگی ہاتھوں میں ہے خون بدن کا
پوشاک شاہانی کو ملا نام گفن کا
اس لاش پہ اٹھارویں منٹ تو بڑھالوں

☆☆☆☆☆

تقدیر کسی ماں کو یہ منظر نہ دکھائے
میت پہ جواں لعل کے وہ اشک بہائے
جی بھر کے اُسے دیکھ لوں اور اشک بہالوں

☆☆☆☆☆

فریاد ذرا سُن لے سکیئے کی زبانی
مرجاؤں گی چھڑا جو میرا یوسفِ ثانی
بھیا میرے ناراض ہیں میں ان کو منالوں

☆☆☆☆☆

ماں روتی رہی مظہر و عرفان تھوپ کر
اور آخری بچگی میں سفر کر گئے اکبر
ماں کہتی رہی میں اسے دولہا تو بنالوں

☆☆☆☆☆

نوحہ

تجھو ماتم مولّا سائیں آہی مومن جی پہچان
تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

نبیّ جی عبادت آ ماتم مومن کی شفاعت آ ماتم
کریں قمبر ای سلمان تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

تو آئیوں ہویں ابنِ حیدر سہون جاگیر علی اکبر
مومن جی ودھائے شان تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

دن رات بھی ماتم کرتے ہیں اور چاند ستارے بھی روتے ہیں
برپا تھا سرِ زندان تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

جب یاد آئے پھٹتا ہے جگر وہ شامِ غریباں کا منظر
کرتے تھے حرمِ یک جاں تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

لاشے پہ تیرے سب روتے تھے برپا مقل میں کرتے تھے
وہ تیر و تبر پیکان تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

غازی کے لہو میں ڈوبا علم اور زیرِ علم سب اہلِ حرم
کرتے تھے پیا ہر آن تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

جب نوحہ لکھے مظہرِ قلم کرتا ہے پیا تیرا ماتم
پھر کیوں نہ کرے عرفان تجھو ماتم مولّا سائیں

☆☆☆☆☆

نوحہ

جب مدینے سے چلا قافلہ کرب و بلا
تھا صغراً کے لبوں پر یہ نوحہ
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا
اپنے ہمراہ سوئے کرب و بلا

☆☆☆☆☆

آپ کی یاد میں رو رو کے میں مرجاؤں گی
بابا اکبرؑ کی قسم چین نہیں پاؤں گی
میری سانسوں کا بھروسہ نہ رہا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

قافلے والوں کو پانی بھی پلاؤں گی میں
اپنی آغوش میں اصغراً کو سلاؤنگی میں
بابا یہ آپ سے وعدہ ہے میرا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

میرے کانوں میں جو آواز اُڑاں آئے گی
میرے اکبرؑ کی مجھے یاد بہت آئے گی
بھائی کی یاد نہ بن جائے قصا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

کیسے اکبرؑ کے بنا عید گزاروں گی میں
کبھی تم کو کبھی عموں کو پکاروں گی میں
جب کوئی پاس نہ ہوگا بابا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

دھوپ اور گرم ہوا ہوگی سفر میں دیکھو
اپنے آنچل میں چُھپالوں گی علی اصغرؑ کو
یوں نہ اصغرؑ کو کرو مجھ سے جدا
لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

خواب اکبر کی عروسی کے بہت دیکھے تھے
 خاک ہو جائیں گے بابا سب ارمان میرے
 دل یہی سوچ کے روتا ہے میرا
 لے چلو بابا مجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

چاچا عباسؑ سکینہؑ و پھوپھی زینبؑ سے
 آخری بار ملا دو مجھے بابا سب سے
 پھر یہ پیار نہیں دے گی صدا
 لے چلو بابا مجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

بھیا عابدؑ کو دوا روز پلاؤنگی میں
 اُن کی راہوں میں نگاہوں کو بچھاؤنگی میں
 تم کنیزوں کی طرح بحرِ خدا
 لے چلو بابا مجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

اچھا محل میں مجھے تم نہ دٹھانا بابا
 تم مجھے راہ میں پیدل ہی چلانا بابا
 نہ کروں گی میں شکایت نہ گلا
 لے چلو بابا مجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

میں نے مانا کہ نہیں نام میرا محضر میں
 بابا اتنا تو بتا دو کہ اکیلے گھر میں
 زندہ رہ پائے گی صغراً تنہا
 لے چلو بابا مجھے لو چلو بابا

☆☆☆☆☆

جب کبھی ہو کے مدینہ سے ہوا آتی ہے
 آج بھی منظر و عرفان یہ صدا آتی ہے
 اپنے ہمراہ سوئے کرب و بلا
 لے چلو بابا مجھے لے چلو بابا

☆☆☆☆☆

نوحہ

آصغرؑ آصغرؑ آجا آجا

کچھ تو بولو آ نکھیں کھولو اصغرؑ بہن بلاتی ہے
کوزہ لے کر ہاتھوں میں وہ تجھ کو ڈھونڈنے جاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی جب آیا پیاسوں نے اے لعل کلیجہ تھام لیا

تیری ہمیشہ سکینے نے یہ کہہ کر تیرا نام لیا

آصغرؑ آصغرؑ آجا آجا

اے میری جان رن سے آؤ اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی میں تیرا چہرہ اُسکو آتا ہے نظر وہ روتی ہے

پھیلانے عبا کے دامن کو ہمیشہ فغاں یہ کرتی ہے

آصغرؑ آصغرؑ آجا آجا

میں پریشان ہوں صدا دو اصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی نہ ملا اے لعل تجھے اور تیر سے تیری پیاس بُجھی
 معصوم سکینہ ہاتھوں میں مشکیزہ لے کر کہتی تھی
 آصغرؑ آصغرؑ آجا آجا
 میرے پیاسے پانی پی لو آصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی اور مشک میرے بچے منسوب ہوئے دونوں تجھ سے
 کہتی ہے بہن وہ تشنہ دھن سوتا ہے خفا ہو کر مجھ سے
 آصغرؑ آصغرؑ آجا آجا
 کیوں خفا ہو کچھ تو بتاؤ آصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی بن کر یہ خونِ جگر آنکھوں سے تیری فرقت میں بہا
 دُروی میں تیری مرجاؤ گی رو رو کے بہن دیتی ہے صدا
 آصغرؑ آصغرؑ آجا آجا
 لوٹ آؤ لوٹ آؤ آصغرؑ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی پہ نظر جب جاتی ہے بس پیاس تیری یاد آتی ہے
 تلوار کی طرح یاد تیری دل ٹکرے میرے کر جاتی ہے
 آصغرؔ آصغرؔ آجا آجا
 آ بھی جاؤ آ بھی جاؤ اصغرؔ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی کی جگہ ٹربت کو تیری اشکوں سے بھگویا بابا نے
 پھولوں کی ردا جب مل نہ سکی نوحہ یہ کیا اُس دکھیا نے
 آصغرؔ آجا آجا آصغرؔ آجا
 نہ سکینہ کو رُو لاؤ اصغرؔ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی پانی کی ایک صدا دیتے تھے سبھی پرٹم تو نہیں
 آب پانی ملا اطفال میرے پی لیں گے سبھی پرٹم تو نہیں
 آصغرؔ آجا آجا آصغرؔ آجا
 اس لئے تو دیکھو ٹم کو اصغرؔ بہن بلاتی ہے

☆☆☆☆☆

پانی جو پیو اے اہلِ عزاً پیاسوں کی مُصیبت یاد کرو
 عرفان اور مظہر دُنیا کو اور اصغر کو پیغام یہ دو
 آصغر آجا آصغر آجا
 قیدخانے میں بھی دیکھو اصغر بہن بلاتی ہے

نوحہ

ایں شامِ غریباں ایں شامِ غریباں
 لاشوں سے بھرا دشت ہے جلتے ہوئے خیمے
 ہیں جلتی ہوئی ریت پہ سہمے ہوئے بچے
 بر ریگ تپاں گریہ اطفالِ پریشاں
 ایں شامِ غریباں ایں شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

وہ دیکھ میرے شیر کا لاشہ ہے لبِ جو
 ہاں ڈھونڈ کے لادے مجھے عباس کے بازو
 آں لاشہ عباس برسرِ ساحلِ ویراں
 ایں شامِ غریباں ایں شامِ غریباں

نازوں سے پلے غنچہ دھن گیسوؤں والے
 لوٹا دے میرے گھر کو میرے گھر کے اُجالے
 صد حیف کہ شُد خانہ من تیرہ و ویراں
 ائی شامِ غریباں ائی شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

جا ڈھونڈ اگر ڈھونڈ سکیں تیری نگاہیں
 دو چاند میرے ڈوب گئے اس دشتِ بلا میں
 از عوَن و محمدؐ شُدہ خالی چنستاں
 ائی شامِ غریباں ائی شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

پہنچا دے لب نہر سکینہ کی صدا کو
 بابا کو بلاتی ہے کبھی اپنے چچا کو
 آوازِ سکینہ بے رساں برسرِ ساحلِ ویراں
 ائی شامِ غریباں ائی شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

ایک تیر نے چھیدا ہے ذرا دیکھ یہاں پر
 اصغر کا گلا بھائی کا بازو دلِ مادر
 پامال شد از تیر ستم اصغرِ ناداں
 ائی شامِ غریباں ائی شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

مقتولِ جفا تین شب و روز کا پیاسا
 محرومِ کفن سے ہے محمد کا نواسہ
 بے گور و گفن سبطِ نبی بر سرِ میداں
 ائی شامِ غریباں ائی شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

ہر قلب تڑپنے لگا ہر آنکھ ہوئی غم
 پیاسوں کی مصیبت پہ پیا ہو گیا ماتم
 ایں نوحہ مظہرِ چوں شنید از لبِ عرفاں
 ای شامِ غریباں ای شامِ غریباں

☆☆☆☆☆

نوحہ

جب کاروانِ کرب و بلا لوٹ کے آیا
 کلثوم نے محل کے جو پردے کو ہٹایا
 دل تھام کے یہ قافلے والوں کو بتایا
 یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو
 فرشِ عزاءِ شیر کے ماتم کا بچھاؤ

☆☆☆☆☆

جس شیر کے شانوں پہ تمہیں ناز تھا ہر دم
 بچوں کے لئے آس تھا جس شیر کا پرچم
 پرچم میرے عباس کا اس بن میں سجاؤ
 یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

آواز دے کر دشت میں بابا کو بلاؤ
 بھابھی کہاں ہو ماتم اکبر کریں آؤ
 مجلس کے لئے فاطمہ زہرا کو صدا دو
 یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

اُن بے کسوں پہ رونا جنہیں پیاس نے مارا
وہ عوٹ و محمد جنہیں شہیر پہ وارا
اُن بے کسوں کی پیاس بھی اشکوں سے بجھاؤ
یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

ہم آگئے زنداں سے مگر قید ہے دختر
عموں کو بلاتی رہی دن رات جو رو کر
زنداں سے معصوم سکیئہ کو بلاؤ
یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

سب عورتیں بازارِ جفا میں رہیں پرِ غم
بے چادری کے کرب سے کرتی رہیں ماتم
بے حال ہیں سب ان سے کہو سر کو چھپاؤ
یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

ہے دھوپ کے میداں میں میرا بے زباں اصغر
سائے میں نہیں جاسکی اس درد میں مادر
اک سائباں اب ثربتِ اصغر پہ بناؤ
یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

فروا کہاں ہیں اُن سے کہو آج تو پیہم
جی بھر کے کرو قاسمِ دِگیر کا ماتم
اک رات کے نوشاہ کی دُہن کو بتا دو
یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

سر پیٹ کے روتے ہیں سرِ مرقدِ شبیر
سجاؤ ہیں نوحہ کنناں اور زینتِ دِگیر
دل کھول کے رونے دو انہیں چپ نہ کراؤ
یہ غازی علمداڑ کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

مظہر درِ مولّا مجھے یہ ملا عرفان
جب کربلا جاؤ تو یہ کہتے رہو ہر آن
فرشِ عزّا شہیر کے ماتم کا ہنچھاؤ
یہ غازی علمدار کی جاگیر ہے لوگو

☆☆☆☆☆

استغاثہ

فاطمہ زہراؑ فاطمہ زہراؑ یازہراؑ یازہراؑ
اے میری بی بی تیرے در پہ استغاثہ ہے
تیرا ممنون میری شہزادیؑ یہ جہاں سارا ہے

☆☆☆☆☆

تو ہمیں حفظ و آماں دے دے
اپنی چادر کا سائبان دے دے
تیری قدرت میں کیا نہیں بی بی
تو جسے چاہے دو جہاں دے دے
اے میری بی بی آنسوؤں نے دُعا مانگی ہے
تیری تسبیح پڑھ کے دل نے تجھے پکارا ہے

تیرا دربار وہ سخی در ہے
 ہر فرشتہ جہاں گداگر ہے
 تیرے مقروض آسمان والے
 تیرا مقروض ہر سکندر ہے
 اے میری بی بی تو سخی ہے تیرے بچے بھی
 اک راہب نہیں گواہی میں یہ جگ سارا ہے

☆☆☆☆☆

قرض مقروض کا ادا کر دے
 مفلسوں کا نصیب وا کر دے
 جنکی گودی ہری نہیں بی بی
 اُن کو اولاد تو عطا کر دے
 اے میری بی بی بس تو ہی مراد دیتی ہے
 تیری چوکھٹ درِ الہی کا استعارا ہے

☆☆☆☆☆

قلبِ مومن سے غم جدا کر دے
 بس غم کربلا عطا کر دے
 بے خطا قید میں ہیں جو مومن
 معجزے سے انہیں رہا کر دے
 اے میری بی بی غم کوئی حُسیں کو نہ دے
 جو حُسیں ہے تیری بابا کو جاں سے پیارا ہے

☆☆☆☆☆

تھے سپاہی حُسیں لشکر کے
 زندہ وہ نوجوان ہوئے مر کے
 انکے ماں باپ نے کیا ماتم
 تیرے اکبر کو یاد کر کر کے
 اے میری بی بی دے سزا تو انکے قاتل کو
 تیرے بچوں کے قاتلوں نے ہی انکو مارا ہے

☆☆☆☆☆

اِن شہیدوں کا یہ مقدر ہے
 سائبان اِن کا تیری چادر ہے
 اِن کے سینوں پہ اے میری بی بی
 داغ ماتم نشانِ حیدر ہے
 اے میری بی بی خُلد میں شہید جب جائے
 تیری آواز آئے آنے دو یہ ہمارا ہے

☆☆☆☆☆

فرشِ مجلس یہ اور مُصلے پر
 ہر جواں کہہ رہا ہے رو رو کر
 ہم رہیں نہ رہیں مگر بی بی
 تا قیامت رہے غمِ سروڑ
 اے میری بی بی تیرے بچوں کا غم مناتے ہیں
 اپنی اولاد سے بڑھ کے غم یہ پیارا ہے

☆☆☆☆☆

مجلسِ غم میں اشکِ برسانے
آسکیں یا نہیں خدا جانے
کیا بھروسہ ہماری سانسوں کا
اب کہاں ہم کہاں عزاخانے
اے میری بی بی اشکِ غم تیری امانت ہے
تیری اولاد کے ہی غم نے ہمیں سنوارا ہے

☆☆☆☆☆

مجھ کو اُمت نے یوں ستایا ہے
مرگِ محسن پہ بھی رُلایا ہے
تجھ کو بابا کے بعد اُمت نے
ہائے دربار میں بُلایا ہے
اے میری بی بی کتنے صدمے اُٹھائے ہیں تو نے
جیتے جی تجھکو میری شہزادی غم نے مارا ہے

☆☆☆☆☆

تیرے دل پر ہیں جو ستم ٹوٹے
 زندگی میں جو تو نے غم دیکھے
 آسمان و زمین پہ گر ہوتے
 مثلِ شب وہ سیاہ ہو جاتے
 اے میری بی بی دیکھ کر تیری مصیبت کو
 سارے عالم کا دل مصائب سے پارہ پارہ ہے

☆☆☆☆☆

ہے یہی مظہرِ عابدی کی دُعا
 تیرے بچوں کا غم رہے زندہ
 ساتھ عرفان کے رہے جاری
 تیرے صدقے میں کاروانِ عزّاً
 اے میری بی بی تیرے در پہ سر جھکاتے ہیں
 ہر حسینی کا تیرے کلڑوں پر ہی گذارا ہے

☆☆☆☆☆

نوحہ

اک بچی پھول سی جس کا سکینہ نام تھا
 رو رہی تھی شام کی راہوں میں یہ کر کے بگا
 کرتے تھے تم کتنا پیار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

چل نہیں سکتی سکینہ راستے دُشوار ہیں
 آبلے ہیں پاؤں میں اور آبلوں میں خار ہے
 آنکھ ہے غمِ دلِ فگار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

نیل ہیں رُخسار میرے اور گلے میں رَسَن
 تشنگی بے وارثی لاچارگی اور بے گفن
 اک ہے دلِ غم ہزار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

آپ کے سینے پہ بابا چین سے سوتی تھی میں
 آپ تڑپتے جو کسی بات پہ روتی تھی میں
 روتی ہوں زار و قطار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

بے رِوا آلِ نبیؐ ہے شام کا بازار ہے
 ضبط کا یارا نہیں ہے صبر بھی دُشوار ہے
 صبر کے پروردگار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

یاد اسی بات پہ آتا ہے گھر اکثر مجھے
 آج کنیری میں بٹاتا ہے ستمگر مجھے
 کوئی نہیں غم گُسار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

کون ہے پُرسانِ خال پیاس بُجھائے گا کون
 بالیاں میری ستم گروں سے دلائے گا کون
 سو گئے سب جانثار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

مِل نہ سکوں گی میں آپ سے اے بابا جاں
 آپ کا روضہ بنے گا کربلا کے درمیاں
 شام میں میرا مزار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

مظہرِ عابدی بیاں کرتا ہے عرفان سے
 آتی ہیں اب بھی صدائیں شام کے زندان سے
 کرتے تھے تم کتنا پیار بابا
 اے میرے نیزہ سوار بابا

☆☆☆☆☆

نوحہ

علمداڑ	علمداڑ	علمداڑ
روتی	ہے	زینبؑ
ہائے	علمداڑ	
پیا سی	ہے	زینبؑ
ہائے	علمداڑ	
قیدی	ہے	زینبؑ
ہائے	علمداڑ	

☆☆☆☆☆

شام	چلی	تیری	بہن	بے	ردا
قافلہ	سالار	ہے	زین	العباء	
چھوڑ	کے	مقتل	میں	ٹھجے	بے
گفن					
جاتی	ہوں	بازار	میرے	باوفا	

☆☆☆☆☆

قید	ہوئیں	دیکھ	نبی	زادیاں
بازوؤں	میں	باندھی	گئی	ریسمان
دیکھ	لے	زینبؑ	کی	ذرا
کسی				بے
کوئی	نہیں	کوئی	نہیں	پاسبان

☆☆☆☆☆

درد ہے تنہائی ہے فریاد ہے
حشر پا ہے دلِ ناشاد میں
لے کے چلے ہیں یہ سمسگر مجھے
الوداع اے بھائی تیری یاد میں

☆☆☆☆☆

یاد تیری آئے گی ہر گام پر
قلب کو تڑپائے گی ہر گام پر
تجھ سے جدا ہو کے یہ تیری بہن
کہتے ہوئے جائے گی ہر گام پر

☆☆☆☆☆

درد سے لاچار بہن کیا کرے
میرے علمدار بہن کیا کرے
کوئی نہیں آج میرا دشت میں
غم سے گرفتار بہن کیا کرے

☆☆☆☆☆

دل پہ ہر اک زخم کو سہتے ہوئے
 شام تک جاؤنگی روتے ہوئے
 تیری جدائی میں میرے باوفا
 آج سر دشت یہ کہتے ہوئے

☆☆☆☆☆

بعد تیرے دشت میں چادر چھنی
 نوحہ گناں مجھ پہ ہوئی بے کسی
 تیرے بنا کیسے بھلا جائے گی
 شام کے بازار میں بنتِ علی

☆☆☆☆☆

مظہر و عرفان ترپنے لگے
 کرب سے اوسان ترپنے لگے
 ایسے ستم دیکھے سر کربلا
 حامل قرآن ترپنے لگے

نوحہ

زینبؑ تنہا ہے زینبؑ تنہا ہے
رہ گئی علیؑ کی بیٹی غم اٹھانے کے لئے
حسینؑ بھی چلے گئے ہیں سر گھٹانے کے لئے

☆☆☆☆☆

حسینؑ کی نگاہ باوفا کو ڈھونڈنے لگی
قبر چھ مہینے والے کی بنانے کے لئے

☆☆☆☆☆

جلا دیئے سبھی چراغِ دشت میں حسینؑ نے
ایک بیٹا رہ گیا ہے شام جانے کے لئے

☆☆☆☆☆

قاسمؑ حزیں کی لاش ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی
ہر طرف سے دشتِ کربلا سجانے کے لئے

☆☆☆☆☆

لگائیں گے وہ آج آگ خیمہ حسین میں
آئے تھے جو فاطمہ کا گھر جلانے کے لئے

☆☆☆☆☆

ایک بیٹی کو حسین روتا چھوڑ آئے ہیں
ایک بیٹی ساتھ لائے قیدخانے کے لئے

☆☆☆☆☆

سکینہ کہہ رہی تھی بابا قید میں بھی آئے
اپنے سینے پر سکینہ کو سلانے کے لئے

☆☆☆☆☆

بتول زادیوں کے سر سے چادریں بھی چھین لیں
اتنے سارے ظلم اور اس گھرانے کے لئے

☆☆☆☆☆

اڑاؤ خاک آئے ہواؤں بولیں زینب حزیں
بے کفن حسین کو کفن اڑھانے کے لئے

☆☆☆☆☆

وفا کا تاج اُن کے واسطے رکھا ہے خُلد میں
ہاتھ جو کٹائیں گے علم اٹھانے کے لئے

☆☆☆☆☆

نہیں ہے اور کوئی مقصدِ حیات مظہرِ عابدی
جی رہا ہوں میں تو صرف شام جانے کے لئے

☆☆☆☆☆

نوحہ

ایّ کربلا ایّ کربلا ایّ کربلا
ایں نالہ و شیوں ایں گریہ و زاری
دُر نیمہ شیرِ پاپا خُدد

☆☆☆☆☆

چار جانب ہیں سِمرِ بے خطا آلِ عیمِ
کوئی مقنہ و چادر کوئی بے ہوش زمین پر
خُدد زینب گریاں باحالِ پریشاں
از دستِ سِمرِ بے ردا خُدد

☆☆☆☆☆

جل اٹھا آگ سے صحرا کہیں ماتم کہیں جھولا
 ہر طرف ایک ہے منظر کہیں ماتم کہیں نوحہ
 از آتش سوزاں از نارِ فراواں
 پامال ستم آلِ عباءِ شُد

☆☆☆☆☆

آیا یہ کیسا محرم پیاں روتی ہیں پیہم
 خوں برساتی ہیں آنکھیں خون میں ڈوبا ہے پرچم
 آمد چوں محرمِ گریہ گناں عالم
 خوں آبا فشاں چشمِ عزاءِ شُد

☆☆☆☆☆

ہے کہیں لاشہ اکبرؑ تو کہیں ثریتِ اصغرؑ
 زخمِ کس درجہ لگے ہیں بانو کے چکر پر
 ہمشکلِ پیہمِ لختِ دلِ حیدرؑ
 از تیر و سناں نذرِ قضا شُد

☆☆☆☆☆

بنتِ زہرا کی دُہائی ساتھ روتی ہے خُدائی
 دے گیا داغِ خُدائی ہائے عباسِ سا بھائی
 بیتاب ز غم ہا خُدِ ثانی زہرا
 عباسِ لبِ نہرِ فدا خُد

☆☆☆☆☆

ایسے بکھرا کوئی لاشہ جیسے بکھرا ہوا صحرا
 خاک پر بیٹھی ہے فروا اور کرتی ہے یہ نوحہ
 لختِ دلِ فروا گم گشتہ صحرا
 پامالِ ستمِ ماہِ لقا خُد

☆☆☆☆☆

ایک طرف پیاسوں کا گریہ ایک طرف روتا ہے دریا
 مرثیہ پڑھتی ہیں فِضّہ اور کہتی ہیں زہرا
 غمِ تشنہ لبانِ را دریائے رواں را
 ایں تشنہ لبی قہر و بلا خُد

☆☆☆☆☆

ہر گھڑی سینے میں غم ہو اُن کے ہاتھوں میں علم ہو
 حشر تک زندہ رہیں یہ جو روانی میں قلم ہو
 ایں مظہر و عرفاں ایں خامہ شاداں
 گفتار لب اہل عزا شد

☆☆☆☆☆

نوحہ

میرے غریب حسین یا حسین یا حسین
 میرے شہید حسین یا حسین یا حسین

☆☆☆☆☆

گود کے پالے مارے گئے سب
 تو ہے اکیلا کوئی نہیں اب
 بین یہ زہرا نے کئے دشتِ بلا میں

☆☆☆☆☆

عون و محمد قاسم و اصغر
 دردِ جدائی دے گئے اکبر
 خون ہے عباس کا زینب کی ردا میں

لاشوں پہ لاشے تو نے اٹھائے
دل پہ بدن پہ زخم بھی کھائے
خاک ہے بالوں میں لہو تیری عباء میں

☆☆☆☆☆

چھوڑ گئے سب گود کے پالے
ہو گئے رخصت گھر کے اُجالے
کوئی نہیں لعل تیرا دشتِ بلا میں

☆☆☆☆☆

فخر سے اُونچا سر ہوا میرا
کون ہے ثانی دھر میں تیرا
صبر میں ایثار میں جرأت میں وفا میں

☆☆☆☆☆

ٹوٹ رہی ہے تجھ پہ قیامت
دیکھ رہی ہوں میں تیری غربت
پیاسا رہا گھر بھی لُٹا دشتِ بلا میں

☆☆☆☆☆

جتنے بھی لاشے بے گور و کفن تھے
سب کو اڑھادی خاک ہوا نے
خاک تو اب حشر تلک ہوگی ہوا میں

☆☆☆☆☆

لاشِ جواں کی تُو نے اٹھائی
تربتِ اصغرِ تُو نے بنائی
سوتا ہے معصومِ تیرا دشتِ قضا میں

☆☆☆☆☆

چاروں طرف ہے بس یہی نوحہ
ہائے حسینا ہائے حسینا
شور ہے فریاد ہے خیموں میں فضا میں

☆☆☆☆☆

ایک ہے عرفاں ایک ہے مظہر
دونوں ہی تیرے در کے ہیں نوکر
دونوں کا دل رہتا ہے بس کرب و بلا میں

☆☆☆☆☆

نوحہ

اے ذوالجناح اے ذوالجناح
 رہوار کے سُموں سے لپٹ کر
 کرتی تھی بین بالی سکینہ
 اے ذوالجناح اے ذوالجناح
 رن میں نہ بابا کو لے کے جا

☆☆☆☆☆

کیا تجھے معلوم نہیں دشت ہے کیا
 جو بھی گیا رن میں لپٹ کر نہیں آیا
 اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
 کہتی ہے سکینہ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

ایک قدم تو نے بڑھایا جو یہاں سے
 بالی سکینہ بھی گذر جائے گی جاں سے
 اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
 کہتی ہے سکینہ اے ذوالجناح

کتے نئے زخم مجھے دیں گے ستمگار
 باپ کا سایہ جو اُٹھا اس پر وفادار
 اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
 کہتی ہے سکیئہ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

دیکھ ذرا کوئی مرے پاس نہیں ہے
 تجھکو یتیمی کا بھی احساس نہیں ہے
 اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
 کہتی ہے سکیئہ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

مجھ سے پچھڑ جائے گا جب باپ کا سینہ
 خاک پہ سوئے گی بھلا کیسے سکیئہ
 اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
 کہتی ہے سکیئہ اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

درد جدائی بھی سہوں تشنہ لبی بھی
میں تیرا احسان نہ بھولوں گی کبھی بھی
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکیں اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

نوحہ یہ عرفان بیاں کرتا ہے مظہر
شاہ سوئے دشت چلے کہتی تھی مضطر
اب مان لے کہنا بابا کو نہ لے جا
کہتی ہے سکیں اے ذوالجناح

☆☆☆☆☆

نوحہ

جھولا جھلاؤں لوری سناؤں آمیرے اصغر
 آمیرے اصغر آمیرے اصغر آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

تیری جدائی مار گئی ہے
 ماں کی اُمیدیں ٹوٹ گئی ہیں
 تجھکو جو پاؤں دل سے لگاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

کیسے سہوں میں زخم جدائی
 تیر سے تو نے پیاس بجھائی
 اشک پلاؤں پیاس بجھاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

مِل بھی گیا گر پانی میری جاں
 کیسے پیئے گی بالی سکینہ
 پانی جو پاؤں تجھکو پلاؤں آمیرے اصغر

تو ہی بتا اے میرے گل تر
 ڈھونڈے کہاں یہ مادرِ مضطر
 میدان میں آؤں دریا پہ جاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

کوئی خوشی اب راس نہیں ہے
 لختِ جگر جو پاس نہیں ہے
 پانی پلاؤں نیر بہاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

سائے میں کیسے جائے گی مادر
 تیری لحد ہے دھوپ میں اصغر
 سائے میں جاؤں مر نہ جاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

کوئی خوشی کا دن بھی نہ آیا
 لعل میرے تو خوں میں نہایا
 خیمہ سجاؤں منت بڑھاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

آجا میری آغوش میں اصغر
جلتی زمین کا چھوڑ کے بستر
آنجل پکھاؤں اس پہ سلاؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

کیسے کہیں عرفان و مظہر
نوحہ یہی تھا ماں کے لبوں پر
جھولا جھلاؤں لوری سناؤں آمیرے اصغر

☆☆☆☆☆

نوحہ

آؤ اکبر آؤ میرے اکبر آؤ
مادر کے گلے لگ جاؤ

☆☆☆☆☆

اے لعل ذرا آنکھیں کھولو
ماں تم پہ فدا کچھ تو بولو
یوں ماں کو نہیں ترپاؤ

☆☆☆☆☆

سوچا تھا میں دلہن لاؤنگی
پوشاک نئی بنواؤنگی
آجاؤ سہرا بندھواؤ

☆☆☆☆☆

دل میرا ہوا پامال سُنو
کچھ اپنی ماں کا حال سُنو
کچھ اپنا حال سناؤ

☆☆☆☆☆

ماں بن کے تجھے پالا جس نے
وہ لاش تیری کیسے دیکھے
زمینب کو نہیں ترپاؤ

☆☆☆☆☆

بیٹے جو جواں ہو جاتے ہیں
ماں باپ کے غم مٹ جاتے ہیں
تم میرا درد بٹاؤ

☆☆☆☆☆

صغراً نے لکھا خط رو رو کر
کیا بھول گئے وعدہ اکبر
صغراً کا وعدہ نبھاؤ

☆☆☆☆☆

کہتی ہے سکینہ رو رو کر
کیا بھول گئے بھیا اکبر
نہ اور اُسے رُلو او

☆☆☆☆☆

ارماں میں پورا کر نہ سکی
تم جی نہ سکے میں مر نہ سکی
اس دل کی دُعا لے جاؤ

☆☆☆☆☆

دینا ہے اگر ماں کو پُرسہ
عرفاں اور مظہر یہ نوحہ
اُم لیٹی کو سناؤ

☆☆☆☆☆

نوحہ

آلِ نبیؐ کا قافلہ جب شام کو چلا
کہنے لگی حسینؑ سے ہمیشہ الوداع
آنے لگی لاشہ بے سر سے یہ صدا
یہ قافلہ لے جا زینبؑ قافلہ لے جا
میں نے بسائی کربلا تو شام کو بسا

☆☆☆☆☆

کچھ غم نہ کر جو راہ میں سہنی ہیں سختیاں
سجاؤ میرا قافلے کا ہوگا سارباں
نیزے پہ تیرے ساتھ ہی جائے گا سر میرا

☆☆☆☆☆

شیریں کا گھر بھی راہ میں آئے گا اے بہن
تجھ کو اگر پہچان نہ پائے وہ پُر محن
کہنا کہ پورا ہو گیا وعدہ اے غم زدہ

☆☆☆☆☆

اے زینب تیری راہ میں آئے گا اک مقام
حاکم وہاں بلائے گا لے لے کے سب کا نام
کرنا وہاں بھی صبر تو کرنا نہ بد دُعا

☆☆☆☆☆

اک ایسی بستی آئے گی کچھ پہلے شام سے
تقسیم ہوگی چادریں راہب کے نام سے
پھر چھین لیں گے چادریں آکر وہ اشقیا

☆☆☆☆☆

جا زینب جا آباد کر زندانِ شام کو
زینب سُلا دینا وہیں اُس تشنہ کام کو
جس کے گوہر بھی چھن گئے دامن بھی ہے جلا

☆☆☆☆☆

شہزادی میری شام سے آئی جو کربلا
کرتی تھی اپنے بھائی کی مرقد پہ یہ بُکا
زنداں بسا کے آگئی تم نہ جو یہ کہا

☆☆☆☆☆

دربارِ زینبؑ میں دُعا ہے مظہرِ عابدی
 روضے پہ ہم جو جائیں تو آئے یہ حکم بھی
 عرفانِ حیدر آج پھر نوحہ وہ تو سنا

☆☆☆☆☆

نوحہ

سکینہؑ اٹھو میری جاں اٹھو
 رہائی ملی چلو گھر چلیں
 یہ کرتی تھی ماں لحد پر بکا
 میری لاڈلی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

یہاں سے چلو چلیں کربلا
 وہیں پر تمہیں ملیں گے چچا
 ستم جو ہوئے بتانا انہیں
 دکھانا انہیں یہ گرتا جلا
 چچا جاں کو دکھانا ذرا
 ردا خوں بھری چلو گھر چلیں

بتانا	اُنہیں	سبھی	سختیاں
ملیں	کس قدر	مجھے	گھرو کیاں
ہماری	ردا	لٹی	کس طرح
چھنی	کس	طرح	تیری بالیاں
بتانا	اُنہیں	بجھی	کس طرح
تیری	تشنگی	چلو	گھر چلیں

☆☆☆☆☆

پدر	سے	ملو	تو	دل	جوئی	ہو
بتانا	اُنہیں	بہت	روئی	ہو		
قسم	لو	اگر	تمہارے	ہنا		
سکینہ	کبھی	کہیں	سوئی	ہو		
لحد	باپ	کی	ملے	جب	ٹھجھے	
تو	کہنا	یہی	چلو	گھر	چلیں	

☆☆☆☆☆

لبِ علقمہ تو کرنا فغاں
 تیری موج ہے ابھی تک رواں
 میری پیاس پر ہوئے تھے فدا
 چچا کہ میرے ہیں بازو کہاں
 کہاں مشک کہاں ہے علم
 کہاں ہے جری چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

نہ اب غم کوئی نہ افتاد ہے
 وہ زنجیر سے اب آزاد ہے
 پھوپھی بھی تیری تیرے ساتھ ہے
 تیرے ساتھ ہی وہ سجاد ہے
 میری غم زدہ شبِ غم کٹی
 سحر ہو چکی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

لبوں پہ تیرے یہی بات تھی
 وطن جائیں گے کبھی ہم پھوپھی
 تجھے شمر کا نہیں خوف اب
 ستائیں گے نہ تجھے اب شقی
 نکل قید سے شروع ہم کریں
 نئی زندگی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

غریبوں کا یہ لٹا قافلہ
 وداع ہو کے جب وطن جائے گا
 تجھے پائے گی جو بہنا تیری
 تو بیمار کو ملے گی دوا
 گلے مل کے پھر بہت روئے گی
 وہ بہنا تیری چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

مزارِ نبیؐ لرز جائے گا
 بہن جب تیری کرے گی بُکا
 کہاں ہیں چچا کہاں ہیں پدر
 بتا ہے کہاں کہاں برادر میرا
 سنانے اسے یہ یہ رودادِ غم
 یہی بے بسی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

گیا مرقدِ سکینہؑ پے گر
 کرے گا وہاں یہ مظہرِ بیاں
 عطا عمر کر اسے دائمی
 یہ عرفاں ہے تیرا نوحہ خواں
 وہاں جا کے پھر کہے گا نہیں
 میرا دل کبھی چلو گھر چلیں

☆☆☆☆☆

نوحہ

اس سے پہلے کہ مجھے موت آجائے
 میرے بھیا علی اکبر
 اک بار وطن لوٹ کہ آجا
 صغراً کی قسم ہے تجھے اکبر
 اک بار وطن لوٹ کہ آجا
 کیا تجھکو گوارہ ہے کہ مر جاؤں تڑپ کر
 اک بار وطن لوٹ کے آجا

☆☆☆☆☆

آجا کہ میں تیری چاند سی صورت کی بلاؤں
 دُولہا نہ سہی میں تجھے دُولہا سا بناؤں
 دل میں ہیں جو ارمان نکالے تیری خواہر

☆☆☆☆☆

بھابھی کے لئے میں نے جو پوشاک بنائی
 روتی ہوں اُسے دیکھ کے دیتی ہوں دُھائی
 ہے شام و سحر ایک صدا میرے لبوں پر

کیا تجھکو میری یاد ستاتی نہیں بھیا
میں تو تجھے اک پل بھی بھلاتی نہیں بھیا
کیوں بھول گیا تو مجھے پردیس میں آکر

☆☆☆☆☆

کانوں میں جو آواز اذّاں آتی ہے بھیا
تصویر تیری دل میں اُتر جاتی ہے بھیا
یادوں سے ہے آباد تیرے بعد میرا گھر

☆☆☆☆☆

روتے ہوئے ہر عید گزاری میرے بھیا
آتی ہے مجھے یاد تمہاری میرے بھیا
روتی ہوں یہ کہہ کر علی اکبر علی اکبر

☆☆☆☆☆

بیمار تڑپتی ہے دوا کوئی نہیں ہے
اس گھر میں اداسی کے سوا کوئی نہیں ہے
تکتی ہوں بڑی یاس سے دیوار کبھی در

☆☆☆☆☆

رُخ کر کے سوئے کرب و بلا روتی ہوں بھائی
ملنے کی شب و روز دُعا کرتی ہوں بھائی
نانا کی زیارت کو ترستی ہوں برادر

☆☆☆☆☆

تم بن جیوں یہ کوئی آسان نہیں ہے
ہو بیاہ تیرا پھر کوئی ارمان نہیں ہے
ہوگا یہ تیرا آخری احسان بہن پر

☆☆☆☆☆

آئی یہ صدا عرش سے اے فاطمہ صغرا
کیوں آس لگائے ہوئے بیٹھی ہے تو دکھیا
پیغام تیرا کون سنائے اُسے جاکر

☆☆☆☆☆

عرفان جو فریاد تھی صغرا کے لبوں پر
اشکوں کی سیاہی سے رقم کرتا ہے منظر
کہتی رہی بیمار مدینے میں ٹرپ کر

☆☆☆☆☆

نوحہ

نانا نیند نہ آندی کروں رو رو دُعا واں
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

ہیں منتظر نگاہیں بیٹھی ہوں راہ پر
دیتی ہوں صدائیں بیٹھی ہوں راہ پر
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

نانا میرے برادر کیوں چھوڑ کر گئے
بیمار کو زُلا کر کیوں چھوڑ کر گئے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

قاسم کو یاد کر کے روتی ہوں رات دن
آنکھوں میں اشک بھر کے روتی ہوں رات دن
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

ترسی ہوئی ہیں آنکھیں اصغرؑ تیرے لئے
 جھولا بنی ہیں باہیں اصغرؑ تیرے لئے
 ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

لینے نہ مجھ کو آئے ناراض کیوں ہوئے
 بابا بھی گھر نہ آئے ناراض کیوں ہوئے
 ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

وہ عوںؑ اور جعفرؑ کیوں لوٹتے نہیں
 نانا میرے برادر کیوں لوٹتے نہیں
 ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

جُخروں میں سب کے جا کر کرتی ہوں یاد میں
 اکبرؑ کو جا کے در پر کرتی ہوں یاد میں
 ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

کس کو گلے لگاؤں اب کون پاس ہے
کیوں روز در پہ جاؤں کیا مجھ کو آس ہے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

مظہر میرا یہ نوحہ عرفان کیا سنائے
فریاد رہ گئی بس صغرا کے لب پر ہائے
ویڑں کیوں نہیں آئے رو رو تکدیاں راہواں

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
اُٹھو عباس بہن واقف بازار نہیں
اک بھتیجے کے سوا کوئی مددگار نہیں

☆☆☆☆☆

شام جانا ہے ردا سر پر نہیں ہے بھیا
ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
دل غم زدہ کرے یہ بکا بہن کا نہیں کوئی آسرا

گھر سے نکلی تھی تو محل میں بٹھایا تو نے
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 سفر دوسرا شروع ہے میرا چلی چھوڑ کے بہن کربلا

☆☆☆☆☆

میں نے یثرب کی گلیاں نہ کبھی دیکھی تھیں
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 بہن کیا کرے ملیں گے مجھے نئے لوگ نئے راستے

☆☆☆☆☆

ماں کی طرح سے میں بازارِ ستم جاؤں گی
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 بتاؤ ذرا میرے باوفا غریب الوطن کرے کیا بھلا

☆☆☆☆☆

سامنا کیسے میں شیریں کا کروں گی سوچو
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 کروں میں فغاں بندھی ریشماں قید ہوئیں نبی زادیاں

☆☆☆☆☆

کیا گوارہ ہے کہ سب دیکھیں گھلے سر مجھو کو
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 دُعا دو مجھے سکھا دو مجھے چلوں کس طرح بتا دو مجھے

☆☆☆☆☆

شمر مارے گا سکینہ کو بہن روئے گی
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 کریں گے ستم لعین ہر قدم تمہیں ہر قدم بلائیں گے ہم

☆☆☆☆☆

کیسے جائے گی نبی زادی ستم گاروں میں
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 کرے گی بہن ہر جگہ کوئی تو مجھے اڑھادے ردا

☆☆☆☆☆

اب بھی عرفان یہ مقتل سے صدا آتی ہے
 ہائے عباس اُٹھو ہائے عباس اُٹھو
 کرے دل فغاں لکھوں کیا بیاں ہے مظہر یہی غموں کی اڈاں

نوح

کربلا کی یہ صدا ہے لا الہ الا اللہ
ابتدا ہے انتہا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

چھن گئی زینب کی چادر لٹ گیا زہرا کا گھر
تب کہیں جا کر بچا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

اس کی خاطر ہو گئے عباس کے بازو قلم
اس طرح لکھا گیا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

ریگ زار کربلا پر چھ مہینے کا علی
تیر کھا کر کہہ رہا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

دین احمد کا مورخ ہے حسین ابن علی
جس نے خوں سے لکھ دیا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

حافظِ قرآن ہونا بعد میں اہل جہاں
پہلے یہ سمجھو کہ کیا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

یہ حسین ابن علیؑ کے خون کی تاثیر ہے
ہر مسلمان پڑھ رہا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

دین اور مہر نبوت سجدۂ شمیم ہے
نقشِ دل پر ہو گیا ہے لا الہ الا اللہ
چادرِ تطہیر کہتی تھی سناں کی نوک پر
میری زینبؑ کی ردا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

بات یہ عرفان و مظہر یک زباں ہو کر کہیں
شہ کے ماتم کی صدا ہے لا الہ الا اللہ

☆☆☆☆☆

نوحہ

پردیسی مسافر کی پُر درد کہانی ہے
کچھ سہمے ہوئے بچے بہتا ہوا پانی ہے

☆☆☆☆☆

اے کرب و بلا تیرے دامن میں چھپا کیا کیا
بچپن علی اصغرؑ کا اکبرؑ کی جوانی ہے

☆☆☆☆☆

تابوت علم جھولا پانی کی سبیلیں بھی
جس سمت نظر جائے پیاسوں کی نشانی ہے

☆☆☆☆☆

منسوبِ علم سے جو اک مشکِ سکینہ ہے
عمو سے بھتیجی کی اُلفت کی نشانی ہے

☆☆☆☆☆

شیرؑ یہ کہتے تھے میں کیسے اجازت دوں
اے قاسمؑ تو میرے بھائی کی نشانی ہے

☆☆☆☆☆

یہ لاشہ اکبرؑ پر لیلیٰ نے کہا رو کر
کیوں خون میں تر تیری پوشاکِ شاہانی ہے

☆☆☆☆☆

دیتے تھے صدا سروڑ عباسؑ چلے آؤ
میت علی اکبرؑ کی اب مجھ کو اٹھانی ہے

☆☆☆☆☆

شہؑ بولے بہن زینبؑ زنداں سے رہا ہو کر
رُو دادِ ستم جاکر آماں کو سُنانی ہے

☆☆☆☆☆

روتا ہے فلک اب تک شہیرؑ تیرے غم میں
دُنیا یہ سمجھتی ہے برسات کا پانی ہے

☆☆☆☆☆

اے میرے خدا تجھ سے ہر وقت دُعا یہ ہے
مولا کی صفِ ماتم ہر گھر میں بچھانی ہے

☆☆☆☆☆

شہیرؑ کے روضے پر مظہرؑ کا پڑھوں نوحہ
عرفانِ میری ماں نے منت یہی مانی ہے

نوحہ

سلا کے قبر میں بے شیر کو حسینؑ غریب
ہر اک شہید کے لاشے پہ آئے روتے ہوئے
لب حسینؑ سے سوئے فلک گئی یہ صدا
اک قافلہ لایا تھا میں

☆☆☆☆☆

اُس قافلے میں تھا علی اکبرؑ سا اک بیٹا جواں
عباسؑ جیسا بھائی تھا معصوم اصغرؑ بے زباں
کچھ پیپیاں تھیں ساتھ میں محضر میں جن کا نام تھا

☆☆☆☆☆

یہ قافلہ کیسے لٹا یہ سوچ کے میں رو دیا
پالا تھا جگو ناز سے کرب و بلا میں کھو دیا
ان سب کے لاشے سامنے تھے اور ہونٹوں پر بُکا

☆☆☆☆☆

کڑیل جواں کی لاش ہاتھوں پر اٹھائی ہے ابھی
اک بے زباں کی قبر میں نے بنائی ہے ابھی
سامان میرے قتل کا کرتے ہیں اب یہ اشقیا

☆☆☆☆☆

پیاسے میرے اطفال ہیں بہتا ہے دریا سامنے
اک بے وطن کو دشت میں لوٹا ہے فوجِ شام نے
روتی ہے میرے چاہنے والوں کی لاشوں پر قضا

☆☆☆☆☆

قسمت میری لے کر مجھے کرب و بلا تک آگئی
اب بڑھتے بڑھتے باتِ زینب کی ردا تک آگئی
کچھ دیر میں خنجرِ لعین کا حلق پر چل جائیگا

☆☆☆☆☆

اور بعد میرے خیمہ سادات بھی جل جائیگا
کیا یوں کوئی پردیس میں آکر لٹا ہے قافلہ
ہوجاؤں گا قتل میں چھن جائیگی اُس کی ردا

☆☆☆☆☆

جب قتل میں ہو جاؤں گا شامِ غریباں آئے گی
سیدانیوں کے قلب پہ تازہ قیامت لائے گی
اُس وقت اُٹھے گی میری لاشِ بُریدہ سے صدا

☆☆☆☆☆

لاشے سبھی رہ جائیں گے جلتی زمیں پر بے کفن
قیدی بنے گی مصطفیٰ کی آلِ پابندِ رس
راہوں میں روتا جائے گا بیمار یہ کر کے بکا

☆☆☆☆☆

رہ جائیگی بالی سکینہ کی فغاں زندان میں
قیدی رہیں گی سال بھر سیدانیاں زندان میں
سجّاد میرا قید سے جائیگا یہ کہتا ہوا

☆☆☆☆☆

عرفانِ حیدر ہو گئیں اشکوں سے آنکھیں نم میری
ایسے مصائبِ شاہ کے لکھتا ہے مظہرِ عابدی
بس ایک مصرعے میں سمٹ کر آگئی ہے کربلا

نوحہ

آجاؤ علی اصغر آجاؤ علی اصغر آجاؤ علی اصغر
ماں جھولا جھولائے ماں لوری سنائے
راتوں کو اٹھ کر لوری سنائے

☆☆☆☆☆

اے پھول سے سپاہی تجھ کو سلام میرا
تو نے کیا ہے اُونچا دُنیا میں نام میرا
آجا تجھے ماں سینے سے لگائے

☆☆☆☆☆

عموں ہیں پاس میرے بابا ہیں اور اکبر
ڈرنا نہ ظالموں سے اے بے زباں اصغر
ماں کو بلانا جب نیند نہ آئے

☆☆☆☆☆

ماں تیری تشنگی پر قربان میرے جانی
کیوں بہہ رہا ہے دریا تجھ کو ملا نہ پانی
آجا کہ ماؤں پانی پلائے

تو چاند میرے گھر کا دُنیا سے جانے والے
تو کیا گیا ہے گھر سے رخصت ہوئے اُجالے
تاریکیوں کے بادل سے ہیں چھائے

☆☆☆☆☆

اولاد کا چھڑنا سب سے بڑا ہے صدمہ
اُجڑی ہے مانگ میری دل رو رہا ہے میرا
یہ آگ دل کی ماں کیسے بجھائے

☆☆☆☆☆

مادر کے سامنے جب پانی کا جام آئے
بے ساختہ لبوں پر تیرا ہی نام آئے
پانی میں تیرا چہرہ نظر آئے

☆☆☆☆☆

دل سے نکل رہی ہیں اب یہ دُعائیں ہر پل
ماں بن کے تجھ کو یہ سر زمینِ مقتل
ڈرتی ہوں لیکن تو خوف نہ کھائے

☆☆☆☆☆

سنتی ہوں رو دیا تھا تجھ پر ستم کا لشکر
تو مسکرا رہا تھا جس وقت تیر کھا کر
کیسے ماں تجھے دل سے بھلائے

☆☆☆☆☆

فریاد اک ماں کی قرطاس پہ جو آئے
مظہر وہ آنسوؤں کی برسات کر کے جائے
فرشِ عزا پر عرفاں سنائے

☆☆☆☆☆

نوحہ

بچا کر فرشِ عزا فاطمہؑ کو یاد کرو
علمِ سجاؤ کسی بے رِدا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

سیاہ کپڑے بدن پہ ہوں صرف اسی غم میں
رُکیں نہ آنکھ سے آنسو کبھی محرم میں
لباسِ حضرت زین العباؑ کو یاد کرو

گلے میں شالِ عزاً اور ہاتھ سینوں پر
علم اٹھا کے چلو یوں دہکتے شعلوں پر
جو بے کسوں پہ ہوئی اُس جفا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

جھلاؤ جھولا کسی بے زباں کو جب بھی
تو یاد کرنا ذرا بے کسی وہ بانٹ کی
کبھی ربا ب کی آہ و بکا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

بہن کے سامنے دُولہا بنے کوئی بھائی
جو اپنے بھائی کا سہرا نہ دیکھنے پائی
اُسی غریب بہن کی صدا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

خداخواستہ قسمت یہ دن جو دکھلائے
کسی جواں کو جوانی میں موت آجائے
تو ہم شبیہ نبی کی قضا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

غمِ حسینِ ملا ہمیں مقدر سے
 صدا حسین کے ماتم کی آئے گھر گھر سے
 حسین حسین کرو کربلا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

وہ جس نے دین کی خاطر لٹا دیا گھر کو
 خدا کی راہ میں جس نے کٹا دیا سر کو
 پڑھو نماز تو اُس بے خطا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

علم جو حضرت عباس کا اٹھاتے ہیں
 دلِ بتوں سے لاکھوں دُعائیں پاتے ہیں
 علم کے سائے میں آؤ دُعا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

جو قتل گاہ کو بالوں سے جھاڑ کر روئی
 صدا ہے مظہر و عرفاں یہ اُسی کی ماں کی
 میرے غریب میرے بے خطا کو یاد کرو

☆☆☆☆☆

نوحہ

روکو نہ مجھے کونے والو شیر کا ماتم کرنے دو
میں ہوگئی بے ردا تطہیر کا باتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

میں اُسکی نواسی ہوں سُن لو تم سب ہو جسکے کلمہ گو
ماں زہرا ہے اور بابا علیؑ تطہیر کی وارث ہوں میں بھی
میں ہوگئی بے ردا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

میں جلتی زمیں پر بھائی کو بے گور و کفن چھوڑ آئی ہوں
ہے دل میں میرے اس غم کی چھن میں دے نہ سکی بھائی کو کفن
میں ہوگئی بے ردا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

قاسم کے جنازے پر روئی اکبر کے جنازے پر روئی
سو زخم سب پر کچھ نہ کہا ہونٹوں پہ ہے بس ایک صدا
میں ہوگئی بے ردا تطہیر کا ماتم کرنے دو

یہ دیکھ کے ٹوکِ نیزہ سے سرغازی کا گر جاتا ہے
کس طرح سے دیکھے یہ منظر وہ غیرتِ ہاشم کا پیکر
میں ہو گئی بے رداِ تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

کیا عالمِ غربت ہے مجھ پر سجاؤ سے کہتی ہوں رو کر
تو دیکھ نہیں اے چاند مجھے سورج سے کہو پردے میں رہے
میں ہو گئی بے رداِ تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

اٹھارہ برادر کی خواہر بازار میں جائے بے چادر
ہے اس کے لئے یہ درد بڑا کیوں روئے نہیں سجاؤ میرا
میں ہو گئی بے رداِ تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

مجبور نہیں مختار ہوں میں ہے مرضی ربِ غمخوار ہوں میں
ہو جائے نہ دُنیا کافر بس دینِ محمدؐ کی خاطر
میں ہو گئی بے رداِ تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

عرفان قیامت ہے یہ غم خوں رونے لگا مظہر کا قلم
آوازیہ غم کی دستک نوحہ ہے فضاؤں میں اب تک
میں ہو گئی بے ردا تطہیر کا ماتم کرنے دو

☆☆☆☆☆

نوحہ

سجاڑ میرا قیدی بن کر بازارِ شام میں آیا ہے
کربل کے مسافر کو لوگو یہ وقت کہاں لے آیا ہے

☆☆☆☆☆

زینبؑ یہ دُعائیں کرتی تھی اے کاش مجھے موت آجائے
وہ دیکھ رہا ہے بے پردہ جو غیرت کا سرمایہ ہے

☆☆☆☆☆

اب اور قیامت کیا ہوگی وہ سر کو جھکا کر کہتا ہے
ماں بہنیں پھوپھی ہیں بے چادر اس غم نے ہمیں رُلوایا ہے

☆☆☆☆☆

ظالم کی زباں پر آتا ہے جب نام کسی سیدانی کا
یہ دیکھ کے میرے عابد نے آنکھوں سے لہو برسایا ہے

☆☆☆☆☆

کیوں بیٹھ گیا چلتے چلتے بیمار سے یہ کوئی پوچھے
کیوں ہاتھ رکھا ہے سینے پر نہ جانے کیا یاد آیا ہے

☆☆☆☆☆

دربارِ یزیدی میں پہنچا جس وقت محمدؐ کا کتبہ
تھا وقت یہی کل زہراؑ پر جو بنتِ علیؑ پر آیا ہے

☆☆☆☆☆

کہتی تھی سکینہؑ رو رو کر دامن میں چھپا لو اے آماں
مانگا ہے کنیزی میں مجھ کو ظالم نے ستم یہ ڈھایا ہے

☆☆☆☆☆

وہ خوں بھرا گرتا ہی بنا بچی کا کفن جب موت آئی
تاریک ستم کے زنداں میں عابد نے اُسے دفنایا ہے

☆☆☆☆☆

زینبؓ یہ تسلی دیتی تھی پیار کو جلتی راہوں میں
یہ دیس نہیں ہے نانّا کا بیٹا یہ دیس پرایا ہے

☆☆☆☆☆

عرفان اور مظہر رو رو کر کرتے ہیں دُعا اے کاش کبھی
پیغام یہ آئے مولّا نے روضے پہ تمہیں بلوایا ہے

☆☆☆☆☆

نوحہ

جب ہم نے دیا زہراؑ کو زہراؑ کے لعل کا پُرسہ
تب زہراؑ نے خوش ہو کے عزاداروں کو دی یہ دُعا
اے میرے عزادارو اللہ مددگار تمہارا

☆☆☆☆☆

تم صفِ ماتم نبھاتے ہو دُعا دیتی ہوں میں
تم میرے بچے کو روتے ہو دُعا دیتی ہوں میں
تم عزا خانے سجاتے ہو دُعا دیتی ہوں میں

☆☆☆☆☆

ہے تمہارے دم سے قائم مجلس و ماتم عزا
جب عقیدت سے اُٹھاتے ہو تم علم عباس کا
ساتھ میرے مرتضیٰ بھی تم کو دیتے ہیں دُعا

☆☆☆☆☆

ہے تمہارے آنسوؤں کی میرے دامن میں جگہ
تم میرے زخموں کا مرہم میں تمہارے زخم کا
روزِ محشر تم کو سایہ دے گی زینب کی رِدا

☆☆☆☆☆

ہے کہیں قاسم کا ماتم اور کہیں عباس کا
ہے یہی اجرِ رسالت کہہ رہے مصطفیٰؐ
اور کوئی غم نہ ہو تمکو غم شہ کے سوا

☆☆☆☆☆

بس اُسی کو ہے بقا جو بھی ہمارے در پہ ہے
ہے وہی ڈھارس تمہاری اک علم جو گھر پہ ہے
سائباں میری دُعاؤں کا تمہارے سر پہ ہے

☆☆☆☆☆

تم سکوں دیتے ہو رو کر زینٹ دگیر کو
 بھول نہ جانا کہیں تم مقصدِ شیر کو
 زندہ رکھنا جان دے کر نعرۂ تکبیر کو

☆☆☆☆☆

عزم ایسا ہو جواں کی لاش اٹھانا سیکھ لو
 مثلِ اصغر تیر کھا کر مُسکرانا سیکھ لو
 پیاسا رہنا سر کٹانا گھر لٹانا سیکھ لو

☆☆☆☆☆

ماتم زنجیر ذکرِ سید سجاؤ میں
 پا برہنہ آگ پر چلنا ہماری راہ میں
 حُر کی طرح محترم ہو تم دلِ ناشاد میں

☆☆☆☆☆

بے خطا کوئی حسینی قید ہو جائے اگر
 ایک پل کو یاد کرنا اپنے غم کو بھول کر
 شام کا زنداں سکینہ تھی جہاں پہ نوحہ گر

☆☆☆☆☆

گر جُدا تقدیر کر دے اک بہن سے بھائی کو
یاد کرنا فاطمہ صغراً کی اس تنہائی کو
چھین آجائے گا دل کے زخم کی گہرائی کو

☆☆☆☆☆

جب تمہارے سامنے آئے کوئی لاشِ جواں
یاد کرنا اُم لیلیٰ اور زینبؓ کی فغاں
ماحم اکبرؓ پنا کرنا سنبھل جائے گی ماں

☆☆☆☆☆

دین کی تبلیغ مظہر ہو اسی انداز سے
نوکِ نیزہ سے کسی عرفان کی آواز سے
شورِ ماتم کی صدا مل جائے حق کے ساز سے

☆☆☆☆☆

نوحہ

جو جاتا ہے قتل میں پلٹ کر نہیں آتا
 سب چاہنے والوں کو قضا آگئی رن میں
 میں سہہ نہیں پاؤں گی یتیمی کے ستم کو
 یہ اسپ وفادار سے کہتی تھی سکینہ
 نہ لے جانے لے جا ذوالجناح میرے بابا کو نہ لے جا

☆☆☆☆☆

میں تیرے سموں سے لپٹی ہوں فریاد یہ تجھ سے کرتی ہوں
 میں داغ یتیمی کے ڈر سے دن رات ٹڑپتی رہتی ہوں
 بچھڑی جو پدر کے سینے سے کر اتنا یقین مرجاؤں گی

☆☆☆☆☆

لازم ہے وفاداری تجھ پر ہرست سے گھیرے ہیں لشکر
 بے دیں لعینوں کے بن میں آقا پہ نہ چل جائے خنجر
 روئے گی تیری آقا زادی کیا تجھ کو گوارہ ہے یہ بھی

☆☆☆☆☆

روکوں گی نہیں تیرا رستہ بس مجھ کو بتا دے تو اتنا
ہے تجھکو خبر آقا تیرا کرتا ہے پیار مجھے کتنا
میں سوؤنگی کس کے سینے پر لے جائیگا تو جو بابا کو

☆☆☆☆☆

بابا کے سوا اب کوئی نہیں ہر گام ستائیں گے یہ لعین
ظالم سے بچائے اب کون مجھے نہ اپنا وطن نہ اپنی زمین
بن باپ کی بچی پر ظالم اب اور قیامت ڈھائیں گے

☆☆☆☆☆

میں کیسے جیوں گی تو ہی بتا جب پاس نہیں ہونگے بابا
کچھ روز اگر زندہ بھی رہی یادوں کے سہارے میں تنہا
اک زندہ لاش کی صورت سے میں جیتی رہوں گی رورو کر

☆☆☆☆☆

سوتی تھی سٹوں سے یہ دختر مظلوم حسین کے سینے پر
اب میرے مقدر میں ہوگا اس خاکِ بیاباں کا بستر
کس طرح مجھے نیند آئے گی یاد آئے گا بابا کا سینہ

☆☆☆☆☆

سُن کر یہ سکینہ سے بولا وہ اسپ شہیدِ کرب و بلا
مت رواے میری آقا زادی میں کیسے رُکوں بتلا دے ذرا
ہے حکمِ امامت چلنے کا اور ایک طرف ہے نوحہ تیرا

☆☆☆☆☆

چلتا ہوں تو فرقت تیری ہے رُکتا ہوں تو حکمِ عدولی ہے
رُک جاؤں تیری خاطر لیکن چلنا بھی میری مجبوری ہے
چلتے ہیں کلیجے پر خنجر سُن کے تیرے غم کے نالے

☆☆☆☆☆

نوحہ یہ سکینہ کا سن کر یوں گویا ہوئے رو کر سروڑ
تھی اس میں یتیمی بھی تیری بچپن میں جو اُترا تھا محضر
حق کی مرضی پر ہوں راضی بیکار ہے یہ کہنا تیرا

☆☆☆☆☆

خاموش ہوئی شہ کی دختر یہ بات شہ دیں کی سُن کر
عرفاں بیاں اب کیسے کرے رُو داد مصائب کی مظہر
اُٹھتی تھی سکینہ کے دل سے پھر بھی یہ صدائیں رو رو کر

☆☆☆☆☆

نوحہ

عباسؑ عباسؑ عباسؑ عباسؑ
 دیتی ہے دُعا بنت زہراؑ
 گھر گھر میں سچے پرچم تیرا
 بابا ہے علیؑ آقا سرورؑ زمینؑ ہے تیری بہنا
 یا ابوالفضلؑ العباسؑ ہر دل کی ہے تو آس

☆☆☆☆☆

تو وارثؑ حیدرؑ ہے (غازیؑ)
 غیرت کا سمندرؑ ہے (غازیؑ)
 کہتے ہیں تجھے سرورؑ
 اک فرد میں ہے تو لشکرؑ
 ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
 اے شیرجریؑ اس دن کیلئے حیدرؑ نے تجھے مانگا

☆☆☆☆☆

دریا پہ تیرا قبضہ (غازی)
 ہر موج کرے سجدہ (غازی)
 کہتی ہے تجھے دُنیا
 معبود وفاؤں کا

ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
 قدرت نے رکھا سر پر تیرے یوں تاج وفاؤں کا
 ☆☆☆☆☆

تو باب الحوائج ہے (غازی)
 یہ سارا جہاں مانے (غازی)
 دستور نہیں تیرا
 مایوس کوئی جائے

ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
 کیوں جائیں بھلا پھر اور کہیں در چھوڑ کے ہم تیرا
 ☆☆☆☆☆

یوں مانگتے ہیں غازی (غازی)
 پرچم کو اٹھاتے ہیں (غازی)
 گھر گھر میں علم تیرا
 ہم لوگ سجاتے ہیں
 ہے نام تیرا عباس ہر دل کی ہے تو آس
 منسوب کیا خود کو تجھ سے ہم لوگ بنے سقہ

☆☆☆☆☆

ٹھنڈا جو ہوا پرچم (غازی)
 ہر آنکھ ہوئی پُرم (غازی)
 ہے صرف تیرا صدمہ
 سروڑ کی کمر میں خم
 ہے نام تیرا عباس ہر دل کی ہے تو آس
 لاشہ نہ تیرا خیموں میں گیا سروڑ نے کیا نوحہ

☆☆☆☆☆

آجاؤ میرے غازی (غازی)
 زینب نے صدا یہ دی (غازی)
 ہیں طفل سبھی پیاسے
 کیوں آیا نہیں پانی
 ہے نام تیرا عباس ہر دل کی ہے تو اس
 میں کیسے کہوں بچوں سے بھلا موت آئی تھے بھیا

☆☆☆☆☆

آقا ہے تیرا سروڑ (غازی)
 یہ کہہ کے گئے حیدر (غازی)
 ہے سانس تیری جب تک
 آج آئے نہیں اس پر
 ہے نام تیرا عباس ہر دل کی ہے تو اس
 حیدر کی وصیت کا تو نے رکھا ہے بھرم ایسا

☆☆☆☆☆

پیغامِ عرفان
یہ دیں رو کر
کبھی مظہر
ضامن ہے شفاعت کا
بس تو ہی وفا پیکر
ہے نام تیرا عباسؑ ہر دل کی ہے تو آس
سقائے حرم بس تیرا علم دیتا ہے ہمیں سایہ

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہر مشکل ٹل جائے گی تقدیر بدل جائے گی
غم سے نہ کبھی گھبرانا عرفانؑ کا ہے یہ کہنا
رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

خالق نے کیا اشارہ ہیں تیرے سہارے بارہ
یہ بات سُنے جگ سارا ہر غم کی ہے یہ دوا
رکھ مولّا تے آس

یہ مُرشد پیر ہے کامل ایماں کی ہے یہ منزل
کراپنے عشق میں شامل اک بات یہی میری
رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

سر اپنا جھکا اس در پہ کر نصبِ علم تو گھر پہ
مولّا کا ہاتھ ہے سر پہ تو غم سے نہ گھبرا
رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

وہ دُور کرے مشکل سے کر یاد تو اُسے دل سے
جا پوچھ کسی عامل سے وہ تجھ کو بتائے گا
رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

جانے یہ بات قلندر کیا چیز ہے عشقِ حیدر
مقداد ابوذر قنبر بتلا گئے یہ راز
رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

جس دِن سے اُٹھایا پَرچم میں بھول گیا اپنے غم
 بس کہتا پھروں ہر دم یہ ورد ہے میرے پاس
 رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

اِس دَر سے کوئی سوالی جاتا ہی نہیں ہے خالی
 ہے دونوں جہاں کا والی کہتا ہے یہ میرا دل
 رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

جو ذکر کرے مولّا کا غم نہیں اُس کو دُنیا کا
 دَر جسکو ملا زہرا کا ہو کہتا رہا ہر دم
 رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

عرفانِ دِلوں کا مرہم ہے میرے سخی کا پَرچم
 مظہر یہ کہے ہر دم آپرچم کے سائے میں
 رکھ مولّا تے آس

☆☆☆☆☆

نوحہ

میں نانّا تیرے روضے پر حال سناؤں ایاں
دُعا واں منگدیاں میں کیوں نہ وہ رنگ لائیاں

☆☆☆☆☆

بتاؤں کیا نانّا کتنے درد ہیں حائے
ستم جو ہے کہوں کس طرح
مجھے جو زخم ملے سارے دکھاؤں آئیاں

☆☆☆☆☆

جلاتی تھی آکر روز دیئے میں نانّا
مگر کیا کروں رہا کچھ نہیں
میں اشکوں سے تیری قبر سجاؤں ایاں

☆☆☆☆☆

قضا سب کو آئی قاسم ہوں یا غازی
نہ اصغر رہا نہ اکبر رہا
چلی ہے بھائی پر تیج بتاؤں ایاں

نہیں ہے اب کچھ بھی دامن میں بس غم ہیں
 میری زندگی ستم تشنگی
 لگی ہے جو صدموں سے آگ بجھاؤں ایاں

☆☆☆☆☆

ردا دے کر آئی ناناً میں تیرے دیں کو
 چھنی ہے ردا لٹا گھر میرا
 لٹا وہ گھر کیسے آج بتاؤں ایاں

☆☆☆☆☆

گئی میں سر ننگے شام کے بازاروں میں
 نواسی پھری تیری در بدر
 میں تیرے روضے پر درد بتاؤں ایاں

☆☆☆☆☆

کیے صدقے میں نے بھائی پر دو بیٹے
 لٹا اسطرح اثاثہ میرا
 میں اپنے کنبے کی یاد مناؤں ایاں

☆☆☆☆☆

میں ترسی ہوں ناناً بھائی کے ماتم کو
 فغاں قید تھی زباں قید تھی
 صف ماتم اُسکی آج بچھاؤں اییاں

☆☆☆☆☆

نہ م جائے صغراً تنہائی میں رو کر
 جئے کس طرح میری غم زدہ
 میں اپنے اُجڑے ہوئے گھر کو بساؤں اییاں

☆☆☆☆☆

لکھا جو مظہر نے کیا عرفان سُنائے
 بہن شاہ کی یہ کہتی رہی
 مجھے جو زخم ملے سارے دکھاؤں اییاں

نوحہ

جب حسینی انقلاب آئے گا
یہ جو پرچم حسین ہے جہاں پہ چھائے گا

☆☆☆☆☆

وہ امام عصرؑ وارث حسینؑ اور علیؑ
لے کے آئیگا جہاں میں ذوالفقارِ حیدری
ہوگا ایسا معرکہ انتقامِ کربلا
سرِ کبھی یزیدِ عصر پھر اٹھا نہ پائے گا

☆☆☆☆☆

ہوگی اس کے ساتھ ہر قدم دُعا بتوں کی
جنگ وہ لڑے گا مُنکروں سے بس اُصول کی
دے گا حق کو زندگی میرا بارہواں علیؑ
وارثِ خلیل کون ہے یہی بتائے گا

☆☆☆☆☆

پھر کرے گا یہ جہاں سلام اُسکی ذات کو
وہ سنوار دے گا آکے ساری کائنات کو
نفرتیں مٹائے گا اُلفتیں بڑھائے گا
وہ جو آئے گا دلوں کے فاصلے مٹائے گا

☆☆☆☆☆

خون پھر نہ ہوگا مومنوں کا بارگاہ میں
ہم حسینی ہونگے اُس امام کی پناہ میں
منبرِ رسولؐ پر پھر نہ ہونگے اہل شر
وہ عدالتِ خدا کا فیصلہ سنائے گا

☆☆☆☆☆

سب کی اک نماز ہوگی سب کا ایک راستہ
حُجّتِ خدا چلائے گا نظامِ مصطفیٰؐ
ایک ہوگا قافلہ ایک ہوگا راہِ نما
منکروں کی مُفتیوں کی دھجیاں اُڑائے گا

☆☆☆☆☆

مستحب ہے کیا حرام کیا حلال کیا
کس طرح پڑھیں نماز کیسے حج کریں ادا
یہ اصول اور فروع یہ قیام اور رکوع
سارے مسئلوں کا وہ امام حل بتائے گا

☆☆☆☆☆

امن و اماں دے گا مشکلوں کو ٹال کر
پھینک دے گا دل سے ساری نفرتیں نکال کر
دیکھنا یہ جہاں ہوگا مثلِ گلستاں
وہ جہاں میں امن و اماں کے گل کھلائے گا

☆☆☆☆☆

گونج اُٹھے گا یہ جہاں ماتمِ حسین سے
سوگوارِ قلب ہونگے بس غمِ حسین سے
اشکِ رنگِ لائیں گے سب علم اُٹھائیں گے
پرچمِ حسین وہ امام جب اُٹھائے گا

☆☆☆☆☆

میرا دل یہ مجھ سے کہہ رہا ہے مظہر عابدی
 ہے میرے امّ کے ظہور کی یہی صدی
 یہ صدا ہے قلب کی اب وہ آئے گی گھڑی
 جب امّ آئیں گے تو کفر بھاگ جائے گا

☆☆☆☆☆

نوحہ

لبِ زینبؑ یہ تھا نوحہ میرے بابا میرے بابا
 تمہارا ساتھ بھی چھوٹا میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

پا ہے بے عرش پر ماتم زمیں بھی خوں روتی ہے
 ہوا معلوم اب مجھ کو یتیمی کیسی ہوتی ہے
 اٹھا جب آپکا سایہ میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

مصائب ہی مصائب ہیں میری تقدیر میں بابا
 ترپتی رہی گئی زینبؑ غموں کی بھیڑ میں بابا
 ملا اب آپکا صدمہ میرے بابا میرے بابا

تمہاری لاڈلی بیٹی جے کیسے زمانے میں
کٹے گی زندگی میری یونہی آنسو بہانے میں
مقدر ہے یہی میرا میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

یہ کس نے زہر میں ڈوبی چلائی تیغِ سجدے میں
ہوا ہے دیکھئے ماتمِ پیا زہرا کے کنبے میں
کہیں ماتم کہیں نوحہ میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

لہو سے اور اشکوں سے نہائی مسجدِ کوفہ
فضا ہے سوگ میں ڈوبی ہوائیں کرتی ہیں نوحہ
فغاں ہے ہر طرف بابا میرے بابا میرے بابا

☆☆☆☆☆

مصائبِ میرے لکھتا ہے یہ مظہرِ عابدی رو کر
بیاں مجلس میں کرتا ہے اسے عرفان بھی رو کر
انہیں جنت میں دینا گھر میرے بابا میرے بابا

نوح

کرے زینبؑ یہ نوحہ میرا بابا قتل ہوا

ہائے ہائے واویلا

میرے سر سے اٹھا سایہ میرا بابا قتل ہوا

ہائے ہائے واویلا

☆☆☆☆☆

یہ کیسی قیامت آئی ہے پیغامِ یتیمی لائی ہے

کوفے میں بپا اک شور ہوا ماتم کی فضا سی چھائی ہے

میں کیوں نہ کروں نوحہ میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

کلوٹم خدیجہ میمونہ سر پیٹ کے روتی ہے فضا

حسینؑ بکا کرتے ہیں کہیں کرتا ہے میرا غازی گریہ

اب اور ستم ہو کیا میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

تازہ تھا ابھی غم مادر کا بابا کا اٹھا سر سے سایہ
 اس دل کو سنبھالوں میں کیسے ہر وقت جہاں ماتم ہے پیا
 اجڑی ہے میری دُنیا میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

آغاز یہی ہے کربل کا بابا پہ جو چلی تیغ جفا
 ہے خانہ زہرا میں یارب یہ سینہ زنی یہ آہ و بکا
 ویران ہوئی دُنیا میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

کوفے کی فضاؤں میں ماتم کرتے ہیں نمازی واویلا
 کرتے ہیں یتیمی کے غم سے حسنین اور غازی واویلا
 جب کرتی ہوں میں گرہ میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

مظہر نے اذانِ غم دے کر عرفان لکھا ہے یہ نوحہ
 اب کیسے جیوں اے میرے خدا کہتی تھی یہی بنتِ زہرا
 دل کرتا ہے یہ نوحہ میرا بابا قتل ہوا

☆☆☆☆☆

نوحہ

ہائے قاسم جاگ ذرا میرے پیارے جاگ ذرا
 تیری مہندی، تیرا اُبٹن تیرا گہنا تیرا سہرا زینب لائی ہے
 ہائے بین کرے فروا

ہائے قاسم جاگ ذرا میرے پیارے جاگ ذرا
 تیری مہندی خُلد سے آئی ہے
 پوشاک نئی بنوائی ہے
 تیری سبج سجائی واویلا
 تیری رسم حنائی واویلا

☆☆☆☆☆

تیری بہنیں شگن مناتی ہیں
 اور ننگ وہ لینے آئی ہیں
 عباسِ دلاور واویلا
 لائے جام کوثر واویلا

☆☆☆☆☆

جنت سے گل تر آئے ہیں

پوشاک ابوذر لائے ہیں

آئی پہن کر دُہن واویلا

پوشاک اور کنگن واویلا

☆☆☆☆☆

سب خور و فرشتے آئیں گے

رضواں قصیدے سنائیں گے

سب خلد کے باسی واویلا

ہیں تیرے براتی واویلا

☆☆☆☆☆

تیرا سہرا سناتے ہیں شہر

مسند کو بچھاتے ہیں قنبر

تیری سچ عروسی واویلا

حیدر نے سجائی واویلا

☆☆☆☆☆

کشتوٹم	اور	فضہ	آئی	ہیں
دو	شالا	بنا کر	لائی	ہیں
عباس		دلا اور		واویلا
لائے	جام	کوثر		واویلا

☆☆☆☆☆

پھر	خواب	یہ	ٹوٹا	فروا	کا
اور	پیش	نظر	اک		لاشہ
نہ	مہندی	ابن			واویلا
نہ	مسند	ملہن			واویلا

☆☆☆☆☆

منظہر	جو	عرفان	پڑھتا	ہے
یہ	نوحہ	ہے	یا	سہرا
اک	ماں	کی	صدا	تھی
سہرے	میں	جو	لکھی	واویلا

☆☆☆☆☆

نوحہ

کبھی قاسم کو کبھی اصغر کو
 کبھی غازی کو کبھی اکبر کو
 روئے زہراً جانی

☆☆☆☆☆

میں نے کٹتے ہوئے دیکھا ہے گلا
 میں نے جلتے ہوئے دیکھے خیمے
 کبھی بہتے ہوئے دریا کو
 کبھی نوکِ سناں پر چادر کو

☆☆☆☆☆

میرے دل پر قیامت ٹوٹی ہے
 میرے حال پر قسمت روتی ہے
 کبھی بھائی کی غربت کو
 کبھی نوحہ کناں اُجڑے گھر کو

☆☆☆☆☆

میرے عون و محمدؐ دونوں پسر
 قربان ہوئے جو بھائی پر
 مقتل میں پڑے لاشوں کو
 کبھی لاش بریدہ کے سر کو

☆☆☆☆☆

ہائے ٹکڑے ہوا قاسمؑ کا بدن
 اور بیوہ ہوئی اک شب کی دلہن
 اور کبھی بکھرے ہوئے سہرے کو
 ٹکڑوں میں بٹے اس دلبر کو

☆☆☆☆☆

اٹھارہ برس پالا تھا جسے
 سینے پر لگا نیزہ اُس کے
 نازوں سے جسے پالا تھا
 ہمشکل پیمبرؐ اکبرؑ کو

☆☆☆☆☆

دل دیکھ کے جسے کہتا تھا
چھن سکتی نہیں زینب کی ردا
اب خوں میں بھرے پرچم کو
بے دست امیر لشکر کو

☆☆☆☆☆

پانی نہ ملا اور تیر لگا
بے شیر میرا پیاسا ہی گیا
میدان میں بنی تربت کو
ہائے ہائے گہوارہ اصغر کو

☆☆☆☆☆

مر کر بھی رہائی مل نہ سکی
ہے قید ابھی تک وہ بچی
تنہا جو رہی زنداں میں
شیر کی بے کس دختر کو

☆☆☆☆☆

بے چادر ہے مظلوم بہن
 دے کیسے بھلا بھائی کو کفن
 کس طرح چھوڑ کے جائے
 بھائی کے لاشہ بے سر کو

☆☆☆☆☆

مظہر نے جو روداد لکھی
 عرفان حدیث غم ہے یہی
 کبھی قاسم کو کبھی اکبر کو
 کبھی غازی کبھی اصغر کو

☆☆☆☆☆

نوحہ

العجل لبیک مولّا العجل لبیک مولّا
 صفحہ ہستی سے ظالم کا نشان مٹ جائیگا
 اُس گھڑی کعبہ پہ غازی کا علم لہرائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا
 جب مولّا آئیں گے جب مولّا آئیں گے

☆☆☆☆☆

آپ کے ہاتھوں میں ہوگی ذوالفقارِ حیدری
 ساری دُنیا پر حکومت کرنے آئیں گے علی
 جو منافق ہے علی کا خود فنا ہو جائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

نہ رہیں گے پھر جہاں میں منکر آلِ عباء
 پاک ہو جائیں گے شر سے یہ فضا اور یہ ہوا
 کُفر کا سورج ہمیشہ کے لئے چھپ جائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

حُریت کی بات ہوگی اور ذکرِ کربلا
 شان سے مومن کریں گے مجلس و ماتم عزا
 دور پھر سے داستانِ کربلا دہرائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

نہ کوئی مسلک کا جھگڑا اور نہ مذہب کی بات
 اک ہو جائیگی قومیں یوں سچے گی کائنات
 یہ جہاں امن و اماں کا آشیاں کہلایگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

دل یہ کرتا ہے دُعائیں مولّا اب جلدی کریں
 منتظر ہم ہی نہیں عرش پر عیسیٰ بھی ہیں
 یہ نبیؐ ان کی نیابت کو زمین پہ آئیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

ہونگے مولّا کے سپاہی ماتمی شبیر کے
 دیں گے مولّا کی گواہی ماتمی شبیر کے
 صاحبِ امرِ الہی کون ہے گھل جائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

اک دن میں فاطمہ زہرا کا گھر لوٹا گیا
 گود کے پالے ہوؤں کے سر ہوئے تن سے جدا
 میری شہزادی کے دل کو اب سکوں مل جائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

آئیگی گھر گھر سے نوے اور ماتم کی صدا
 اسطرح مرہم دل زینب کو بھی مل جائیگا
 سید سجاد کی آنکھوں سے خوں رُک جائیگا
 ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

☆☆☆☆☆

کہتا ہے عرفان حیدر اور مظہر عابدی
جُت آخر کے آنے کی یہ آئی ہے صدی
ہم کو مولّا کی زیارت کا شرف مل جائیگا
ساری دُنیا میں اُجالا نور کا ہو جائیگا

نوحہ

گھر گھر سجاتے ہیں ہم جو علم لوگو
ہوتا ہے زہراً کا ہم پر کرم لوگو

☆☆☆☆☆

پچاں ہے اپنی جتے ہوئے آنسو
یہ کالے کپڑے ہیں اپنا بھرم لوگو

☆☆☆☆☆

لے جائیں گے ہم تو سامان شفاعت کا
یہ داغ ماتم کے اور آنکھ نم لوگو

☆☆☆☆☆

ہر اک علم پر جو پنچہ چمکتا ہے
ہے میرے غازی کا دستِ کرم لوگو

آجانا مجلس میں دل کا سکون لینے
جب کوئی مشکل ہو یا غم لوگو

☆☆☆☆☆

پُرسہ ہے زہراً کو ان کے بھرے گھر کا
یہ آگ پر چلنا لے کر علم لوگو

☆☆☆☆☆

میدان ہو جنگ کا یا امتحان کوئی
نادِ علی پڑھ کر رکھنا قدم لوگو

☆☆☆☆☆

گزریں کئی صدیاں شیر کے غم میں
اور اس صدی میں بھی ہوگا یہ غم لوگو

☆☆☆☆☆

نوحے سے ماتم سے غافل نہیں ہونگے
عرفاں و مظہر نے ہے کھائی قسم لوگو

☆☆☆☆☆

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

صدقہ علی اصغرؑ کا

انکار آسمان کو ہے راضی زمیں نہیں
اصغرؑ تمہارے خوں کا ٹھکانا کہیں نہیں
چہرے پہ خون مکمل کے شہنشاہ بحر و بر
احسان کر دیا ہے بڑا کائنات پر
یہ زمیں اصغرؑ کا صدقہ آسمان اصغرؑ کا صدقہ
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

یوں ہی نہیں یہ بے زباں باب الحوائج بن گیا
اس کے وسیلے سے خدا سب کی دعا سننا رہا
دنیا کے ہر ذی نفس کو لکھنا پڑا کہنا پڑا
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

مالک ہے یہ کونین کا بیٹا ہے یہ حسنین کا
اس بے زباں سے لو لگا ضامن ہے یہ سکھ چین کا
جب مل گئی غم سے شفاء نعرہ بنا دارین کا
روز عاشورہ سے اب تک کھارہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

تم جب کبھی پانی پیو شکرِ علی اصغرؑ کہو
شکرِ علی اصغرؑ کہو جب رزق کی تنگی نہ ہو
یہ بات میں نے کیوں کہی اسکا سبب ہے مومنو
روز عاشورہ سے اب تک کھارہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

شیر کے بے شیر کا جھولا کہیں جو دیکھو لو
پہلے کرو اسکو سلام اور پھر زیارت بھی کرو
کوئی سبیل آئے نظر جب راہ میں تو کہو
روز عاشورہ سے اب تک کھارہے ہیں دونوں جہاں

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

یہ راز ہے یا مشورہ سُن لو مگر اہل عزا
جب بھوک کی شدت بڑھے مل جائے جب آب و غذا
کرنا اسی بے شیر سے اِن نعمتوں کا شکریہ
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں
صدقہ علی اصغر کا

اس درد میں ڈوبے ہوئے قرطاس نے سمجھا دیا
چہرے پہ جو شہہ نے ملا اُس خون نے بتلا دیا
میں نے پڑھی جب کربلا احساس نے سمجھا دیا
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں
صدقہ علی اصغر کا

ہر مجلسِ شبیر میں کہتا ہے ہر ذاکر یہی
اس مجلسِ شبیر میں بیٹھی ہے ماں شبیر کی
مل جاتا ہے ان کو سکون کہتے ہیں جب یہ ماتمی
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

جوزبہ حُر لائی تھی پیاسوں کی خاطر حاضری
گھر گھر میں یہ اہل عزا کرتے ہیں اُسکی پیروی
جب دیکھتے ہیں حاضری کہتا ہے دل رو کر یہی
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

عرفان و مظہر عابدی پیغام ہے اپنا یہی
سوچو اگر تو رزق ہیں یہ علم اور یہ آگہی
اُنکے کرم کی بھیک ہے یہ لفظ اور یہ شاعری
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں

صدقہ علی اصغرؑ کا

اصغر تمہارے ہسنے پہ روتی ہے فوجِ شام
تم تیر کھا کے آئے ہو یا تیر مار کر
دین حق کے تذکروں کو اس طرح سے عام کر

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

نام اصغر کا وظیفہ ہر گھڑی ہر گام کر
جب خدا کے دین کے سارے سہارے چھٹ گئے
تب چلا دین خدا اصغر کی انگلی تھام کر
روز عاشورہ سے اب تک کھا رہے ہیں دونوں جہاں
صدقہ علی اصغر کا



اب زندگی بھریا حسین

حسین حسین حسین

یہ کون ذی وقار ہے بلا کا شہہ سوار ہے
یہ بالیقین حسین ہے نبی کا نور عین ہے
لباس ہے پھٹا ہوا لہو میں ہے آٹا ہوا
تمام جسم نازنین چھدا ہوا کٹا ہوا
مگر کچھ اس ادا سے آیا فاطمہ کا لاڈلا

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

لہو لہو ہوئی فرات اور سکوت چھا گیا
 کچھ ایسا رن پڑا کے کانٹے پڑ گئے زبان پر
 خدا نے اس کے خون سے لکھا یہ آسمان پر
 جو گھڑا چکا، علی کا لاڈلہ، تو بولی کربلا، حسینؑ مرحبا
 خدا کے ساتھ ساتھ تیرا ذکر ہوگا اے غریبِ نینوا
اب زندگی بھریا حسینؑ

کرب وبلا میں دسویں محرم کا روز تھا
 خنجر تلے حسینؑ نے سجدے میں سر رکھا
 روکر پکاریں زہراً اسے کون رویگا
 دشت بلا میں ہاتھ غیبی نے دی صدا

اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

وہ دل بچھے ہوئے وہ ہوائیں تھی ہوئی
وہ اک بہن کی بھائی پر نظریں جمی ہوئی
ارض و سماں کی سانس تھی گویا رُکی ہوئی
زیب کی زندگی کا خلاصہ یہ بن گیا
اب زندگی بھریا حسین

دن بھر اٹھاکے لاتا رہا اُقرباء کی لاش
ہمشکل مصطفیٰ کی کبھی باوفا کی لاش
قاسم سے شاہ زادہ گل گوں قباء کی لاش
عالم کو جس نے کہنے پہ مجبور کر دیا

اب زندگی بھریا حسین

جس کا ہجوم درد و الم سے یہ حال تھا
سینہ تھا پاش پاش جگر پائیمال تھا
رُخ پر تھا تشنگی کا دھواں دل نڈھال تھا
موجوں کی اضطراب سے آنے لگی صدا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

تجھ سا شہید کون ہے عالم میں اے حسینؑ
تُو ہے ہر اک دیدہ پُرِ نم میں اے حسینؑ
روتے ہیں دو جہاں تیرے غم میں اے حسینؑ
زندہ رہے گا حلقہء ماتم میں بھی سدا

اب زندگی بھریا حسینؑ

حسینؑ بے کفن، حسینؑ بے خطا، شہید کربلا، بنائے لا الہ
خدا کے ساتھ ساتھ تیرا ذکر ہوگا اے غریبِ نینوا

اب زندگی بھریا حسینؑ

ہر دور میں لعینوں نے چاہا یہ بار ہا
مٹ جائے اس جہاں سے یہ مجلسِ عزا
باقی رہے نہ نامِ زمیں پر حسینؑ کا
لیکن نبیؐ کی بٹی سے اللہ کہہ چکا

اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

ہے دائمی حیات تیرے نقشِ پا کے بعد
یہ راز جانا دنیا نے تیری قضاء کے بعد
ٹپے ہوگی یہ بات بھی کرب و بلا کے بعد
حق اور یزیدیت کا رہے گا معرکہ

اب زندگی بھر یا حسینؑ

ہو دور کوئی علیؑ کے بیٹے جو بات حق ہے یونہی رہے گی
تیرے لہو کا یہ معجزہ ہے یہ خاکِ خاکِ شفاء بنے گی
انیس ہو یا دبیر کوئی لہو میں جب تک ہے جوشِ باقی
خُدا نے واجب کیا ہے سب پر قلم لکھے گا زبان کہے گی

اب زندگی بھر یا حسینؑ

کوئی عرفان ہو یا ہو مظہر ہاں مگر ہے صدا یہی لب پر
قبل از کربلا خُدا ہی خُدا ، بعد از کربلا حسینؑ حسینؑ

اب زندگی بھر یا حسینؑ



اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ اب زندگی بھر یا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

میرا غازی نہ جانے کہاں ہے

جب ہوئے مقتول غازی ظلم کی شمشیر سے
مرثیہ نکلا تھا لوگو یہ دل شیر سے
نوشہیں جاگا ہوا تھا پاسانِ اہلیت
سو گیا پہرا بدل کر زینبِ دلگیر سے
یہ صدا برسرِ کربلا ہے میرا غازی نہ جانے کہاں ہے



سونا بن ہے ستم گر ہے یہ شب
پہرا دیتی ہیں خیموں کا زینب
پھر بھی ہونٹوں پہ یہ مرثیہ ہے
میرا غازی نہ جانے کہاں ہے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

صبر کیسے کرے اب سکینہ ❀ پیاس کرتی ہے دشوار جینا
خشک ہونٹوں پہ بس یہ بگا ہے ❀ میرا غازی نہ جانے کہاں ہے



جانب خیمہ آتا ہے لشکر ❀ یہ نہ ہو شمر لے جائے چادر
بی بی کلثوم کی یہ صدا ہے ❀ میرا غازی نہ جانے کہاں ہے



کیا کہے کس طرح دے دلا سے ❀ مرنے جائیں تڑپ کر یہ پیاس
نوحہ خواں بنت خیر النساء ہے ❀ میرا غازی نہ جانے کہاں ہے



بی بی فضہ یہ کرتی ہیں نالے ❀ کوئی مشکل کُشاء کو بلا لے
ظلم کی زد پہ آل عباء ہے ❀ میرا غازی نہ جانے کہاں ہے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

شور اُٹھا وہ آئے ستم گر ❀ چھن گئیں چادریں اور جلا گھر
ایک اک بی بی محبوبکا ہے ❀ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے



بین کرتی ہیں زینبؑ یہ رو کر ❀ ایک نیزے پر ہے بھائی کا سر
ایک نیزے پہ میری ردا ہے ❀ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے



لٹ گئے جب حرم آئے حیدرؑ باپ سے بولی زینبؑ یہ رو کر
دیکھو اجڑی ہوئی کر بلا ہے ❀ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے



ایسے عرفان و مظهر بکا ہو ❀ نوحہ خوانی کا حق تو ادا ہو
جب کہ مصرعہ یہ خود مرثیہ ہے ❀ میرا غازیؑ نہ جانے کہاں ہے



اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

جیتے رہو عون و محمدؐ

کچھ ایسے لڑے جنگ میں زینبؓ کے دُلا رے
میدان سے عدو بھاگے سبھی خوف کے مارے
غُل تھا کہ رن ایسا کبھی پڑتے نہیں دیکھا
بچوں کو اس انداز سے لڑتے نہیں دیکھا
بڑھتے تھے کبھی گاہ سُرک جاتے تھے عباسؓ
جب وار وہ کرتے تو یہ فرماتے تھے عباسؓ

جیتے رہو عون و محمدؐ

تیغ زنی کا ہنر یوں ہی دکھاتے رہو
خون سے تلوار کی پیاس بجھاتے رہو
دُشمن شیر کی ہستی مٹاتے رہو
حیدری جاہ و حشم اور بڑھاتے رہو
ایسے لڑو خود ہی کہیں فاتح خیر

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ایسے چلے تیغ اب دشت و دمن کاٹ دے
 وار کرو سر پر تم اور وہ بدن کاٹ دے
 مرحب و انتر کے دل زیر کفن کاٹ دے
 نہر کی ہر موج کو تشنہ دھن کاٹ دے
 جھوم کے خود تیغ علی بولے مکرر

جیتے رہو عوں و محمڈ

قلب میں جا کر لڑو لشکر کفار کے
 چہرے پہ تیور رکھو جعفر طیار کے
 حرب میں انداز ہوں حیدر کرار کے
 بھاگ اٹھیں دشت سے اہل ستم ہار کے
 آئے بقعیہ سے صدا دوش ہوا پر

جیتے رہو عوں و محمڈ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

سائے سے تلوار کے موت بھی بچ کر چلے
ایک قدم آگے نہ پیچھے یہ لشکر چلے
چاروں طرف دشت میں موت کا منظر چلے
موت کہے کام کیا دونوں جڑی کر چلے
میرے ہنر تم نے دکھائے یہاں پر
جیتے رہو عیون و محمد

ہر بار صدا دیتے تھے اے گیسوؤں والو
کیا کہنا ہے پھر بڑھ کے وہی ہاتھ نکالو
رہوار بڑھے جاتے ہیں باگوں کو سنبھالو
حلقہ ہے کڑی آنکھ زرہ پوشوں پہ ڈالو
ان ہاتھوں کے بوسے کے لیے آئے پیمبر
قاسمؑ بھی کہے میں بھی کہوں اور علی اکبرؑ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

عون یہ کہنے لگے خوب محمد لڑے
 گویا محمد ہوئے عون بھی بے حد لڑے
 موت کو بھی دشت میں کرتے ہوئے رد لڑے
 دونوں لڑے اس طرح جیسے اب و جد لڑے
 ماں بھی درِ خیمہ پہ کہنے لگی روکر
جیتے رہو عون و محمد

آگے عباس کی آنکھوں میں اشکِ عزا
 جیت گئے پیاس سے نہر پہ وہ مہمہ لقاء
 زرخیز اعدا میں بھی دونوں کو یہ یاد تھا
 ماں کی نصیحت پہ ہی ہو گئے دونوں فدا
 شکر کے سجدے میں گری مادرِ مضطر
جیتے رہو عون و محمد

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

لڑتے ہوئے نہر پر آگئے المختصر

نزعہ اعدا میں پھر گھر گئے دونوں پسر

تیر کہیں سے چلے اور کہیں سے تیر

شاہ کو آواز دی گرتے ہوئے خاک پر

پہنچے شہہ کرب و بلا تھا یہی لب پر

جیتے رہو عوں و محمدؐ

دونوں کو میدان سے خیموں میں لائے حسین

حلقہ کیئے لاشوں کا کرنے لگے سب ہی بین

فضہ نے آواز دی بنت شہہ مشرقین

صدق ہوئے دیکھ یہ تیرے نورِ عین

زینب مضر نے کہا شانے ہلا کر

جیتے رہو عوں و محمدؐ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

کیا حشر تھا خیموں میں پنا مظہر و عرفاں
 شبیر جو لاشوں پہ ہوئے چاک گریباں
 لاشوں سے مخاطب یوں ہوئیں زینب و فاشاں
 تم بھائی پر قربان ہوئے تم پہ میں قربان
 جو کہہ کر چلے گھر سے وہی کر کے دکھایا
 اب قدر ہوئی ماں کو بڑا فخر ہے تم پر
جیتے رہو وں و محمّد



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

یا نجف چلو یا وطن چلو

شب کی تاریکی میں اکثر زندان شام میں گھرا کر
شمر کے ڈر سے، زخم جگر سے، یاد پدر سے، ماں سے لپٹ کر
کہتی تھیں سیکنہ رو رو کر اے اماں یہاں سے رہا ہو کر

یا نجف چلو یا وطن چلو

کوئی سنتا نہیں فریاد میری * ہے زخم بڑا اس دل پہ یہی
دادا سے کہوں گی غم اپنے * جس روز یہاں سے جاؤنگی
کب تک میں رہوں گی نوحہ گر * کہتی ہوں جہی تو میں اکثر

یا نجف چلو یا وطن چلو

دادا کی لحد پر جاؤں گی * یہ نیل اُنہیں دکھلاؤں گی
یہ زخمی کان جلا گرتا * صغراً کو دکھلانے جاؤں گی
یاد آئے کبھی مجھ کو خواہر * یاد آئیں کبھی دادا حیدر

یا نجف چلو یا وطن چلو

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

جو بی بی پیمبرؐ زادی ہے ❀ وہ بھی تو یہاں فریادی ہے
یثرب کے تصور نے اماں ❀ اک راہ سکوں دکھلا دی ہے
ہو ختم اذیت کا یہ سفر ❀ بھر جائینگے سارے زخم جگر

یا نجف چلو یا وطن چلو

اب اور غموں کی تاب نہیں ❀ زور کے یہ آنکھیں خشک ہوئیں
کیا تم کو گوارا ہے اماں ❀ بن جائے میرا مرقد بھی یہیں
کچھ خوف نہیں مرنے کا مگر ❀ احسان کرو اتنا مجھ پر

یا نجف چلو یا وطن چلو

ہر رات ہوئی ماتم میں بسر ❀ ہر دن گذارا رو رو کر
یہ زخم اسیری زخم جگر ❀ ظالم کے طمانچے یادِ پدر
ملنی ہے سزائے موت اگر ❀ یہ آخری خواہش ہے مادر

یا نجف چلو یا وطن چلو

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

آزاد پرندوں پر اکثر * اے اماں میری جاتی ہے نظر
اس وقت خیال آتا ہے مجھے * کب قید سے چھٹ کر جاؤنگی گھر
ہے خوف لعینوں کا دل پر * فریاد کروں کیوں نہ رو کر

یا نجف چلو یا وطن چلو

دادا کو وہاں پُرسہ دینگے * پھر فاتحہ خوانی کر لیں گے
جب دل کو سکون مل جائے گا * ہم لوگ وطن کو جائیں گے
سب روئیں گے قبر زہرا پر * جو میں نے کہا سوچو منظر

یا نجف چلو یا وطن چلو

عرفان اور مظہر اپنا وطن * ہے بی بی سکینہ کا مدفن
نسبت ہے نجف کی مٹی سے * پائیں گے اسی دھرتی کا کفن
جب وقت قضاء ہوگا ہم پر * کہہ دیں گے فرشتوں سے رو کر

یا نجف چلو یا وطن چلو



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بازار آگیا ہے بھن کیا کرے بتا

نوکِ سناں پہ فرق بُریدہ سلام لے
اے فاطمہؑ کے قلبِ دریدہ سلام لے
کیا تیرا فیصلہ ہے بھن کیا کرے بتا
بازار آگیا ہے بھن کیا کرے بتا

اٹھارہ بھائیوں کی بھن اور بے ردا
دیکھو کھڑے ہیں کتنے تماشائی جا بجا
دل روکے پوچھتا ہے * بھن کیا کرے بتا
بازار آگیا ہے بھن کیا کرے بتا

خطبوں کی تیغ ساتھ ہے اور صبر ڈھال ہے
زمنوں سے پُور پُور بدن دل ٹڈھال ہے
یہ میری کربلا ہے بھن کیا کرے بتا
بازار آگیا ہے بھن کیا کرے بتا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ناقوں پہ اہلیت بھی غم کے سفیر ہیں
 پتھر ہیں تازیانے ہیں نیزے ہیں تیر ہیں
 زخموں کی یہ دوا ہے ❀ بہن کیا کرے بتا
بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا
 ناپاک ان زبانوں پہ اب نام ہے میرا
 ہے قافلے کا سارباں غیرت کا اک خدا
 یہ غم بہت بڑا ہے ❀ بہن کیا کرے بتا
بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا
 جانا ہے سر کھلے مجھے دربار کچھ بتا
 اے کارواں درد کے سالار کچھ بتا
 توضع کا خدا ہے ❀ بہن کیا کرے بتا
بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ناقے سے گر گئی ہے سکینہ میرے حسین

کیا جانے اب کہاں ہے حنین میرے حسین

انجان راستہ ہے * بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

دربار آ رہا ہے بہن کیا کرے بتا

کلتوم ہم نوا ہے بہن کیا کرے بتا

ہرزخم پوچھتا ہے * بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

عرفان درد ہے تجھے اور غم سے آگہی

لکھدی کتاب رنج و الم مظہر عابدی

اور نام یہ رکھا ہے * بہن کیا کرے بتا

بازار آگیا ہے بہن کیا کرے بتا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ہو سلام اُس پہ جو کہتی تھی میرے ویر حسین

آگئی شام سے لو آپ کی ہمیشہ حسین
مرثیہ کرتی ہے یہ زینب دلیگر حسین
آپ محروم کفن اور میں محروم ردا
وہ نصیب آپ کا اور یہ میری تقدیر حسین
ہو سلام اُس پہ جو کہتی تھی میرے ویر حسین
آگئی قید نبھا کر تیری ہمیشہ حسین



شام کی گلیوں سے گزری سر دربار گئی
کوئی کہہ سکتا نہیں تیری بہن ہار گئی
ہائے بے مقنہ و چادر پنا دستار گئی
پھر بھی کب دل سے مٹی آپ کی تصویر حسین



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

راہ میں خشک نہ ہو پائے میرے دیدہٴ غم
میں زباں بند بھی کرلوں تو شہنشاہِ اُمم
ایک اک زخم سنائے گا وہ رودادِ ستم
وہ سفر پشت پر دُروں سے ہے تحریرِ حسین



تیری غربت پہ فدا اے میرے مظلومِ انہی
وقت اک ایسا بھی آیا کہ بہن کانپ گئی
حکم بچی کی کنیزی کا سناتا ہے شقی
بس اُسی وقت تو گھبرائی تھی ہمیشہ حسین



طے سفر کیسے ہوا کیسے میں بتلاؤں بھلا
کوئی ہودج تھی نہ محل نہ عماری نہ ردا
بس اسی درد سے خوں روتا رہا زینِ العباء
وہ جو روتا تو بکا کرتی تھی زنجیرِ حسین



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

جسکو سورج نے نہیں دیکھا تھا سر ننگے کبھی
شام کی گلیوں میں سر ننگے وہی شہزادی
ایک چادر کی طلب گار لعینوں سے ہوئی
روئی نیزے پہ میری چادرِ تطہیر حسین



کربلا ہو گئی آباد لٹی آلِ نبی
ہائے اس نانا کی اُمت سے یہ سوغات ملی
بے گھری نوحہ گری آہ و بکا سینہ زنی
کیا یہی اجر رسالت کی ہے تفسیر حسین



راہ میں آلِ پیبر کا دلا سے میں بنی
شام کے لوگ تماشا کی تماشہ میں بنی
تیری رودادِ مصائب کا خلاصہ میں بنی
خوابِ اجداد کو یوں مل گئی تعبیر حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

میں بہت روئی سکینہ کو وہاں دفن کر
کام یہ پہلا کیا حکم رہائی پا کر
قید خانے میں تیرا فرش عزا بچھوا کر
تیرے چہلم کے لیے آگئی وگیر حسین



شدتِ غم سے اٹھا فرشِ عزا پر کھرام
بس یہیں مظہر و عرفان کرو ختم کلام
ویں ہمیں اس کی جزا شاہِ نجف شاہِ اَنام
اب ملے یا نہ ملے خلد کی جاگیر حسین



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا جنازہ

ہائے بے کسی سجاؤ کی ہائے بے کسی سجاؤ کی
احساس ہوا جب کہ قضاء کر گئی سکینہ
حسرت سے بندھے ہاتھوں کو میں دیکھ رہا تھا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا جنازہ
سجاؤ کا زندانِ ستم میں تھا یہ نوحہ
زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا جنازہ



فاتوں پہ بسر کرتا رہا میں نہیں رویا
کانٹوں پہ سفر کرتا رہا میں نہیں رویا
اس غم نے مجھے آنکھوں سے ہے خون رُلایا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا جنازہ



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

تقدیر نے اے بابا ستم کیسا کیا ہے
موت آنے سے پہلے ہی مجھے مار دیا ہے
زندہ میں آکر مجھے بتلا دو خدا کا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا جنازہ



ہیں بیڑیاں پیروں میں مگر دل ہے گرفتار
یہ کیسی گھڑی آئی امامت ہوئی لاچار
اعجاز امامت نہ دکھاؤں تو کروں کیا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا



نا تاقی ایسی ہے کہ چلنے نہیں دیتی
زینبؓ نے کہا اُس پہ یہ زنجیر ہے بھاری
سجاء سنبھالوں میں تجھے یا میرے بیٹا
زنجیر سنبھالوں کے سکینہ کا جنازہ ہے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

چمکا تھا بدن سے جو وہی گرتا کفن ہے
یہ سوچ کے خون روتا یہ محروم وطن ہے
کس طرح سکینہ کو یہاں دفن کرونگا
زنجیر سنبالوں کے سکینہ کا جنازہ ہے



زنجیر بھی ہے نوحہ کناں میں بھی حرم بھی
زنداں میں ہیں مصروفِ فغاں میں بھی حرم بھی
اس منظرِ غمناک پہ سب کرتے ہیں گریہ
زنجیر سنبالوں کے سکینہ کا جنازہ ہے



عرفانِ عزا تیرا ہر اک لفظ ہے مظہر
پھر بھی تو رقم کر نہیں پایا ہے وہ منظر
یہ بات ہے سجاؤ کے نوچے کا خلاصہ
زنجیر سنبالوں کے سکینہ کا جنازہ



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

علمدار علمدار علمدار

آنکھوں میں آنسو ہاتھوں میں کوزے
پیا سوں کے لب پر ہے یہ پکار
جینے نہیں پائیگی بالی سکینہ
پیا س سے مرجائیگی بالی سکینہ
نہر سے آؤ ہائے علمدار ❀ آس بندھاؤ ہائے علمدار
کہنے لگیں زینب لاچار



پیا سوں کی سقائی اب کون کرے گا
میں جو کرونگی بکا کون سنے گا
دشت میں تنہا ہائے علمدار ❀ بھائی ہے میرا ہائے علمدار
کیسے جیئے سید ابراہ



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

تھامے کمر ہاتھ سے شاہ ہدائیں ہیں
دشت بیا بان میں محو بکا ہیں
میں ہوں اکیلا ہائے علمدار ✽ کیا ہے دلا سے ہائے علمدار
گھیرے ہے یہ لشکرِ کفار



بالی سکینہ یہی کہتی ہے رو کر
کوئی چچا جان سے کہدے یہ جاکر
میں ہوئی بے آس ہائے علمدار ✽ کوئی نہیں پاس ہائے علمدار
اب نہیں پانی کی طلبگار



بین ہیں کلثوم کے جی کے کروں کیا
تیرا علم دیکھ کے کرتی ہوں نوحہ
دے گیا تو غم ہائے علمدار ✽ کرتی ہوں ماتم ہائے علمدار
اے میرے پردے کی نگہدار

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

چلنے لگی جس گھڑی بھائی پہ شمشیر
روکے یہ کہنے لگیں زینب دلیہ
بھائی کو میرے ہائے علمدار ✽ آکے بچالے ہائے علمدار
کون بنے شہہ کا مددگار



ڈھل گیا دن دشت میں شام جب آئی
آل پیمبر کی تھی بن میں ڈھائی
بن کے مسیحا ہائے علمدار ✽ لوٹ کے آجا ہائے علمدار
گھر نہ جلادیں یہ ستمگار



پڑھتی ہے ناو علی آل پیمبر
کہتی ہے روکر یہی آل پیمبر
کس سے کہیں ہم ہائے علمدار ✽ اپنے سبھی غم ہائے علمدار
ہم ہوئے لاچار و دل افکار

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

مظہر و عرفان وہ کیسا تھا منظر
لٹ گئے اہل حرم چھن گئی چادر
بولی یہ فضہ ہائے علمدار * تو نہیں آیا ہائے علمدار
بن گئی خود زینب لاچار



ہائے صغراً ہائے صغراً

یا رسول اللہ

صغراً کلیاں رووے گی کریاد بھراواں نوں
ہک وار تاں ملا دے ویراں دے نال ناناً
منظور کر دُعاواں نوں



میڈی قبر تہ روساں منگدی دعاواں رہساں
روضے دی چھاں تہ باہ کے ایھو واسطہ میں ڈے ساں
صدقہ سمجھ کے دھی دا بُن لے سوال ناناً
منظور کر دُعاواں نوں

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اُلوں یاد ہوئی وعدہ میڈے نال کر کے گیا
آساں گھنن ضروری کئی وار آھدا رئی آ
دلڑاں وطن تہ اوھندا کیوں ہے محال نانا
منظور کر دُعاواں نوں



اصغر بھرا دے چولے ہمیشہ صُن بنائے
چھوٹی عمر دے وچ جے اوکھے سفر نبھائے
ویرن میڈا ہنڈیسی زندگی دے سال نانا
منظور کر دُعاواں نوں



سہرا بھراں نوں پے ساں اکبر نوں مہندی لے ساں
گہنا بھرا وا بن کے لکھ واری صدقے وے ساں
پکو بھرا دا بن کے میں باہساں نال نانا
منظور کر دُعاواں نوں



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

رو کے جد ہاں سمدی مینوں نیندر نئی آندی
اکبر بھرا دے بھاجھون اودی بہن بہو مانی
ویراں دا مینو ہرم آندے خیال نانا
منظور کردعاواں نوں



عرفان بی بی روندی روضے نبیؐ تہ آکے
چم کے قبر نبیؐ دی کوثر دی سین آکھے
مرڑاں میڈا ہجر وچ ہوسی مثال نانا
منظور کردعاواں نوں



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اے میرے سجاؤ سن قافلہ سالار سن

یہ حسینی قافلہ تو وطن تک لے کے جا



مجلس چہلم شیر سر دشت بلا
کرچکے اہل حرم گریہ و ماتم برپا
قاسم و اکبر و عباس کا پرسہ بھی دیا
یہ تو سب ہو گیا اک کام بچا ہے تیرا



جانتی ہوں کہ غم و رنج سے لاچار ہے تو
یاد میں بالی سکینہ کی گرفتار ہے تو
میری طرح سے بہتر کا عزادار ہے تو
کاروان شہِ مظلوم کا سالار ہے تو



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب تو آزاد ہیں زنجیر سے یہ پاؤں تیرے
 زخم جو دل پہ لگے تھے وہ سبھی بھرنے لگے
 امتحاں جتنے تھے تقدیر میں سب تو نے دیئے
 آزمائش ہے اپنی آخری اے لعل میرے



یوں تو یہ کام بھی کر سکتی ہوں میں تشنہ جگر
 قلبِ زینب کی یہی آخری خواہش ہے مگر
 اک امام آیا تھا ہم سب کو وطن سے لیکر
 اک امام اپنے دل افکاروں کو لے جائے گھر



اپنے نانا کو یہ روداد سنانے کے لیے
 زخمِ پردیس میں جو پائے دکھانے کے لیے
 دادی زہرا کو ہر اک بات بتانے کے لیے
 فاطمہ صغرا کو سینے سے لگانے کے لیے

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

وعدہ شیر کا ہے بیٹا اگر یاد تجھے
دل سے اے بیٹا بھلائی ہے ہر افتاد تجھے
لاج رکھنی ہے میری سید سجاؤ تجھے
پھر سے نانا کا شہر کرنا ہے آباد تجھے



نقش اس دل پہ میرے لعل مصیبت ہے تیری
روح کے زخموں میں پیوست اذیت ہے تیری
جو ہوا سو ہوا بیٹا یہ قسمت ہے تیری
اب بھی نانا کے مدینے کو ضرورت ہے تیری



دیکھ اے لعل یہ تجھ کو بھی ہے مجھکو بھی یقین
خون روئے گی میرے حال پہ یثرب کی زمین
فاطمہ صغراً کا میں سامنا کر سکتی نہیں
اس لیے کہتی ہوں تجھ سے اے میرے ماہ جبیں

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ہائے کیا مظہر و عرفان قیامت تھی بپا
پیٹ کر سینہ و سر کرتے تھے سادات بکا
باپ کی قبر سے وہ مضطر و لاچار اٹھا
تھام کر بازوئے سجاؤ جو زینب نے کہا



التماس سورہ فاتحہ

برائے بلندی درجات

بزرگ رکن انجمن

سید محمد اظہر حسین زیدی ابن سید اختر حسین زیدی

سید حسنین محمد نقوی ابن سید بدر الحسن نقوی

ماسٹر سید محمد رضی زیدی لکھنوی ابن سید محمد زیدی

سید شا کر علی عابدی ابن سید عیوض علی عابدی

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

مُنم سفیر عزا

زمیں پہ ہم کو بھیج کر ❀ نبیؐ سے رب نے کہہ دیا
یہی تو ہے وہ قوم ❀ جو کرائے گی ذکرِ کربلا
وسیلہ انکا ایک ہے ❀ قبیلہ انکا ایک ہے
حسین کے ہیں ماتی ❀ جو کہہ رہے ہیں بر ملا

مُنم سفیر عزا

ماں کی گودی میں سنی میں نے یہ نوحوں کی ازاں
گھٹنیوں چلنے جو پایا تو ملا فرشِ عزا
شیرِ مادر سے میرے خوں میں یہ بات بسی
جب تلک سانس رہے جاری رہے لب پہ یہ صدا

مُنم سفیر عزا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

لبوں پہ ہے یہی صدا مجھے ہے فخر با خدا
سب میرے وجود کا بنی دعائے سیدہ
تو کیوں نہ جاؤں ہر جگہ برائے مجلسِ عزا
سفارتِ عزا کا کام سیدہ نے دے دیا

مُنم سفیرِ عزا

سُنو میرے حسینو میری صدا میں ساتھ دو
ندیم شاہِ کربلا جو میں بھی ہوں جو تم بھی ہو
کہو یہ بات ہر جگہ سجا کے لب پہ کربلا
تمہارے خوں کی ایک ایک بوند سے اُٹھے صدا

مُنم سفیرِ عزا

ہماری درسگاہ کا پتہ ہے صرف کربلا
ہمارے دل پہ حکمران ہے پسرِ بتول کا
جہاں بھی ہم رکھیں قدم رہے گا دوش پر علم
علم اُٹھاکے باؤفا کا ہم کہیں گے ہر جگہ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

سکھایا والدین نے لہو پہ تیرے قرض ہے
یہ ذکر شاہ کربلا لبوں پہ ہر گھڑی رہے
چراغ حق جلائے جا زمانے کو بتائے جا
میں ذاکر حسین ہوں حسب نسب یہ ہے میرا

مُنم سفیر عزا

گنیز بک ہے چیز کیا فلک پہ لکھا جائیگا
تمہارا نام اور اسکے ساتھ سفیر عزا
مگر بس ایک شرط ہے
زباں تمہاری جب کھلے
سناؤ مقصد حسین بس یہ کہہ کے ہر جگہ

مُنم سفیر عزا

جو ہیں یزید کے پسر زبان کاٹ دیں اگر
لہو سے ایک صدا اُٹھے کرے ہواؤں میں سفر
یزید کے سپاہیو سنو میری صدا سنو
تمہارے بس کی بات ہی نہیں کہ مجھکو دو قضاء

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

میاں دشتِ کربلا ہر اک شہید باوفا
بدن پر تیر کھا کے دے رہا تھا بس یہی صدا
شہید تشنہ کام ہوں حسین کا غلام ہوں
میری حیات کا ہے دوام ہے یہی لقب میرا

مُنم سفیرِ عزا

وہ بنتِ شاہِ لافِ فتنی ہوئی جو قید سے رہا
تو اُس نے قیدِ ظلم میں منایا غم حسین کا
وہ پہلی مجلسِ عزا پیا ہوئی تو یہ کہا
حسینؑ تو گواہ ہے بنی ہوں بعدِ کربلا

مُنم سفیرِ عزا

صدا ہے یہ عرفان کی سنو تو مظہرِ عابدی
غم حسین کے لیے ہے وقفِ میری زندگی
جہاں تک میرے خدا کرے گی زندگی وفا
میرے بدن سے روح سے لہو سے آئے گی صدا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

الوداع گل پیرھن قاسم تشنہ دھن

الوداع الوداع شہزادے قاسم الوداع

سچی ہوئی ہے کربلا جاؤ تمہیں اللہ کو سونپا

مگر اب میں کیسے کہہ کے بلاؤنگا میں تصویر حسینؑ

الوداع گل پیرھن قاسم تشنہ دھن

زینب خستہ جگر اور کلثوم حزیں

ہو کے مصروف بکا غش پہ غش کھانے لگیں

روکے کہتی ہے پُھچی * اے میرے شیر جواں

اذن دیں کیوں نہ انہی * اے میرے شیر جواں

تو سفارش کے لیے لایا جو تعویذ حسن

الوداع گل پیرھن قاسم تشنہ دھن

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بھائی شبر کی میرے اک نشانی تم ہو
 کیسے مرنے کے لیے بھیج دوں میں تم کو
 تم ہی اکبر ہو میرے ❀ اے میرے شیر جواں
 تم ہی لشکر ہو میرے ❀ اے میرے شیر جواں
 سنگ اس دل پہ رکھا پھر یہ کہے میں نے سخن
الوداع گل پیر هن قاسم تشنه دهن
 دے دیا ازن و غا تھام کے قلب و جگر
 تم بھی ہو جاؤ جدا اے میرے نور نظر
 جاؤ حافظ ہے خدا ❀ اے میرے شیر جواں
 روکے سروڑ نے کہا ❀ اے میرے شیر جواں
 الوداع تجھ کو کہا ہونے لگی دل میں چچن
الوداع گل پیر هن قاسم تشنه دهن

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ماں کے ارمان میں کیا یہ نہیں سوچا کبھی
کیا ہے بہنوں کی دعا یہ نہیں سوچا کبھی
تم جو مرنے کو چلے * اے میرے شیر جواں
زخم دل گھرے ہوئے * اے میرے شیر جواں
بیوہ لگنے لگی یہ کہتے ہی اک شب کی دہن

الوداع گل پیرھن قاسم تشنہ دھن

ماڑ دالے گا مجھے تیری فرقت کا یہ غم
تو سوئے دشت نہ جا تجھ کو صُغرا کی قسم
وقت یہ کیسا پڑا * اے میرے شیر جواں
جو ہو منظور خدا * اے میرے شیر جواں
دشت سے لاؤنگا گٹھری میں تیرا ٹکڑے بدن

الوداع گل پیرھن قاسم تشنہ دھن

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

دشت میں جاؤ گے تم یہ تو مجھ کو ہے خبر
 تن سے کردو گے جدا ارزقِ شامی کا سر
 ہے مگر یہ بھی یقین * اے میرے شیر جواں
 تجھ کو گھیریں گے لعین * اے میرے شیر جواں
 ہائے ہو جائے گا پامال یہ نازک سا بدن
الوداع گل پیر هن قاسم تشنه دهن
 دشت غربت میں مجھے سب کے سب چھوڑ گئے
 اب شہادت کے لئے تم کمر بستہ ہوئے
 میری میت کے لئے * اے میرے شیر جواں
 چار کاندھے نہ رہے * اے میرے شیر جواں
 اب یقین ہو گیا رہ جاؤنگا بے گورو کفن
الوداع گل پیر هن قاسم تشنه دهن

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

دیکھ مادر کی طرف کیسے کرتی ہے بُکا
آنکھ میں دجلہ غم اور ہونٹوں پہ صدا
دیکھ مرجائے نہ ماں ❀ اے میرے شیر جواں
کیسے جھجوں میں وہاں ❀ اے میرے شیر جواں
تو جہاں جانے کو کہتا ہے وہ ہے موت کا بن

الوداع گل پیر ہن قاسم تشنہ دھن

روکے مظہر نے کہا یہ ہے عرفانِ عزا
جب تصور میں گیا میرا دل کانپ اٹھا
کیسے مولّا نے کہا ❀ اے میرے شیر جواں
جا سوئے دشتِ قضا ❀ اے میرے شیر جواں
آج بھی روتا ہوں جب ہونٹوں پہ آتا ہے سخن

الوداع گل پیر ہن قاسم تشنہ دھن

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

گھر چلو بھائی مہندی لگالو

شام عاشور جب روتے روتے غش کھا گئی سکینہ
خواب میں دیکھتی ہے سکینہ بھیا قاسم کا آیا ہے سہرا
جب نہ آیا نظر اس کو دولہا
مقتل میں اسکو ڈھونڈنے نکلی وہ جا بجا
ناگاہ اُس کو لاشہ قاسم نظر آیا
لاش قاسم پہ بولی سکینہ * گھر چلو بھائی مہندی لگالو



گھر میں شادی کی مسند چھی ہے فاطمہ کبریٰ دلہن بنی ہے
دھوم شادی کی زمیں مچی ہے * گھر چلو بھائی مہندی لگالو



منقبت دادا حیدر کی پڑھ کر ہاتھ میں تیرا سہرا اٹھا کر
تجھ کو آواز دیتی ہے خواہر * گھر چلو بھائی مہندی لگالو

[illegible]

اب زندگی بهریا حسین اب زندگی بهریا حسین اب زندگی بهریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

دشت میں تھا خو پُر درد منظر کہہ نہیں پائے عرفان و مظہر
کانپتی تھی زمیں بس یہ سنکر * گھر چلو بھائی مہندی لگالو



اے بابا ہم بھی تمہیں یاد بہت آئیں گے

اداسی گھر میں نوحہ خواں تھی شبیہ زہرا پریشان تھی
جب یاد ستانے لگی اہل و عیال کی
صغرا نے اک چراغ جلا کر بابا کو خط لکھا
وطن میں چھوڑ گئے اپنی شاہزادی کو
ہمارے بعد خوشی کوئی جب منائیں گے
اے بابا ہم بھی تمہیں یاد بہت آئیں گے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

سلام بھیجا ہے صغرا نے بس یہی کہہ کر
نہ موت آئی نہ تم آئے نہ علی اکبرؑ
پندے لوٹ کے جب بھی گھروں کو جائیں گے



میرا شبیہ نبیؐ اکبرؑ جب ازاں دے گا
ظہر ہو فجر ہو مغرب ہو عصر ہو کہ عشاء
نماز پڑھ کے جو دستِ دعا اٹھائیں گے



چلا تھا گھر سے سفر کو جو کارواں میرا
ہمک کے گودی میں آیا تھا بے زباں میرا
جب آپؐ جھولا میرے بھائی کا جھلائیں گے



اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

چچا بھتیجی کی اُلفت تو یاد ہے بابا
عَلَم کے سائے میں رہتی تھی فاطمہ صغراً
میرے چچا کا علم جب وہاں سجائیں گے



سفر پہ جانے سے پہلے یہ بات ہوتی تھی
کہ سب سے پہلے دہن آئے گھر میں قاسم کی
جب آپ دشت میں دولہا سے اُسے بنائیں گے



یہ اطمینان میرے بابا ہے میرے دل کو
کوئی کنیز ہو کبریٰ ہو یا سکینہ ہو
کسی کو پیار سے جب بھی ردا اڑھائیں گے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

سفر میں عید جب آئے گی سیدِ فِیْشانِ
چچا ہوں آپ ہوں اکبرؑ ہو یا پھوپھی اماں
سکینہؑ بی بی کو جب بالیاں پہنائیں گے



جو خط میں بین تھے صفراً کے مظہر و عرفان
پسر کی لاش پہ پڑھتے تھے سیدِ فِیْشانِ
وطن میں چھوڑ گئے اپنی شاہزادی کو
ہمارے بعد خوشی کوئی جب منائیں گے
اے بابا ہم بھی تمہیں یاد بہت آئیں گے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

قافلہ شاہ کا وارد کونہ جو ہوا
آن کر ام حبیبہ نے سکیئے سے کہا
اے یتیمہ تو میرے واسطے یہ مانگ دُعا
تیری طرح سے کسی کو نہ یتیمی دے خدا
سن کے بازار میں یہ ام حبیبہ کی بکا
رُخ سوئے نیزہ کیا اور یہ سکیئے نے کہا
بابا

دعا میں کرتی ہوں آمین کہو
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو
سکیئے کہتی تھی رو رو کے * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بابا یتیم ہو کر احساس یہ ہوا ہے
کیا چیز ہے یتیمی ہر سانس ہی سزا ہے
یہ میرے دل کی آواز سنو * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو



اولاد والے مجھکو کہنے لگے یتیمہ
پردیس میں سکینہ پر وقت کیسا آیا
یہ کہہ کے سر پہ میرے ہاتھ رکھو * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو



یہ آپ جانتے ہیں جو کیفیت ہے میری
سوچا کبھی نہیں تھا بازار میں پھروں گی
تو اب دعا میں میرا ساتھ تو دو * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

کیا حال کر دیا ہے دیکھو تو اشقیا نے
کھانے کو کیا ملا ہے ظالم کے تازیانے
لگے جو پیاس تو بس اشک پیو * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو



جینے سے میرا دل تو بیزار ہو چکا ہے
بازو بندھے سب کے میرا گلا بندھا ہے
میری اسیری کو دیکھو سوچو * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو



کیوں زندہ ہے سکینہ اتنے غموں کو سہہ کر
ظالم مجھے بلائے اپنی کنیر کہہ کر
میں خود سے کیسے کہوں صبر کرو * بابا جان
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بٹی کی بات سن کر سر شاہ کا پکارا * سکینہ
سن کر فغاں تمہاری روتا ہے دل ہمارا * میری جاں
خدا سے میں یہی کہتا ہوں سنو
تیری طرح کوئی یتیم نہ ہو



عرفان اور مظہر روتے ہیں اس فغاں پر
شیر کی وہ دختر کہتی ہیں ہم سے روکر * ذاکرو
یہ مرثیہ میری مجلس میں پڑھو
میری طرح کوئی یتیم نہ ہو

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

حسینؑ جانم

ای کشتہ شمشیر جفا دلبد نبی دوسرا
حسین حسین جانم حسین



لبوں پہ سجا کر دھائی تیری ماں بقیعہ سے آتی
منم از برائے تو گریاں بہ مقتل زحال پریشاں



ستم یہ تیری ماں کیسے سر دشت بلا دیکھے
زاوندہ پشتم خمید است ز صدمات مویاں سپید است



تیری پیاس پر ماں ہو صدقے میرے اشکوں کے جام پی لے
بہ ایں در و در ماں نہ دام بہ ایں حال پر ساں نہ دارم



میرے پاس آمیرے دلبر چھیا لوں تجھے زیر چادر
بیا تو بیا دلبر من بیا تو تہہ چادر من

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

تڑپنے لگے تیری خاطر نبیؐ و علیؑ اے مسافر
زرنجِ والم دل شکستہ نبیؐ و علیؑ جانِ زہرا



یہ غم میں سہوں کیسے بیٹا بدن تیرا تیروں پہ دیکھا
زغمِ زاجان منت شد معلق بہ پیکانِ تن شد



بلائے کیسے تیری مادر نہ بیٹے رہے نہ برادر
مدد گار مادر نہ دارد کہ پورو برادر نہ دارو



ہے آباد جب تک یہ دنیا رہے گا سدا ذکر تیرا
کند نوحہ عرفان و مظہر مدام است ذکر تو سروڑ
حسین حسین حسین جانم حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

چلے آؤ بابا چلے آؤ بابا

مجھے خاک پر نیند آتی نہیں ہے
سناتی ہیں مجھ کو پھوپھی جاں کہانی
کروں کیا مگر نیند آتی نہیں ہے



کلیجے میں اٹھتا ہے اک درد ایسا
کہ جسکے لیے نہ دوا نہ دلا سہ
میں کل تک تو سینے پہ سوتی تھی بابا
یہی سوچ کر نیند آتی نہیں ہے



ہوا کیوں نہ جانے ستمگر زمانہ
کبھی گھڑکیاں دے کبھی تازیانہ
یہی خوف ہے جو ستاتا ہے مجھکو
اسی بات پر نیند آتی نہیں ہے

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

رُلاتی ہیں مجھکو لعینوں کی باتیں
گذرتیں ہیں ایسے یتیمی کی راتیں
کہیں شمر آکر طمانچہ نہ مارے
ہے دل میں یہ ڈر نیند آتی نہیں ہے



خبر ہے یہ مجھکو خطا میری کیا ہے
یہی ناکہ جد میرا مشکل گشا ہے
سائیں وہ مشکل گشا مجھکو لوری
انہیں دو خبر نیند آتی نہیں ہے



یتیمی کا احساس ہی اک ستم ہے
مسلل تڑپنے سے ہونٹوں پہ دم ہے
اگر اب یہ زاندان ہی گھر ہے میرا
چلے آو گھر نیند آتی نہیں ہے

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

پھو پھی جاں سے اکثر سنا ہے یہ نوحہ
ترپتا ہے بند میں شہہ دیں کا لاشہ
میرے پاس آجاؤ مقتل سے بابا
تھیں بھی اگر نیند آتی نہیں ہے



مصائب نے یہ حال سب کا کیا ہے
کی دن رات ماتم ہے آہ و بکا ہے
پھو پھی ہوں کہ سجاد ہوں یا سکینہ
کسی کو ادھر نیند آتی نہیں ہے



یہ عرفان و مظہر کے دل کی صدا ہے
جہاں شاہزادی کا مدفن بنا ہے
ہے جس نے بھی دیکھا ستم کا وہ زنداں
اُسے عمر بھر نیند آتی نہیں ہے

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ہے ہے زینبؑ

سرکھلے دیکھ نہیں پایا جیسے سورج بھی
بے ردا آج اُسے دیکھ رہی ہے دنیا
میں کون چادر ڈے وہ کلمہ گو
میں یثرب دی سین ہاں



میرے سجاد کا سرتوق سے ہر گز نہ جھکا
خوں رلاتا ہے اسے صرف پھوپھی کا پردہ
اے پُتر ہے پاک محمدؐ دا
میں یثرب دی سین ہاں



نوک نیزہ پہ ٹھہرتا نہیں عباسؑ کا سر
جب بھی سادات پہ جاتی ہے سر راہ نظر
میڈا ویرن ہے غیرت دا خدا
میں یثرب دی سین ہاں

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

آج قیدی کی طرح مجھکو جہاں لائے شقی
کل اُسی شہر کے حاکم تھے میرے بابا علی
ائے کوفہ شہر دی وچ شاہی
میں یثرب دی سین ہاں



ہائے سادات یہاں یہ بھی ستم سہتے ہیں
اہل کوفہ مجھے باغی کی بہن کہتے ہیں
میں بھین ہاں ویر نمازی دی
میں یثرب دی سین ہاں



رونے والوں کیلئے ہے یہی عرفانِ عزا
کیسے مظہر سے بیاں ہووہ سفرِ زیعت کا
ای ہوئی بی آدھی رہی کوثر
میں یثرب دی سین ہاں



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

شام غریباں جلتے خیمے یاس کا عالم
کوئی یہاں کرتا تھا نوحہ اور کوئی ماتم
نادِ علی پڑھنے لگی زینب دشت میں جسم
فضہ نے کیا مرثیہ * یا حیدر کرار

اجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

صبح دھم سے عصر کے ہنگام بلا تک
بیعت سے چلی بات تو آپہنچی روا تک
زینب کو یقین ہو گیا * یا حیدر کرار

اجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

روتی رہی وہ علقمہ اور پیاسے رہے ہم
 سادات نے پایا یہاں ہر لمحہ نیا غم
 ہر زخم پر ایسا لگا * یا حیدر کرار
اجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار
 کیا وقت تھا پردیس میں اولاد نبی پر
 خیمے سے جو مرنے چلے ہمیشہ پیمبر
 شیر نے رو کر کہا * یا حیدر کرار
اجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار
 اس سے بڑی اب اور کیا آئگی قیامت
 خود باپ لیکر آگیا جب بیٹے کی میت
 روکر پکاری کربلا * یا حیدر کرار
اجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اُجڑے نہیں پردیس میں یوں کنبہ کسی کا
ماتم ہوا جب دشت میں عباس جری کا
رویا علم روائی وفا ❀ یا حیدر کرار

اُجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

عون و محمد ہو گئے مقتول جفا جب
بیٹوں کے لاشے دیکھ کے یہ کہتی تھیں زینب
لودیکھ تو آکر ذرا ❀ یا حیدر کرار

اُجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

آقا تمہارے لعل پہ جب چلتا تھا خنجر
روئی زمین کربلا یہ مرثیہ پڑھ کر
یا مصطفیٰ یا فاطمہ ❀ یا حیدر کرار

اُجڑ گیا ہے زینب کا گھر بار

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

اب نہ یہاں شیر ہے نہ باقی ہے لشکر
بس کربلا کی خاک ہے اور آل پیغمبر
اہل حرم کی ہے بکا ❀ یا حیدر کرار

اجڑ گیا ہے زینبؑ کا گھر بار

اب مظہر و عرفان کے آئی ہے لبوں پر
جوبات فضہؑ نے کہی اس جلتی زمین پر
ہو جائے یہ دنیا فنا ❀ یا حیدر کرار

اجڑ گیا ہے زینبؑ کا گھر بار

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

پانی لے آؤ عمو جان

جان سکینہ کی جب آئی لبوں پر
 سوکھا ہوا مشکیزہ لائی وہ مضر
 دیکھا بڑی یاس سے بچی نے چچا کو
 دست ادب جوڑ کے کہنے لگی روکر
 یہ لومشک و علم تم کو میری قسم
 آؤ دلا دوں میں اذن شہہ امم
 رکھ لو سکینہ کا یہ مان * پانی لے آؤ عمو جان



حسرت ہے یاس ہے * کس درجہ پیاس ہے
 کیا میری پیاس کا * تم کو احساس ہے
 آئی لبوں پہ اب یہ جان * پانی لے آؤ عمو جان



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بچے تشنہ جگر * بیٹھے میں نوحہ گر
پیار کے چھالے ہیں * ان سب کے ہونٹوں پر
پیا سوں کے تم ہو نگہبان * پانی لے آؤ عمو جان



اعطش کی صدا * سنتی ہے علقمہ
سنتے ہیں مشکیزے * نوحہ سکینہ کا
گرم کو پیاسوں کا ہے دھیان * پانی لے آؤ عمو جان



نازش کر بلا * تم ہو فخر وفا
پیاسوں کی آس ہو * پھوپھیوں کی ہو ردا
للہ شیر نسیتاں * پانی لے آؤ عمو جان



جا و حافظ خدا * مثل خیر کشاء
دریا کو چھین کر * بھر لینا مشکیزہ
بازوئے سید فیشان * پانی لے آؤ عمو جان

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

وعدہ نبھانا ہے * دریا پہ جانا ہے
پانی بھی لانا ہے * تم کو بھی آنا ہے
تم مجھ پہ میں تم پر قربان * پانی لے آؤ عمو جان
سکینہ میری پیاری سکینہ

سن کر بھتیجی کی * بات شیر جری
بولا قربان ہے * تم پہ یہ جاں میری
تم جو کہ کہتی ہوں میری جاں * پانی لے آؤ عمو جان



مانگے منظر دعا * رب مشکل کشا
روز محشر کہیں * تجھ سے خیر النساء
نوحہ سنا وہی عرفان * پانی لے آؤ عمو جان



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

عباسؑ میرے سر کی قسم کھا

گھر سے چلے جب بحر سفر سبط یتیمؑ
کہنے لگیں عباسؑ کی مادر شیر دلاور
ایک نصیحت کرتی ہوں میں اے میرے دلبرؑ
غم کوئی بھی شیرؑ کے آئیگا نہیں پاس * عباسؑ
اُجڑے گا نہ زھراؑ کا بھرا گھر
عباسؑ میرے سر کی قسم کھا



اے بازوئے شیرؑ وفادار قسم کھا
اُجڑے گا نہیں زھراؑ کا گھر بار قسم کھا
رکھ ہاتھ میرے سر پہ تو اک بار قسم کھا * عباسؑ
آقا پہ فدا ہوگا تیرا سر
عباسؑ میرے سر کی قسم کھا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

جب تک تیرے شانوں پہ رکھا ہے یہ تیرا سر
آئیں گے نہیں خیمہ سروڑ میں ستم گر
گر آئے سوئے خیمہ لعینوں کا وہ لشکر * عباس
جاں دے کے بچانا ہے تجھے گھر



یہ بازو نگہبان ہیں زینب کی روا کے
زرغے ہوں اگر چاروں طرف اہل جفا کے
تو رکھے گا شہزادی کو پردے میں چھپا کے * عباس
جائے گی نہ شہزادی کی چادر



سقہ ہے تو سقائی پہ جان اپنی لٹانا
پیاسی ہو اگر آل نبی پانی پلانا
دن رات سکینہ کو کلیجے سے لگانا * عباس
روئے گی نہ شیر کی دختر

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

کر وعدہ یہ قافلہ ہر گز نہ لٹے گا
جس طرح چلا گھر سے یہ ویسا ہی ملے گا
یہ جھولا بھی اور جھولنے والا بھی رہے گا * عباس
آجائیں گے گھر لوٹ کے اصغر



دوران سفر دھیان رہے اہل حرم کا
ہر وقت انہیں سایہ ملے تیرے علم کا
اک پل بھی نہ سادات کو احساس ہو غم کا * عباس
نہ دھوپ پڑے گی کبھی ان پر



یہ بات میرے لعل تجھے بھی تو خبر ہے
تو فاطمہ زہرا کی دعاؤں کا ثمر ہے
سرور ہوں اگر دھوپ میں تو مثل شجر ہے * عباس
خنجر نہ چلے گا شہہ دیں پر

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

پھر مظهر عرفان یہ بولا وہ دلاور
یہ جان بھی قربان ہے زہرا کے پسر پر
کیوں آپ یہ کہتی ہیں میری مادر مضطر
لٹ جائے نہ زہرا کا بھرا گھر



ماتم ہے بیادشت میں عباس جری کا

کیسی قیامت لیکر آئی * دشت بلا میں شام غریباں
ثانی زہرا تھیں پہرے پر * تشنہ دھن با حال پر نشان
آئے علی جب دشت بلا میں * باپ کو بیٹی نے پہچانا
پھینک دیا ٹوٹا ہوا نیزہ
قدموں میں گر کر بولی وہ دکھیا
یہ دیکھے کیا حال ہے اولاد نبی کا
ماتم ہے پپا دشت میں عباس جری کا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

آپ آگئے اس دشت میں اچھا کیا بابا
خود دیکھتے کس حال میں ہے آپ کا کنبہ
ہے باپ کسی کا یہاں بیٹا ہے کسی کا
ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا
پامال ہوا دل میرا قاسم کی طرح سے
سوغات مجھے کیا ملی اس کرب و بلا سے
کاٹا ہے پس پشت سے سر میرے انی کا
ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا
خیموں کی بچی راگھ ہے سادات کا بستر
کیا سوئے گی اس راگھ پہ شیر کی دختر
یہ جلتی ہوئی ریت ہے گہوارہ کسی کا
ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

پیوست میرے قلب میں برچھی کی آنی ہے
زینب کی تو اس دشت میں جاگیر لٹی ہے
وہ دیکھئے لاشہ میرے ہم شکل نبی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا

اے بابا اس کھا گئے غم کرب و بلا کے
پالا تھا جسے آپ نے سائے میں عباء کے
ہے دشت میں بے گورو کفن لاشہ اسی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا

ماگتا تھا جسے آپ نے خالق سے دعا میں
ماتم ہے اسی شیر کا مقتل کی فضا میں
غم کھا گیا اس شیر کو بس تشنہ بھی کا

ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

منظر یہ بیاں سنتے ہی رونے لگا عرفان
تھی آل نبی دشت میں کس طرح پریشان
یہ دیکھ کے ٹکڑے ہوا دل غم سے علی کا
ماتم ہے بپا دشت میں عباس جری کا

کلام
ڈاکٹر ریحان اعظمی

نوحہ

آیا	میں	قرآن	خدا	حکم
اپنا	لو	مانگ	رسالت	اجر
تمہارا	حق	یہ	نبی	میرے
قربا	اہل	مودت		یعنی



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ان سے عداوت مجھ سے عداوت
ان سے محبت مجھ سے محبت
ہوگا وہی محروم شفاعت
جس نے ان کو دکھ پہنچایا



ان کے لیے کونین بنائے
ان کے لیے افلاک سجائے
تیرے ہی نور میں یہ سمائے
ان کے لیے قرآن اتارا



جو تھے قباہل ان سے ہارے
کشتی دیں کے ہیں یہ سہارے
ان کے بنا بے رنگ ستارے
میرا ارادہ ان کا ارادہ

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

مدحت و گریہ ہیں ماتم
یعنی رجب ، شعبان ، محرم
ان کی خوشی اور ان کا ہر غم
اجر رسالت اس کے سوا کیا ہے



ان کا مدینہ ان کا ہے کعبہ
جنت ہے ان کی کوثر انکا
وارث آدم وارث عیسیٰ
کہہ دو نبی من گنت مولا



یہ نہ کہا تو کار رسالت
کچھ نہ کیا ہمارا مشیت
ساتھ تمہارا دے گی قدرت
سب کو سیکھا دو اک وظیفہ

اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ اب زندگی بھریا حسینؑ

قول	نبی	ارشاد	خدا	کو
کس	نے	نبھایا	کیسا	دیکھو
سبٹ	نبیؑ	پر	رونے	والو
کیا	کہتا	ہے	آخری	سجدہ



اجر	رسالتؑ	بندش	پانی
اجر	رسالتؑ	چہ	مہمانی
گردن	شہہ	خنجر کی	روانی
کہتا	رہا	ہر ایک خون کا	قطرہ



سنیہ	اکبرؑ	اجر	رسالتؑ
گردن	اصغرؑ	اجر	رسالتؑ
قاسمؑ	بے	سر	اجر
پوچھ	رہی	ہے	روح زہراء

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

شام غریباں جلتے خیمے
سامنے دریا پیاسے بچے
تن سے جدا بازو غازی کے
اجر دیا امت نے یہ کیسا



بیاد کرو عرفان وہ منظر
خشک گلوئے شاہ چہ تنجر
رونے لگی ریحان پیمبر
شہ نے کہا جب بر سر نیزا



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

صبح عاشور ذرا سن اذان اکبرؐ

ہے

یہی کے پھول کی شکل رسولؐ کی اذان آخر ہے



بولے حسینؑ سن کر تکبیر کی صدا کو
بے جنگ تم نے اکبرؐ جیتا ہے کربلا کو
لہجہ یہ مصطفیٰ کا اب گونجتا رہے گا

جو تیرے لب پر ہے



سر پہ کفن سجائے ہیں صف بہ صف نمازی
سنکر اذان اقامت کہنے لگی ہیں نمازی
ہے مطمئن امامت نزدیک ہے شہادت

یہ صبح محشر ہے

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین



کیا عزم و حوصلہ ہے انصار شاہ دیں کا
ہیں اس طرف جفائیں سجدہ ادھر یقین کا
تیروں کا ابر برسا جاری ہے پھر بھی سجدہ
عجیب منظر ہے



جھولے میں سونے والا بیدار ہو چکا
نصرت کو شاہ دین کی تیار ہو چکا
ماں کہہ رہی ہے بیٹا بے تیغ جنگ لڑنا
یہ حکم مادر ہے



زینب بھی لاڈلوں کو اپنے سجارہی ہیں
ابن حسن کو فروا دولہا بنا رہی ہیں
ناد علی ہے لب پر سر پہ دعا کی چادر
یہ شہرہ کا لشکر ہے

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

پیا سوں کی اپنی جانب دریا بلارہا ہے
لیکن ہر ایک پیاسہ مقتل کو جارہا ہے
نہ خوف ہے نہ ڈر ہے ہر ایک کو یہ خبر ہے
یہ راہ کوثر ہے



ریحان کے قلم سے عرفان تیرا لہجہ
نوحوں میں ڈھل کے ابھرے ٹوٹے نہ اب یہ رشتہ
اس پر دعائے زہرہ ہر دم کئے ہے سایہ
یہ ایسا شاعر ہے



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

سب مل کے عزاداروں زہراً کو دُپرسہ

کرب وبلا کے دشت میں بے آسراء آل نبیؐ
مارے گئے انصار سب زخمی ہوا ابن علیؑ
منوس نہیں یاد نہیں غازیؑ نہیں ، اکبرؑ نہیں
بکھرے پڑے میں جا بجالاشے کہیں اور سر کہیں
ماتم کرو اہل عزا گھر لٹ گیا شیر کا
پُرسے کو آئیں سیدہ ماتم کرو اہل عزا
پُرسہ بھرے کا ہے یہ جو کربلا میں لٹ گیا
سب مل کے عزاداروں زہراً کو دُپرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل تیمر کا



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اک دوپہر میں لٹ گیا مخدومہ عالم کا گھر
کونین کی شہزادیاں نوحہ کناں ہیں ننگے سر
تم سے علی کی لاڈلی کہتی ہے یہ سر پیٹ کر
سب مل کے عزاداروں زھرا کا دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبر کا



اے رونے والوں کیا کہیں کیسی ہوئی ہم پر جفا
کوہ مصیبت گر پڑا ہم ہو گئے بے آسراء
ہر مجلس شہیر میں آتی ہے زیب کی صدا
سب مل کے عزاداروں زھرا کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبر کا



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

پامال ہے فروا کا دل پامال قاسم کا بدن
مارا گیا نوشاہ بھی پردیس میں تشہ دھن
شال عزا پہنے ہوئے کہتی تھی اک شب کی دہن
سب مل کے عزاداروں زہراً کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبر کا



نانا کی جو تصویر تھا رخصت ہوا کھا کر سناں
اک ہاتھ سینے پر رکھے بیہوش ہے اکبر کی ماں
زندہ رہوں کیسے بھلا ہے ام لیلیٰ کی فغاں
سب مل کے عزاداروں زہراً کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمبر کا



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

کیا عصر کا ہنگام تھا جب شاہ پر خنجر چلا
وہ تیرہ ضربیں شمر کی مظلوم کا سوکھا گلا
مادر کو دیکھا دشت میں اور زیر لب کہنے لگا
سب مل کے عزاداروں زہراً کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل یمبر کا



شام غریباں آگئی کرب و بلا روتی رہی
جلتی ہوئی اس خاک پر بیٹھی رہی آل نبی
دشت بلا میں مرثیہ کرتی رہی بنت علی
سب مل کے عزاداروں زہراً کو دو پرسہ
برباد ہوا رن میں گھر آل یمبر کا



اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

ہیں مظہر و عرفان بھی فرش عزا پر ماتی
آنکھوں سے جاری علقہ پر سے کا ہے حق تو یہی
مرہم دل زہراً کا ہے نوحہ گری سینہ زنی
سب مل کے عزاداروں زہراً کو دو پر سہ
برباد ہوا رن میں گھر آل پیمر کا



التماس سورہ فاتحہ

برائے بلندی درجات

نوحہ خوال سیدہ وقار فاطمہ بنت سید شریف حسین رضوی

سید تاثیر حیدر رضوی ابن سید منظور احمد رضوی

سید انصار حسین رضوی ابن سید منظور حسین رضوی

سید بشیر حسین رضوی ابن سید ظہیر علی رضوی

ملتئم عرفان حیدر

اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین اب زندگی بھریا حسین

بیاض غم

انجمن فدائے اہلیہ کے نوحوں پر مبنی بیاض
امام بارگاہ شہدائے کربلا بلاک ۲۰ سادات کالونی

کلام

میر انیس اعلیٰ اللہ مقامہ، مرزا دبیر اعلیٰ اللہ مقامہ، میر تقی علی اللہ مقامہ،

انیس پہر سری مرحوم، محشر لکھنوی، ڈاکٹر ہلال نقوی

احمد نوید، ڈاکٹر ماجد رضا عابدی، ڈاکٹر رحمان اعظمی

محبت فاضلی، رضا شاہ، نجیب نقوی، سین زہرا

ناشر

رحمت اللہ علیہ ایجنسی
کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰

فون: 2440803 - 2431577

منتخب
نیایاں نوحوں کا محبوب
فاتح فرات
مرتبہ
سید مہدی حسینی

رحمت اللہ رب العزت
کاغذی بازار میٹھا در
کراچی ۷۴۰۰۰

فون: 2440803 - 2431577



کاغذی بازار میٹھادر
کراچی ۷۴۰۰۰



رحمت اللہ علیہ اچھسی